رجسٹرڈ نمبر ۸۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست　　غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیر دام دگرند　　بیگانہ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیرؔ بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ۔ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

قیمت سالانہ قسم اعلیٰ ۴ر
قیمت سالانہ قسم دوم ۳ر

قیمت فی پرچہ قسم اعلیٰ ۱/۶
قیمت فی پرچہ قسم ادنیٰ ۱/۵

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

(کتبہ سید محمد نواب معکوس نویس لکھنوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۸ | یکم اگست ۱۹۲۱ء | جلد ۱

(۱) اردو نظم کا پہلا مدون
جناب احسن مارہروی ۱

(۲) وما علینا الا البلاغ المبین
جناب الفت علی صاحب ایٹھوی ۹

(۳) جوابات امور مشورہ طلب
جناب اولاد حسین صاحب شادان

(۴) امور مشورہ طلب
اڈیٹر ۱۵

(۵) اودھ پنچ کی بہترین مضامین کا انتخاب
ماخوذ از اودھ پنچ ۱۶

(۶) روح سخن
جناب باسط بسوانی - جناب ثمر بسوانی
جناب جلیل - جناب جگر - جناب حسین
جناب خلیل جناب دل - لسان الملک
حضرت ریاض جناب ساقی جناب شاد
جناب ضبط جناب فصاحت جناب فضا
جناب قمر جناب نوازش جناب نور ۲۹

نور اللغات ۱۱۳ / ۱۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۲ جلد ۱ یکم اگست سنہ ۱۹۲۱ع

اُردو نظم کا پہلا مدوّن

جس طرح کہ مرزا صائب نے ہابیل و قابیل کے واقعے کی بدولت حضرت [illegible] مانتے ہوئے کہا ہے ؎

اَوّلا اہلِ سخن بعت آدم صفی اللہ بوُد ۔ طبع موزون حجّت فرزندی آدم بُود

اسی حیثیت سے کہا جا سکتا ہے کہ ولی سے پہلے نہ صرف ریختہ گو شاعر بلکہ صاحب دیوان بھی وجود پزیر ہو چکے تھے، مگر یہ بات صرف تاریخی لحاظ سے ایک خانہ پری ہوسکتی ہے ورنہ فی الحقیقۃ جس مذاق، جس رنگ اور جس نوعیت سے کم و بیش اصلاح متروکات و ایجادات کے ساتھ اس وقت اُردو شاعری رائج ہو رہی ہے اُس کا رہنما و پیش رو صحیح مفہوم مین اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف ولی کی ذات ہے قطب شاہی سلاطین کے جن تین دیوانون کی شہرت ہر اگرچہ اُن کا قلمی وجود حیدرآباد دکن مین بتایا جاتا ہے مگر اُن کا اندازِ بیان اور طریقۂ نظم و وزن دکنی ہونے کے سوا اس قدر نامانوس اور غیر مطبوع ہے

کہ اگر اُن تمام دوانین کا تصفح کیا جائے تو اُن تینون دیوانون سے بمشکل شاید
ایک جزو ایسا انتخاب ہو سکے جس کے لفظی مفہوم کو نہ صرف اہلِ دہلی و لکھنؤ بے تکلف
سمجھ سکین گے بلکہ دکنی مخلوق بھی اٹک اٹک کر مطلب بیان کر سکے گی بخلاف اِس
کے ولی کا تمام سرمایۂ نظم بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک اُردو کے لئے مایۂ
نازو افتخار ہے۔ ولی نے اپنے دیوان مین متعدد مقام پر اِس کا احساس کیا ہے
کہ مین ریختہ گوئی کا موجد ہون۔ اس دعوی کے ثبوت مین اُن کے کلام کو بالاستیفا
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنی قابل ترک روش کو چھوڑتے گئے ہین
اور اِس سے موجد ہونے کے سوا اُن کا مصلح زبان ہونا بھی مسلّم ہوتا ہے۔
ان سب باتون سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ جو کارنامہ ہمارے
سامنے موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے مسابقت کے لیے اُن خیالی وفاتر کو
پیش کرنا جو اس وقت نہ سینون مین ہون نہ عام دسترس کے سفینون مین ایک
فعل عبث ہے اور ایسے وجودِ موہوم و مجہول کو معلوم و معروف سمجھنا دعوی بے
دلیل ہے۔ لہذا قطب شاہ ظلّ اللہ۔ اور عبد اللہ قطب شاہ کو پہلا مدوّن اُردو
کہنا گویا عنقا کے وجود کا ماننا اور سیمرغ و ہما کی استخوان بندی کرنا ہے جس کی
وقعت کوہ کندن و کاہ بر آوردن سے زیادہ نہین۔
جس کسی زبان کی ابتدائی شاعری کو دیکھا جائے تو اُس مین آغازِ کلام مفردات
یا منتشر اشعار سے نظر آئے گا۔ اس کی وجہ قیاساً اس کے سوا کچھ معلوم نہین
ہوتی کہ اوّل اوّل الفاظ کی نامربوطی۔ تراکیب کی قلّت۔ اور بندشون کی اجنبیت
نے سخن گو کو اُن جذبات و محاکات پر حاوی نہین ہونے دیتی جن پر مشاقی
کے بعد عبور رہتا ہے۔ فارسی شاعری کی تاریخ دیکھی جائے تو معلوم ہو گا کہ
بہرام گور۔ عباس مروزی، یعقوب صفّار غرض جس کسی نے ابتدا کی ہو دو غلطان
غلطان ہمی رود تا لب گور کی طرح قدم اُٹھائے ہین، اُردو بھی اِس سنّت
شاعری کو واجبات سے کیون نہ سمجھتی ملک الشعرا نصرتی یا ہاشمی کے اندازِ
کلام مین بھی یہ تو نظر آتا ہے۔ اِس لحاظ سے اتنی بات البتہ ماننی پڑے گی
کہ ولی سے پہلے اردو نے اچھی خاصی نشو و نما پائی تھی اور جس وقت کہ ولی کی

ریختہ گوئی کا زمانہ تھا اُس وقت الفاظ تراکیب، اور بندشون کا کافی سرمایہ موجود ہو چکا تھا - اور جذبات وخیالات کے ساتھ طرز گفتار اور اسالیب بیان کے عنوانات بھی قایم ہو چکے تھے -

ولی کو خسرو یا سعدی دکنی وغیرہ کی طرح صنعت لمّع کا خیال بھی نہین آیا اُن کی مثال بیتا ایسے کھرے اور کامل العیار سکے ڈہالے گئے ہین جن کے سانچون مین آج تک وقت و عہد کے تغیر سنین کے سوا کوئی کھوٹ کسر نہین جس ترتیب کی لڑی مین وہ موتی پروئے گئے تھے وہی تسلسل اس دور مین بھی جاری ہے اسی تنظیم وتدوین کی وجہ سے بلا تامل ولی کو اردو نظم کا پہلا مدون ماننا پڑتا ہے -

پیرس کا اتہ لکھنؤ یا بمبئی کے جن جن مطابع مین ان کا چیدہ جزوی دیوان چھپا ہے قلمی دیوانون سے مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ بعض معمولی کمی وبیشی اور اختلاف کے سوا یہی ولی کی ساری کرامات ہے - مگر اصناف سخن کے لحاظ سے جو کچھ اس مین موجود ہے وہ بجاے خود مکمل ہے - غزلین تمام حروف تہجی کے شمار سے موجود ہین - اسی طرح مستزاد - قصائد - قطعات - رباعیات ترجیع ترکیب بند، مثنوی، غرض کہ ہر رنگ کی سخن آفرینی کافی تعداد مین نظر افروز ہے -

بیجا یا ناموزون نہ ہوگا اگر اُس نقد سخن کے چند سکے بطور نمونہ پیش کئے جائین جن کو نقادان سخن نے اپنی رائج الوقت ٹکسالون مین ڈھالا ہے - ان نمونون مین پہلے ۳ قطب شاہی حکمرانون کے اشعار لکھکر مذکورہ بالا دعوی کو ثابت کیا جاتا ہے کہ اس زبان کو موجودہ اُردو کا پیش رو نہیں کہا جا سکتا

(۱) محمد قلی قطب شاہ - بانی شہر حیدرآباد دکن جن کا تخلص فارسی مین قطب شاہ اور ریختے مین معانی تھا - ۱۰۲۰ھ ہجری مین وفات پائی

دلانا نگ خدا کن کہ خدا کام دوے گا ۔ تمن کے مراداں کے بھرے جام دوے گا

(کہنے) (دے) (تمھارے)

تجھ عاشقان مین ہوتا جنگ و جدل سٹو دن ۔ ہے شرع احمدی تجھ انصاف کر خدا را

نبی کی دعا تھی برس گانٹھ پایا ۔ خوشیان کی خبر کے دمامے بجایا

دکھا ہون سپنا کہ مے خانے کا ہوا در باز   کرون گا شکر گزارون کا سود دوگانہ نماز
(دیکھا)   (خواب)

کرتے ہین دعوے شعر کے سب اپنی طبع سون   بخشا نصیب شعر معانی کے تئین خدا

(۲) سلطان محمد قطب شاہ برادر زادہ و داماد محمد قلی مذکور المتوفی سنہ ۱۰۳۵ ہجری

بکرید عید آیا صلوات پر محمد   آنند علم اچھایا صلوات بر محمد
سکھی تو مہر کھڑی مجھ پر نہ کر غنیط   محبت پر نظر کر اس کے بسر غیظ
دو لب ترے رنگیلے یاقوت دو دیئے رنگ   لے بھیس رنگ عقیقان رنگین ہیکو من مین
پھول بن نرخ یار خوش نہ دیسے   بن مد پلے جھاڑ خوش نہ دیسے
(پھول)   (نظر آئے)   (درخت)
گشت چمن و ہوائے کلیان   بن پیالہ کنار خوش نہ دیسے

(۳) سلطان عبد اللہ قطب شاہ فرزند محمد قطب شاہ مذکورۃ الصدر المتوفی ۔
سنہ ۱۰۸۳ھ مقطع مین عبد اللہ منظوم ہوتا تھا ۔

جو کچھ راز پردے مین غیب کے ہین   سو مخفی نہین اُس پہ ہین آشکارا
عبد اللہ علی ولی کے صدقے   معشوق سے حظ مدام لیتا
تری پیشانی پہ ٹیکا جھمکتا   تماشا ہے اُجالے مین اندھارا
شاہ عبد اللہ نبی کے صدقے تیری عشق مین   یون ہوا مشہور جگ مین جیون ہرش
آب حیات سے ہے زیادہ کہ لب ترا   کرتے ہین مجھسے خضر علیہ السلام بحث
کام مردان کا نکو جان تو اے خام عبث   کہ جو کوئی مرد ہین کرتے نہین وہ کام عبث

یہ اشعار مختصراً انتخاب کیے گئے ہین ورنہ صرف محمد قلی قطب شاہ کا دیوان ولی کی کلیات سے دس حصے زیادہ ہے جس کا ایک نسخہ حیدر آباد دکن کے کتبخانہ آصفیہ مین موجود ہی۔ اگرچہ ان دیوانون کی زبانین بالکل اجنبی اور ابتدائی حالت مین ہین تاہم یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستانی زبان مین دیوانون کی ترتیب دلی سے پہلے شروع ہوگئی تھی۔ نیز یہ کہ ان دیوانون مین مضامین کا تنوع خیالات کی جدت بندش کی چستی۔ اور دوسرے روابط وضوابط نادر ہین مگر قافیہ ردیف کی ترتیب دیوان کی شکل قائم کر چکی تھی ساتھ ہی

اس کے ان متعدد شاہی دیوانون کا وجود بتاتا ہے کہ بادشاہون سے پہلے علم دوست رعایا نے زبان کی بہت کچھ خدمتین کی ہون گی۔ اہل زمانہ کی غفلتون اور انقلابات سلطنت کے جزرو مد نے جہان ہزارون لاکھون بے شمار نفیس کتابون، قلمی یادگارون کو نیست و نابود کردیا وہان ممکن اور بہت ممکن ہے کہ اُن نونہالون کو بھی اُسی باد مخالف نے مرجھادیا ہو، جن کی خاک بھی اب ڈھونڈے نہین ملتی ہان نیاریا نبکر ہندوستان کی علمی قصبات اور شہرون کے پُرانے اور غیر معروف گھرون کے صندوقون اور الماریون مین بھری ہوئی رویون کی خاک چھانی جاے تو کہین کہین پُرانا سرمایہ ہاتھ آجاتا ہے۔ ایسا وجود کالعدم جس کے دستیاب ہونے مین کاوش و تلاش کے بعد بھی احتمال ہو اُس کا کسی پیش نظر کارنامے کے سامنے لانا ہوائی باتین ہین۔ اسی بنا پر راقم حروف ولی دکنی کو اُردو نظم کا صحیح اور پہلا مدّون کہتا ہے ولی کے کلام پر نظر ڈالنے سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُردو شاعری جذبات وخیالات کے اظہار مین از سر تا پا فارسی کا مثنیٰ ہے یہان تک کہ قوافی وردیف کے قواعد، بحور عروض کی پابندیان بھی اُسی روش پر کی گئی ہین۔ اس قید والتزام کے ہوتے ہوے کیا جاسکتی تھی کہ اُردو شاعری اپنے لیے کوئی راہ جدید نکالتی۔ فارسی کی عام ابتداء عربی کے خلاف مدّاحی وقصیدہ گوئی سے ہوئی مگر متقدمین فارسی کے بعد متوسطین کے تغزل کا رنگ تمام ملک پر اس قدر چھا گیا تھا کہ متاخرین کا کوئی مجموعۂ نظم ایسا نہین ملتا جس مین دوسری اصنافِ سخن کے سامنے غزلون کا سرمایہ دہ چند نہ ہو۔ ہر کام کی ابتدا نہایت سادہ اور ہلکی ہوتی ہے۔ تکلف وآورد کا نام کیا خیال بھی نہین آتا فارسی مین عرصے تک غزل کو کوئی امتیازی جگہ نہین ملی۔ متقدمین کی شاعری کا آغاز قصائد سے ہوا اور اُسی کی تمہید وتشبیب مین جو عشقیہ اشعار ہوتے وہی غزل سمجھے جاتی تھی حتیٰ کہ اُس وقت تک غزلون کے آخر مین مقطع بھی نہ ہوتا تھا۔ چھٹی صدی ہجری مین حکیم سنائی۔ اوحدی وغیرہ نے غزل کا رنگ چمکایا اور پھر سعدی و خسرو، خواجہ وحافظ اور اُن کے بعد نظیری، کلیم، صائب اور عرفی وغیرہ

نے آسمانِ تغزل پر جیسے چار چاند لگا دیے وہ اظہر من الشمس ہین۔ اصناف
سخن مین ہر نظم کے لیے ایک جداگانہ نام اور نام کے ساتھ خصوصیتِ مضمون
اور پیرایۂ صنفِ نظم کے الفاظ و خیالات مخصوص و مقرر ہوتے ہین عشقیہ
مضامین اور سوز و گداز کے جذبات عموماً غزل مین ادا کیے جاتے ہین جس کی
ہر بیت مستقل مضمون و مطلب رکھتی ہے اور چونکہ غزل عاشق و معشوق
کی ترجمانی کرتی ہے اس لیے اُس کے الفاظ نہایت سادہ مگر دلکش ہونے چاہیے
یعنی زبان و بیان نہایت سلیس اور قریب الفہم ہونا چاہیے گویا روزمرہ کی
بات چیت معلوم ہو۔ ... اُردو کا ابتدائی دور رفتار مین کسی پگڈنڈی پر ہو کر
جانے کا خوف نہ تھا الّون کی فارسی کی شاہراہ اُس کے سامنے صاف اور سیدھی
موجود تھی تاہم ایک پرانی زبان سے نوزائیدہ بول چال مین خیالات کا فراہم کرنا
جس قدر دقت طلب ہو سکتا ہے وہ سب دقتین اُردو کو ضرور اُٹھانی پڑین یہی
وجہ ہے کہ ولی سے پہلے جو آئے گئے متقدمین نے ریختہ گوئی کا شوق کیا وہ اپنے
خیالات کو صاف زبان مین ادا نہین کر سکے۔ ایسی شاعری جس کا لب و لہجہ
اور وزن سب اجنبی ہو کیا مطبوع ہو سکتی ہے اور اسی لیے ایسے کلام کو ولی کے
مقابل مین نہین لایا جا سکتا۔ اگرچہ ولی کے کلام مین بھی چند شماری غزلین ایسی
ضرور ہین جو بالکل دکنی زبان اور پرانی روش پر کہی گئی ہین مگر اُن کا مانوس
وزنِ عروضی کے ساتھ عموماً مردّف و مقفّی ہونا باوجود اجنبیت گفتار نفسِ گفتار
کو بے کیف نہین بنا سکتا۔ اہل فارس نے ابتداً غزل مین ردیف کا التزام نہین
رکھا اور مضامین بھی ایسے سادہ اور معمولی لکھے جن کو انگلیون پر شمار کیا جا سکتا
ہے۔ رفتہ رفتہ اُردو کی نشو و نما سے پہلے فارسی تغزل مین تصوف کی بدولت استعارہ
و ابہام نے یہ رنگ جمایا کہ مجازی الفاظ مین حقیقی معنون کا لطف آنے لگا اور
اس کے ساتھ ہی مضامین مین بھی وسعت ہونے لگی معمولی وصل و ہجر اور
شوقیہ تخیل و جذبات کے علاوہ عام اخلاقی اور مناظرِ کائنات کی مصوری
بھی شروع ہو گئی غرضکہ عشقیہ، فخریہ، فلسفیانہ، معاشرتی۔ تمدنی۔ قومی۔ ملی و ملکی
تمام مضمونون کی کھپت ہونے لگی اور یہ مضامین بے تکلف غزلون مین لکھے

جانے لگے اسی طرح صنف غزل جو صرف سخن یا یار گفتن کا مفہوم لئے ہوئے تھی مجموعہ سخن بن گئی۔ بعض لوگوں کا خیال ہوگا کہ ولی کی غزلیں بھی فارسی کے متقدمین اساتذہ کی طرح سیدھے سادے اور انے گنے خیالات و مضامین سے لبریز ہوں گی مگر ایسا نہیں ہے۔ ولی نے اپنے کلام میں تمام وہ خیالات و مضامین مختلف طرز ادا کے ساتھ لکھے ہیں جن کا رواج متاخرین شعرائے فارسی کے زمانہ میں ہو چکا تھا یا جس تنوع کو آج دیا جا رہا ہے۔ مگر دیکھنے والوں کا فرض ہوگا کہ ولی کو زمانہ موجودہ کا شاعر نہ سمجھیں، اُن کے خیالات اُن کے مفروضات ہرگز قابل اعتراض نہیں البتہ عالمگیری عہد کی زبان اُردو کے ابتدائی الفاظ اور اس کا لہجہ اس زمانے کیلئے ضرور اجنبی ہے۔ اس اجنبیت سے بھڑک کر نفس مطلب کو خارج از آہنگ سمجھنا تبصرہ کی شان نہیں۔

ولی صرف راقم حروف ہی کا ممدوح نہیں بلکہ جس طرح فارسی نظم کے پہلے مدون رودکی کی غزل سرائے پر عنصری کا مقولہ ہے

غزل رودکی وار نیکو بود غزلہائے من رودکی وار نیست

اسی طرح ولی کیلئے میر تقی میر سے مسلم غزل گو کا ارشاد ہے۔

خوگر نہیں کچھ یونہی ہم ریختہ گوئی کے معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

میں اب چند اشعار ولی کی غزلوں سے منتخب کئے جاتے ہیں جنکو اگر بغیر تخلص یا بغیر بتائے ہوے کسی کے سامنے پڑھ دیا جائے تو میر سودا۔ بلکہ مومن۔ ذوق۔ غالب کے کلام سے مماثل نظر آئیں گے۔

ہوا ہے جب سے ترا ل سوار آتش حسن سپند وار ہے دل بیقرار آتش حسن

جلوہ گر جب سے وہ جمال ہوا نور خرشید پائمال ہوا

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں بے تکلف صفحہ کاغذ ید بیضا کروں

ہمیشہ ہے بہار سرو آزاد نہ جاوے دولت حسن خداداد

مضطرب عشق سے ہوں مجکو ملامت نکرو تپش دل نے دیا رعشہ سیماب مجھے

آج تیری نگہ نے مسجد میں ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا

نالہ و گل مجھسے لے جاتے ہیں رنگ و بوئے درد گل رخوں کے عشق نے جب سے کیا ہے خوں مجھ

زبانِ قال نہین طفل اشک کو لیکن ۔ زبان حال سے کرتے ہین عشق کی تقریر

پروانہ وار عشق مین تیرے جو جی دیا ۔ اُس کا کفن ہو رشتہ شمع نگاہ سے

تو سر سے قدم تلک جھلک مین ۔ گویا ہے قصیدہ انوری کا

جنونِ عشق ہوا اس قدر زمین کو محیط ۔ کہ پارسا کو ہوئی موجِ بوریا زنجیر

بے خبر ہین تجھ گلی سے اس سبب آگے بڑن ۔ بلبلین کرتی ہین گلشن مین سراغ بزم حسن

تسے جو قد سے رکھائی نکلنے دل مین گرہ ۔ تو کھینچ پوست کیا اس کا بند بند جدا

اگر اشارتِ ابرو کرے وہ ماہ تمام ۔ ہلال بزم مین ہو چرخ زن بجائے قدح

آنکھین ہین یہ خوبانِ جہان کی کہ لگی ہین ۔ بوٹی نہین نرگس کی صنم تیری قبا پر

نہین ہے کسوتِ زر شعلہ قد کی قد اوپر ۔ یہ ہر طرف سے اُٹھے ہین شرارِ آتش حسن

اب تمہارے سے ہین شفا بخش وہی ہی بیمار ۔ حیف صد حیف کہ اس وقت ہین درمان گرد

موسیٰ جو آکے دیکھے تجھ نور کا تماشا ۔ اُس کو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد ۔ جبکہ اُس سرو نے سیرِ گل و شمشاد کیا

زندہ کرنا استخوان کا گرچہ تھا کار مسیح ۔ زندہ کرنا شوق کو تجھ ناز کا اعجاز ہی

ہر سحر یہ تجھ نعمت دیدار کی ۔ آرسی کو اشتہائے صاف ہی

اطرافِ آسمان کے ہجوم شفق نہین ۔ تجھ رنگ نے ہوا کو کیا ہی یہ لالہ زار

بیمار گر نہین یہ تری چشم غمزہ زن ۔ کیون ہاتھ مین لیے ہے نگہ کا عصا [illegible]

بیزار بلبل [illegible] کا صید ہے باقی ۔ مقیم ہے چمن حسن مین بہار ہنوز

آغوش مین آنے کی کہان تاب ہی اُسکو ۔ کرتی ہے نگہہ جس قد نازک پہ گرانی

کہان ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی ۔ کہ دل سے تاب جی سے صبر سر سے ہوش لیجاوے

آہ سے عاشق کی عارف پوچھتے ہین حال دل ۔ جیون کہ سمجھے صوت سے صراف تقریر طلا

بے منت شراب ہون سرشار انبساط ۔ تجھ آنکھ کا خیال مجھے جام جم ہوا

شراب جلوۂ ساقی سے مست کر منع اے زاہد ۔ یہی ہے مقتضا عالم مین ہنگام جوانی کا

بات رہجائیگی قاصد وقت رہنے کا نہین ۔ دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دلدار کی

بات کہنے کا کبھی جب وقت پاتا ہی غریب ۔ بھول جاتا ہی وہ سب کچھ دیکھ صورت یار کی

[illegible] سب [illegible] ہے ۔ مرد کا اعتبار کھوتی ہے

تجربے سے ہوا مجھے ظاہر | ناز مفہوم بے نیازی ہے

سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ | آخر ہے روزہ دار کو اک روز عید یہان

ولی میری تواضع سے رقیب سنگدل دائم | پشیمان ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

سخن شناس کے نزدیک کم نہین ہے یزید | کسی کے مطلب رنگین کو جو کیا ہے شہید

ولی شعر میرا سراسر ہے درد | خط و خال کی بات ہے خال خال

ولی دیوان مین میرے تو وہ دفتر کی حاجت نہین | کہ مجھ دیوان مین اک شعر سو دفتر برابر ہے

المختصر جس کسی کو ولی کے حالات اور کلیات کی مفصل سیر منظور ہو وہ چندے صبر کرکے دیوان ولی مرتبہ حقیر دیکھکر بیانات حقیر کی تصدیق کر سکتا ہے

راقم

احسن مارہروی

وما علینا الا البلاغ المبین

مکرمی جناب مولوی نور الحسن صاحب نیّر۔ سلام علیک و رحمتہ اللہ و برکاتہ آپ کے استصوابات عشرہ کے متعلق ماہ مارچ و اپریل کے پرچون مین چند اصحاب ذہن رسانی جوابات لکھے ہین اوسمین جناب شادان صاحب و جناب حیرت صاحب کے درمیان اختلاف رائے اصولاً واقع ہوا ہے جسمین مین بھی بطور دخل معقولات کچھ کہنا چاہتا ہون مجھے امید ہے کہ جملہ اہل علم عموماً اور آپ خصوصاً گوش دل سے استماع فرمائین گے (وھو ہذا)۔

ذرا کے املے کے متعلق ذری سی بات سے کہ عربی الاصل لفظ ہے جسطرح اسکا املا عربی مین ہے وہی صحیح ہے جو لفظ کے عربی الاصل ہونیکا نشان اور علامت بھی ہے (و فی القرآن المجید) فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ تفسیر ذرۃ نملۃ صغیرۃ۔ ذرہ سے ذرہ ہوا تاکی مبالغہ ٹھہرائی گئی جسے مزید خوردی کا منشا حاصل ہوا۔ فارسی زبان کے تلفظ مین ۃ سے ہ سے بدل گئی جیسے۔

امین الدولت سے امین الدولہ۔ پھر اُردو مین ہائے ہوز الف سے تبدیل
ہوئی جو اردو زبان کے تبادلہ کا نمونہ ہے۔ رہی رفع تشدید کے بحث سو یہ
لفظ عربی مین بالتشدید زاو بالحرکت دونون طرح آیا ہے۔ اس طریق پر
ایک عمل سے کام نکلا نشتر پر نشتر دینے کی ضرورت نہین ہوئی جناب شادان
صاحب نے تصرف فی المعنی و تصرف فی اللفظ کے دو اقسام مقرر فرمائے ہر تصرف
فی الالفاظ کے تین درجے مقرر کئے تصرف بالحرف تصرف بالاعراب تصرف بالمعنی
والحرف جنمین سے تصرف بالاعراب غیر صحیح اور تصرف بالحرف شاذونادر ہاں
تصرف بالمعنی وہ اردو زبان کی مسلّم بات ہے۔ تغیر اعراب وقوع مین آنا
خطائے قبیح ہے جس سے ایسی خطا ہوئی وہ مورد اعتراض ہوا اسمین چاہے حضرت
عنصری ہون یا حضرت فردوسی اور جناب خاقانی ہون یا جناب انوری جو
مثالین شعرائے فحول کی لکھی ہین وہ غلط نویسی عامی کا تبون کی خطا ہے اشعار
نسخ صحیح سے لکھے جاتے ہین ملاحظہ ہون ملک الشعرا طالب آملی شد چو کارِ
کفن و دفن بساز + خلق گشتند از مزارش باز + اسمین کفن بالسکون فا کہان
ہے شیخ شیراز رحمۃ اللہ علیہ سہ غرق نہمت اذان دست و پا میزند + اسمین
غرق بالسکون را کہان واقع ہے۔ خلاق المعانی کمال اسمٰعیل اصفہانی کے شعر
مین لفظ لطف سے مصرع ناموزون ہے ممکن ہے غلط چھپا ہو جناب شادان
نے لطفت لکھا ہو اسطرح سہ اے نسیم لطفت غیر سائی + وے زلال کرمت
جان افزائی + یہان لطف بالضم لام و سکون طا نہین ہے جسکے معنی نرمی و
نازکی و مہربانی کرنیکے ہین بلکہ لَطَف بہ فتحتین ہے جسکے معنی احسان کے ہین
جسکو غیر سائی سے بالظاہر و بالباطن مناسبت ہے۔ ملک الشعرا امیر معزی سہ
از حربت باد مدد بر مدد + وز ظفرت باد نُصُر بر نُصَر + بجائے حرب طرب
لکھا گیا تھا۔ ہرگز امیر معزی سے فرید زمانہ شاعر نے طرب نہین کہا طرب کو ظفر کے
واسطہ اور مدد سے تعلق کیا صحیح مصرعہ اول مین حربت ہے جسکے معنی لڑائی
کے ہین جو ظفر و مدد کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور مصرعہ دوم کے آخر مین
نصر بالضم نون و فتحہ صاد مہملہ و سکون را بمعنی یاری کنندگان جمع ناصر ہے۔

شیخ شیراز رحمۃ اللہ علیہ سے ؎ از و عفو کردم عملہاے زشت + برا ہو کاتب غلط نویس کا جو عفو کو بحرکت فا زیب رقم فرما یا اور آگے کیا لکہون۔ ذکر تقسیم از اعراب و آدیم بہ تخفیف و تشدید۔ ناموس العالم والفن شیخ نصیر الدین المحقق الطوسی فرماتے ہین چندانکہ در لغت فارسی تشدید کمتر آید ۔ چہ تشدید را در آن لغت اصلی نیست

ہم کہتے ہین فارسی زبان مین مدبھی نہین ہے آب اسکا ثبوت املا دو الف سے ہے اسطرح پر (اا ب) اور یون ہی باستانی کتب مین لکھا گیا ہے اہل عجم نے لغات عربیہ مشددہ مین نظر باین امور تصرف کر کے اکثر لغات کو بالتخفیف استعمال کیا ہے جیسے ہم دم اور یہ خصوصیت نظم کے ساتھ نہین نثر مین بھی بالتخفیف تلفظ کرتے ہین گویا تشدید کے لئے اونکی زبان بنائی ہی نہین گئی۔ جناب حاذق گیلانی۔ جناب طاہر شیرازی جناب مظہر طہرانی تو برسون تحقیقین رہین مگر ہمنے کوئی لفظ مشددبہ تکلف عبارت عربیہ مین بھی ادا کرتی ہوے نہین سُنا تا بکلام فارسی چہ رسد۔ عظمائی فارس نے اکثر الفاظ مشددہ عربیہ کو بالتخفیف و بوجہ متحرک الفاظ عربیہ کو بالسکون استعمال کیا ہے خیر شعراے فحول کا اجماع واقع ہوا ہے اور وہ الفاظ معدود و مشہور بین الشعراء متقدمین متاخرین ہین۔ سوا ان لغات کے دیگر لغات مین تغیر و تبدل غلط کاری ہے ملاحظہ ہو علامہ محمد بن قیس اپنی مشہور عالم کتاب معیار المعجم مین جسکو انہون نے سنہ ۶۱۵ھ مین تصنیف فرمایا رقم طراز ہین۔

عدول از جادۂ صواب

نوع اول آنست کہ شاعر براے صحت وزن یا درستی قافیت لفظی در شعر خویش بیارد و خطاے لفظی یا معنوی جایز دارد شعرا در ین باب رخصت یجوز للشاعر ما لایجوز لغیرہ دستاویز قولیت و بہانہ ضرورت شعر را مستند ساختہ۔ لکن این معنی با شعار عرب نادر یہ مخصوص است کہ کلام منظوم را واضع اصل اند و طرق وزن سخن را سالک اول و مقاییس لغت ایشان را فروع فراوان است و تصرفات نحو و صرف آنرا شعب بسیار

بدین سبب اگر بعضے از حفات عرب در انتهاج این طریق نا سلوک لطیفے دور دست بیرون افتادہ باشند و در ابتداع این ترتیل بلیغ پائی از منہج کلام قوی یک سو نہادہ برایشان نگیرند و آنرا از ایشان بعیب نشمرند دانکہ سیبویہ میگوید ہرچہ شعراے عرب عاریہ در مواضع ضرورت و مواقع اضطرار از جنس زیادات و حذف و تغیر حرکات و تبدیل حروف باشعار خویش در آوردہ اند ہریک را وجہی درست دانستہ اند و دخلے راست تصور کردہ باجماع ائمہ این علم احداث مستغربہ و متاخرین شعرا را در راسخہ صحیح اللفظ ظاہر المعنی بود تقلید ایشان نشاید کرد و بوجوہ بعید ایشان تمسک نباید نمود - فکیف لغت دری کہ موخر سیت از لغات پارسی - پس شاعر مفلق و صاحب سخن حاذق آنست کہ در نظم از شیوہ نثر بلیغ عدول نہ نماید و از کلمات فارسی جز انچہ در خطب و رسایل غراو فصول و حکایات مصنوع مستعمل است در شعر خویش بکار نبرد و چنان سازد کہ اگر نظم اورا از ہم فرو گشایند نثرے مصنوع بود - علامہ سیوطی نے بہ اشباع سیبویہ شعراے جاہلیت کے اون اشعار کو جنمین اونہون نے جادۂ صواب سے انحراف کیا ہے لکھا ہے - ہم اس جگہ اونکو نقل کرتے مگر بخیال وقت و طوالت نظر انداز کرتے ہین صرف اون اشعار مین سے ایک شعر لکھتے ہین - امرا القیس شعرائی جاہلیت مین سب سے قدیم تو نہین مگر سب سے افضل مانا گیا ہے اوسکا قصیدہ لامیہ جو قصاید سبع معلقات مین سے اول قصیدہ ہے اور در کعبہ پر مدت دراز تک آویزان رہا کہ کوئی دوسرا شاعر اوس زمین و قافیہ مین جواب دے لیکن ناممکن ہوا اسکا مطلع یہ ہے ؎

قِفَا نَبْکِ مِنْ ذِکْرَیٰ حَبِیبٍ وَمَنْزِلِ بِسِقْطِ اللِّوَیٰ بَیْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

یہ بحر طویل ہے عروض و ضرب لزوماً مقبوض ہین ارکان و افاعیل اسکے یہ ہین -

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

مصرعہ دوم کے ابتدا مین لفظ سِقطِ ہے جو بحرکت ثلاثہ ہے مگر بحالت نظم

تقطیع مین بسکون قاف واقع ہوتا ہے یون (اسبقطِلُ - فعولن) کہا سیبویہ نے کہ امرا القیس تو اس خطا سے معاف کیا گیا ہے کیونکہ وضع علم عروض سے بہت پیشتر ہے لیکن اگر کسی دوسرے نے ایسا کہا تو مردود و مطعون عالم ٹھہریگا - ہم کہتے ہین اسی لئے ایک گروہ ناقدین فن نے جریر - فرزدق متنبی کو شعرائے جاہلیت پر ترجیح دی ہے کیونکہ انکا کلام ان قباحج سے پاک ہے - حیرت صاحب کا قول درست ہے کہ اصحاب اردو لغات عربیہ کے اعراب مین کچھ بھی مجال تغیر و تبدل نہین رکھتے البتہ معنی حقیقی چھوڑکر مجازی معنی مراد لے سکتے ہین لیکن مین اسقدر زیادہ کرتا ہون (کہ بشرطیکہ کوئی قرینہ مجاز کے لئے ہو) جیسے لفظ تمشا مین ہے شیخ شیراز سے

اے تماشا گاہِ عالم روئے تو — تو کجا بہر تماشا می روی

ذرا کی بحث ختم ہوئی ناظرین با تمکین تازگی دل و دماغ کے لئے یہ غزل اس ذرہ ناچیز کی ملاحظہ فرمائین -

ابوالسید - محمد الفت علی

امیٹھی - لکھنؤ

عجب فروغ در آئینہ دل افتادہ است — کہ ماہتاب رخ او مقابل افتادہ است

کنار داغ بر آوردہ ہر طرف زخمے — خوش است ہالہ کہ دسماہِ کامل افتادہ است

تو در رخمار نگر چشم سرمہ آلودش — بجام بادہ چہ زہر ہلاہل افتادہ است

دل من است و گر نخدان تو یکے بنگر — فرشتہ ایست کہ در چاہِ بابل افتادہ است

بہ پیش عارض تو آفتاب دے خال ترا — چہ خوش مناظرہ حق و باطل افتادہ است

نزاکتے بنگر نیم جنبشم دم ذبح — پسند طبع تو چون رقص بسمل افتادہ است

خزین و غالب و صائب ظہوری و عرفی — بہ بین بہ این ہمہ افسر مقابل افتادہ است

ز سوز عشق تو داغے کہ بر دل افتادہ است — بسنگ اسود کعبہ مقابل افتادہ است

میرس و شنۂ گندش چہ راحتے می داد — کہ دل بزیر کف پائے قاتل افتادہ است

چہ اضطراب ز طوفان اشک بحر بہ نیم — دل شکستہ چو کشتی بہ ساحل افتادہ است

مگر بباغ گل زخم من ہمی خندد — کہ شور نالہ نہان عنادل افتادہ است

بخندہ نمکینش اِلٰہی خوشم کہ بدل | نمک فشاند و شیرین شمائل افتاد است
بحیرتم کہ صدائی حوادثِ دل خموش چیست | برفت قافلۂ جان و محمل افتاد است

بہ طرز خاص نظیری طراز نو دادن
بپرس از دل آنکس چہ مشکل افتاد است

جوابات بعض امور مشورہ طلب

(مطبوعہ رسالہ ادیب اردو بابت مئی ۱۹۲۱ء)

سوال اول - قسائی کا املا سین سے ہے یا صاد سے - بظاہر یہ لفظ قصاب کا بگاڑا ہوا ہے -

جواب - میرا خیال یہ ہے کہ لفظ عربی قساہ میں "ی" نسبت کے واسطے بڑھایا گیا ہے - اور - قسو - قسوہ - قساوت - قساہ بمعنی سختی دل ہے - چنانچہ سخت دل کو قسی القلب کہتے ہین - قسوۃ بمعنی سختی قرآن شریف مین بھی مستعمل ہے - قولہ تعالی - وھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ - چونکہ کسی ذیحیات کا ذبح کرنا قسی القلب کا کام ہے اسلئے بزاور گاؤ قصاب کو قسائی کہتے ہین - قصاب کا بگڑا ہوا نہین معلوم ہوتا -

سوال نہم - "بوغرا نکالنا" مین بوغرا کس زبان کا لفظ ہے اور کیا معنے ہین -

جواب - اہل لغت لکھتے ہین کہ بغرا ایک قسم کا مشہور سالن ہے جسکا واضع بغرا خان بادشاہ خوارزم تھا - اہل لغت نے اتنے پر اکتفا کی ہے - لیکن لغت اسٹنگاس مین لکھا ہے کہ بوغرا ترکی زبان کا لفظ ہے اور قیمہ کو کہتے ہین - ترکی مین چونکہ اعراب بالحروف ہوتے ہین اسلئے واو لکھتے ہین مگر تلفظ مین صرف ضمہ ہے - لغت مین جو معنی سالن لکھے ہین کیا عجب ہے کہ قیمہ کا سالن ہو - اردو کے محاورہ "بوغرا نکالنے" مین واو مجہول تلفظ مین ہے - اور غین کی جگہ کاف فارسی بھی بولتے ہین - بوغرا نکالنے کے معنے اتنا مارنا کہ ہڈیان چورا مثل قیمہ کے ہو جائین - مجازاً ضرب شدید کثیر کو بھی کہتے ہین - اس تشریح سے معنی وضعی اور معنی مصطلح کے مناسبت ظاہر ہے

سوال پنجم کچھ سبزے کے معنے مین بونٹ ہے یا بوٹ
جواب ا- بلا نون کے تلفظ زیادہ ہے کمتر لوگون کے منھ سے تلفظ مین نون کی بھی بو آتی ہے -
سوال چہارم- مبارکبادی صحیح ہے یا غلط -
جواب- اردو مین ضرور صحیح ہے -
سوال سوم بلٹی کیا لفظ ہے -
جواب- انگریزی لفظ Bill (بل) مین کچھ اضافہ کر لیا ہے مگر نہین کہہ سکتا کہ یہ اضافہ کس اصول پر ہے -

سید اولاد حسین شادان بلگرامی سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور
از بلگرام

امور مشورہ طلب

از مولف نور اللغات

رشک مرحوم کے اشعار مندرجہ ذیل مین الفاظ پشادست - پرچھا کرنا - بچھیا - بہان ڈکن لگانا - خاطر نشان ہونا - کی تشریح کیجیے -

جانس دل ایسی مہنگی نہین نقد بوسہ پر — کیون عہد سے پھر پشادست تو دیجیے
پرچھا نین بھی اک ایک کی بچتے نہین باقی — کب جاتے ہین مقتل مین کہ پرچھا نہین کرتے
تجھ مین ادنچلا چال ایسی ہو کہ اوڑتی ہین جتنے — چال کا بالفرض اگر کیک دری مین لطف ہو
صید تماشق کیلئے یون ہے ترا رشتہ عشق — جسطرح لوگ لگاتے ہین ڈکن دسل مین
اب تو قاتل کیطرف سے ہو گئی خاطر نشان — اپنے تودے پر لگا رکھا مری تصویر کو

[illegible]

اودہ پنچ کے بہترین مضامین کا انتخاب

اودہ پنچ ہمارے اودہ ہی کا نہین بلکہ تمام ہندوستان کا وہ پہلا پرچہ تھا جس نے نئے دلکش انداز سے اخلاقی مضامین کے دریا بہا دیئے۔ گورنمنٹ پر رعایا کی عام خیالات ظاہر کردئے۔
سوسائٹی کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا۔ اور مہذب پیرائے مین بلا ٹلے نقائص دکھا دیئے۔ یہ کہنا بیجا نہوگا کہ اردو زبان کے مردہ جسم مین پہلے پہلے روح اسی نے پھونکی۔ اپنے زمانے کی لوگون کے مذاق کی کایا پلٹ اسنے کی۔ اردو زبان مین مغربی خیالات کا رنگ پائداری کے ساتھ اسی نے چڑھایا
اکثر ناظرین نے ہم سے خواہش کی کہ ہم اودہ پنچ کی بہترین ادبی مضامین کا انتخاب ادیب اردو کے ساتھہ شایع کرین تاکہ علمی مضامین پڑھنے کے بعد ناظرین چٹ پٹی عبارت سے تفریح اور مضمون سے نصیحت حاصل کرین چنانچہ ہم نے مندرجہ ذیل اصول پر انتخاب کرنا شروع کردیا ہے
۱ صرف وہ مضامین شایع کئے جائینگے جنکی نثر اردو کا بہترین نمونہ ہون گے
۲ یا جنمین الفاظ و محاورات کی تنقید ہوگی۔
۳ اودہ پنچ کے ہر پرچہ کی تاریخ ابتدا مین لکھدی جائیگی۔
۴ جو مضامین مسلسل کئی پرچون مین شایع ہوے ہین وہ پرچون کی ترتیب سے شایع ہونگے اودہ پنچ ۱۸۷۷ء مین جاری ہوا۔ اس سال اہم واقعات یہ تھے ۱ دہلی کالج کا ٹوٹنا اور یونیورسٹی کالج پنجاب کا قائم ہونا ۲ اودہ کا ممالک مغربی و شمالی سے الحاق ۳ جنگ روم و روس۔

(اڈیٹر)

روداد جلسہ انجمن ہیچکاران

۱۲۔ جنوری ۱۸۷۷ء

کئی روز ہوئے شہر مفلوک نگر محلہ بادہوائی مین یہ جلسہ منعقد ہوا

حاضرین جلسہ

جناب نکبت مآب ابو الغافل کاہل الدہر پریسیڈنٹ
جناب غفلت مآب ابو الاوباش بن قلاش وائس پریسیڈنٹ
شسیر قالین سکرٹری
ممبران نواب مجہول الدولہ بہادر۔ اونگھنے مرزا بکھی مارخان۔ اپاہج سنگہ۔ شیخ سہل انکار۔ احدی خان۔ سُستی دیال۔ نکبت رائے۔ مرزا مٹر گشت آوارہ بیگ۔ افلاس الزمان بیکار بیگ۔ میر کوچہ گرد۔ شاہ ہرزہ گرد۔

کارروائی

تسیر قالین صاحب سکرٹیری نے جلسۂ گذشتہ کی بابت اپنی رپورٹ پڑہی، کہ جلسہ گذشتہ مین حسب عادت مستمرہ ورواج سابقہ اور بپابندی دستور العمل انجمن ہذا، ہر حرکت مین ہیچکاری ملحوظ رہے۔

احدی خان نے ایک لکچر اس مضمون کا پڑہا۔ کہ فی الحال بعض عیش وعشرت کے دشمنون آرام وچین کے مخالفون نے کام کرنا لازم انسانی سے فرض کرلیا ہو اور حتی المقدور اس امر مین ساعی رہتے ہین، کہ کسی طرح کاہلی اور سستی کا استیصال کیا جاوے۔ ہم لوگ کہ جان ودو متبرک صفات کے برقرار رکھنے مین جان۔ مال۔ عزت آبرو کسی چیز کی پروا نہین کرتے ہین اون لوگون کے ہاتہون طرح طرح کی تکلیفین اوٹہاتے ہین اور اسی لئے اپنا درد دل ایک دوسرے سے کہنے کو یہان جمع ہوتے ہین ہمکو مناسب ہے کہ اپنے دشمنون کی ایذا دہون کا جواب دینے کے عوض اپنے ہی ہاتھ پانون بچاتے رہین، تاکہ کسیطرح کا گزند ہمکو نہ پہونچنے پائے۔ کیونکہ بھئی لڑائی تو عقلمندونکا شیوہ نہین حتی الوسع اس سے پہلوتہی لازم ہے اور پہر جنگ دو سر دارد، خداجانے ہاتہی جہوٹے گہوڑا چہوٹے جوا تنا بہی ٹہکانا نرہے تو پہر کہین کے نہون۔ اس لئے ہمکو چاہیے کہ مستقل مزاجی اور وضعداری کو ہاتھ سے ندین اور ہمیشہ اوس کے قائم

رکھنے کی تمنا رکھیں " بعد ختم ہونے اس لکچر کے سب تحسین و آفرین کیواسطے منہ کھول کر رہ گئے اس کی تھوڑی دیر بعد افلاس الزمان صاحب نے کسیقدر تبدیل انتظام کی نیت ظاہر کی مگر لالہ سستی دیال نے بشدومد اوسکی تردید کی - اور چند ممبرون نے لالہ صاحب کی راے کی تائید - شیخ سہل انکار اور راو گھنے مرزانے خیرالاموراوسطہا کہکر اس جھگڑے کو دوسرے جلسہ پر منحصر رکھا - بعد اوسکے پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا -

"اعدیخا نصاحب نے جو لکچر سنایا نہایت پسندیدہ اور قابل تعریف ہے صاحبو - مین آپ لوگون کو تقیین دلاتا ہون کہ ایک نہ ایک دن ہماری ہی بات بالا ہوگی، یہ سب طوفان بے تمیزی چند روزہ ہے اسپر صبر کرنا چاہیے دیکھہ لینا چند روز مین سب روے زمین کے آدمی ہمارے ہی ڈہرے پر آلگین گے - روم کا جھگڑا ایک نہ ایک دن فیصل ہوجائیگا اوس کا شمالی دریچہ کسی نہ کسی دن کھلے ہی گا انگریزی کبتک چلتے پرزے بنے رہین گے کبھی نہ کبھی انہین بھی زنگ لگ ہی جائیگا - ملک ہندوستان کا جسکو ہمنے اپنا دارالخلافت ایک عرصہ دراز سے بنا رکھا تھا اس سرکاری تعلیم کی بدولت ہاتھہ سے نکلا جاتا تھا بارے خدا ڈگشن صاحب [illegible] کو زندہ و سلامت رکھے جو عدہ عدہ تجویزین کرتے ہین کہ ہم طلبائے مدارس مہوانہ و زنانہ کو دائمی تعطیل دلادین گے پھر اس چار دن کی زندگی کے لئے موہوم فکرون مین اپنی عمر بہر کے عیش تلخ کرنا، خدا کی دی ہوئی نعمتون پر شاکر نرہنا تقدیرات الہی سے لڑنا - ہرگز ہرگز انسان کا کام نہین ؎ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست - ابتدا ہی سے ہم انجام کار پر کیون نظر رکھین - ؎ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی -

حضرات ان تجویزات مین یہ امر بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ مہلت و تعطیل خود خدا نے روا رکھی ہے بلکہ یون سمجھو کہ خود اونہین کی ایجاد ہے - کتب سماوی سے ثابت ہے کہ چھہ دن مین سب مخلوقات بنی ساتوین دن تعطیل ہوئی بیشک یہ اون نعمتون مین سے ہے، جنکو خدا نے بہشت مین عطا فرما

کا وعدہ فرمایا ہے - پھر ایسی نعمت کی بیقدری کرنا گویا اوسکی رحمت عام سے خود ہی محروم رہتا ہے یارو - ایک دن وہ ہوگا کہ ہم لوگ بہشت مین سلسبیل کے کنارے، سدرۃ المنتہی کی گھنی چھاؤن مین چین سے پڑے ہون گے، جس میوے کو ذرا بھی جی چاہے گا فوراً اوسکی شاخ جھک کر ہمارے منھ مین لگے گی - وہان نہ کسی درخت تلے منھ کھول کر چت لیٹنے کی حاجت نہ کسی رہرو کو بغرض امداد نزدیک بلانے کی ضرورت نہ کوئی فرشتہ چابک مارنے پر مستعد نہ کوئی ظریف لطیفہ بنانے کو طیار -

پریسیڈنٹ صاحب نے تقریر ختم کرکے آنکھہ بند کرلی اور پانون کو ذری اور پھیلا کر ایک انگڑائی لی - حاضرین جلسہ نے تعریف کے واسطے لب کو جنبش دی مگر بخوف پریسیڈنٹ صاحب سب خاموش ہو رہے اتنے مین باہر سے آواز آئی کہ ایک حضرت سفارشی چٹھی لائے ہین اور اندر آنیکی درخواست کرتے ہین حکم ہوا (آہستہ سے) "اچھا - اونکو - اندر - بلاؤ" ایک صاحب زرد رنگ - لاغر اندام - آیل سے بال بنائے - ٹوپی تینون طرف کانٹون سے اٹکائے ڈہاگے کی جامدانی کا انگرکھا (مگر میلا کچیلا) گلے مین ڈالے - بند کھولے تشریف لائے اور ایک چٹھی پیش کی - سکرٹری صاحب نے سب کے سامنے اوسکو پڑھا - مضمون یہ تہا -

مخدوم بندہ پریسیڈنٹ انجمن ہیچکاران سلامت - حامل عریضہ ہذا مسمی بہ معطل الدولہ ہماری دوکان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے اکثر سرفراز فرماتے ہین آج آپکی انجمن مین داخل ہونے کے خواہشمند ہین امید ہے کہ آپ بعد کاروائی مقررہ نام صاحب موصوف کا داخل رجسٹر ممبران فرمائین گے -

آپ کے آنرسیری ایجنٹ

مدک چانڈو اینڈ کمپنی

اسکے بعد معطل الدولہ صاحب کا نام پیگو کے رجسٹر پر، قوام کی روشنائی

تھک کے قلم سے لکھا گیا اور تصدیق کو مہروکی مہر ثبت کی گئی - اور دائمی کاہلی کا اس طرح حلف لیا گیا -

سکرٹری - ،، کھو مین ابو المسکرات حضرت افیون کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ ہیچکارسی کو ہر کام مین اپنا ہادی سمجھتا رہونگا -

نئے ممبر - ،، ایضاً ،،

ایا ہیچ سنگھ ۔۔ آدمی ہونہار معلوم ہوتے ہین محنت بچانے کو کیا حلف کا اختصار کیا ہے ،، پھر نئے ممبر ایک ہلکی سی کوٹھری (مسہری) مین بند کردئے گئے پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا ،، ہم اپنے بڑے معاونون بدک اور چانڈو وغیرہ کے تہ دل سے ممنون ہین جو ہمیشہ ہمارے جلسے کی ترقی کی فکر مین رہتے ہین اور اکثر نئے ممبر بھرتی کرکے بھیجا کرتے ہین - آؤ - ان بزرگونکی صحت و سلامتی کے نام کا ایک چھنیا پئین -

اسکے بعد جو کچھ جلسہ مین کارروائی ہوئی سب ہیچ - اوسکا بیان ہیچ اوسکا علم ہیچ -

سرمۂ بینش

۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء

خوش رہنا خوش رکھنا - اور خوش مزاجونکی صحبت رکھنا کیا ہی نعمت ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ دنیا مین بہت کم لوگ ایسے ہین جنکو اس نعمت عظمےٰ کا کوئی حصہ میسر ہو - بڑے بڑے حکما نے اسمین سر مارا - بڑے بڑے عقلمندون نے اس کو چہ کی خاک چھانی - کسینے آزادی کی کف دست میدان مین اسکا مسکن سمجھا - کوئی خلوت کی سنسان جنگل مین اسکی تلاش کرتا رہا کوئی علم کے اونچے پہاڑ ناہموار پہاڑیون اور درون مین سرگردان پھرا - مگر کسیکو ایسا وسیلہ نملا جسے خوشی کے رفیع الشان قصر تک رسائی ہوتی ہان اگر کچھ پایا تو اون لوگون نے پایا جو یہ سمجھتے رہے کہ خوشی ہم مین ہے نہ اون چیزون مین جو ہمکو خوشی کیواسطے عطا ہوئی ہین - اور سچ یہ ہے

کہ اگر ہمارا جی خوش، طبیعت بشاش، مزاج درست ہے تو سب چیزین بھلی معلوم ہوتی ہین چار و نطرف خوشی ہی خوشی نظر آتی ہے اور اگر ذرا بھی رنجیدہ خاطر ہوئے تو انتہائی درجہ کی خوش آیند بات سخت ناگوار گزرتی ہے۔ اگر بچپن کی چہل پہل بھولے بھالی شوخی، نادانی ملی ہوئی چھیڑ چھاڑ۔ یاد کیجائے تو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اوس زمانہ مین سب عقل و فکر کی تلوار پر علم کی باڑ۔ اور تجربہ کی صیقل نہ تھی تو ہر خلقی شئے کس قدر مسرت بخش، اور ذرا سی بات کیسی خوش آیند معلوم ہوتی تھی۔ گو اون دنون مین کسی نوع کی تراش خراش نہ تھی اختراعات کے خرادنے آج کل کی طرح سڈول نہ بنایا تھا، مگر سیدھی سادی ظرافت بڑا مزا دیجاتی معمولی دلگی بہت لطف دکھاتی مٹی یا مین کی ٹوٹی پھوٹی بانسری کی آواز۔ دمڑی کی چون چون کی صدا۔ ادہی کے پوشے کی اوچھل پھاند۔ بندر کا ناچ۔ ریچھ کا تماشا۔ اس زمانہ کی نہایت خوش گلو شخص کے نغمے۔ ستار کی اچھی سے اچھی گت۔ ہارمونیم اور پیانو کے پیارے پیارے تال سُر۔ کھلونا اور کالکا بندا کے پردون مین آگ لگانے والے ناچ سے کہین زیادہ خوش آیند تھا۔ اوس زمانے مین فکر کا نام منقا تھا۔ طبیعت رنج سے ناواقف تھی۔ خوشی تھی خوشنما جو بات تھی مسرت بخش اب جب ہوش سنبھالا عقل و فکر نے زمین و آسمان دکھایا۔ نشیب و فراز سے آگاہ کیا تمیز نے نیک و بد کے امتیاز کا قصہ نکالا۔ حافظے کا نشتر رہ کر جگر مین چبھنے لگا۔ گرڑے مُردے اکھڑنے لگے۔ تو رنج و الم کے مزے سے زبان واقف ہوئی۔ عمر و علم تجربہ و تمیز مزاج کے مخرب اور عیش کے مخل بننے لگے۔

اس لابدی ہار رنج و عیش سے محفوظ رہنے کی یا تو یہ تدبیر ہے کہ عقل و ہمت کی صلاح لیکر غم کا مقابلہ کرین۔ یا غم ہی کو غلط کر ڈالین مقابلے سے نہ غم رفع ہو سکتا ہے نہ کم۔ ہان اتنا ہے کہ دوسر و نپر ظاہر نہین ہونے پاتا مگر ہمارے قلب پر اوسکا اثر کامل قائم رہتا ہے۔ لیکن غم غلط کر ڈالنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ غم خود ہماری ذات سے پوشیدہ ہو جاتا ہے اور کوئی

ضرر ہمکو نہین پہونچا سکتا - بس یہی ایک معقول تدبیر ہے جو ایک ہوشیار آدمی اختیار کر سکتا ہے -
بعض لوگوں کا دستور ہے کہ گزشتہ مصائب یا آئندہ تکالیف کے تصور مین تمام عمر گھلا کرتے ہین - اور لطف یہ ہے کہ اسکا نام تجربہ اور حزم و احتیاط رکھتے ہین - گذشتہ امور کو اسواسطے یاد رکھنا کہ آیندہ ہر کام مین ہمکو مدد ملے البتہ منشاے عقلمندی ہے اور قس علی ہذا آیندہ امور کیواسطے مآل اندیشی اور پیش بندی کی فکر ین کرنا ہمارا کام ہے نہ کہ اونکا تصور کر کے ہمیشہ دریاے الم مین مستغرق رہنا - اس سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب کسی نئے غم کا سامنا ہوجاتا ہے تو یہان چونکہ پہلے ہی سے ہوش و حواس عقل و خرد ہزیمت خوردہ سپاہ کی طرح کمزور ہو چکے ہوتے ہین حفاظت خود اختیاری یا ضبط کی فوری تدبیر بہی غیر ممکن ہو جاتی ہے - اور ذراسی مصیبت جو صرف استقلال کے سپر سے رک سکتی تہی کاری زخم دیجاتی ہے
گولڈ اسمتھ صاحب فرماتے ہین "ایک قلعہ مین ایک مقید غلام کو مین نے دیکہا کہ اوسکو اپنی حالت پر ذرا بہی رنج نہ تہا گو چند اعضا اوسکے تراش ڈالے گئے تہے صورت بگڑی ہوئی تہی - زنجیروں سے جکڑا ہوا تہا کام اتنا کرنا پڑتا کہ صبح سے شام تک محنت سے گلو خلاصی نہوتی مگر اوسپر بہی وہ اکثر خوش خوش گاتا اور اگر ٹانگ نہ کٹی ہوتی تو ناچتا - اور تمام قلعہ والون سے زیادہ خوش و خرم پایا جاتا - سبحان اللہ! کیا حکمت اوسکی ہر حرکت سے ٹپکتی تہی بعض نادان اوسکی یہ کیفیت دیکہہ کر اوسپر جنون کا شبہہ کرتے، مگر وہ ایسا دیوانہ تہا کہ بڑے بڑے ہوشیار اوسکی پیروی کرتے کرتے مر جاتے ہین اور بن نہین پڑتی "
پس اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ اپنا خیال اوس جانب رکہتے ہین - جدہر سے ہر شے خوشنما ہو واقعہ ایک مضحکہ معلوم ہوتا ہے - یا بہ تبدیل الفاظ - یعنی کہہ جو دنیا کے واقعات کو مضحکہ کی آنکہ سے دیکہتے رہتے ہین اونہین کو خوشی ہاتہہ لگتی ہے اور بڑے سے بڑے واقعات بہی ذرا

رنج نہین دیتے۔
المختصر جو شخص خوشی کا خواہان ہو اوسکو لازم ہے کہ اوس حکیم کی صلاح مانے جو کہتا ہے ؎

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند
آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش

اور اوسکی مدد کرنے اور ہان مین ہان ملانے کو اودھ پنچ موجود ہین بر رسولان۔ الخ۔

(ماخوذ از اودھ پنچ)

چہ میگوئیان

۲۳ جنوری ۱۸۷۸ء

اودھ پنچ کے دفتر مین یہ ڈال کی ٹوٹی تازہ خبرین چنڈوخانہ اور بٹیر کی پالی سے عالی دماغ کارسپانڈنٹونکی معرفت پہونچین۔
(۱) مشک گنج کے چنڈوخانہ مین آج اس طرح بحث درپیش تھی۔
میر صاحب ”کیون حضرت! سننے مین آیا ہے کہ ملکہ توریہ کے خزانے سے چاندی کی چوری ہوگئی اسلئے لاکھون آدمی موقوف ہوگئے اور جو باقی ہین اونکی تنخواہین بھی خصت سلامت مین کچھ کم ہوگئین“
مرزا صاحب ”ہان سننے تو ہم بھی کچھ ایسا ہی ہین اور یہ بھی سنا ہے کہ ٹکس بھی بندھنے والا ہے“
آغا صاحب ”کیا خوب! اجی ہم سے پوچھو، ہم توعین دربار مین موجود تھے، لے یہ دربار کس بات کے لئے تھا؟“ میر صاحب ”ہان حضرت آپ اسکے رگ و ریشہ سے خوب واقف ہون گے آپ خوب میزان ملائین گے“ آغا صاحب اسے میان تم جانتے ہو، یہ لوگ تو بلا کے ہین اب دہلی مین سب کا روپیہ پیسا جانچ لیا، اب دیکھئے گا کیا گل کھلتا ہے۔ ٹکس کا فرشتہ ہر ایک کے دروازے پر روز کھڑا رہیگا۔ مگر بھئی ماشد

حیدرآباد والا بھی کیا ہی چالاکی کر گیا، عین دربار کے دن، سب تو حماقت سے خوب خوب پوشاکین پہنکئے تھے - مگر وہ کئی دن کے میلے پہن کر گیا مین وہان موجود ہی تھا لاٹ صاحب نے پوچھا " دل نواب صاحب آپ کپڑا نہین بدلا؟ تو وہ رئیس تھا نا کیا جواب دیتا ہے حضور مین تو مفلس ہون اگر میرا ملک ملجائے تو البتہ، اتنے مین ایک صاحب خواب غفلت سے بیدار ہوے اور گھبرا کر کیا پوچھتے ہین "داین"! کیا اوسکا ملک بھی نکل گیا اجی سنو تو سہی بھئی اسکا تو خدا عالم مگر کچھ سنتے ہین کہ کوئی ملک وہ مانگتا ہے اور بھئی ایک بات اور سنی خدا کرے سچ ہو - (آہستہ سے) سنا ہے کہ جہان پناہ نے کلکتہ سے لکھا تھا کہ آپ شہنشاہ ہونیوالے ہین کسیکو تاج بخشی تو کیجئے - سو وہان سے جواب آیا " آپ منظور کیجئے تو آج لکھنؤ حاضر ہے مگر اونہون نے کہا مجھے اوسی زمانے مین ایسی کچھہ ملک گیری کی پروا تھی اور اب تو میرے اللہ اللہ کرنے کے دن ہین، ہان آپکا جی چاہے ہما جبیں قدر کو بٹھادیجئے، سو لاٹ صاحب نے دربار مین صاف صاف تو نہین در پردہ کچھہ کہا ہے "

مرزا صاحب "تو اور قلعہ تو اور ایک نیا بنتا ہے "

آغا صاحب "اجی وہ کچھہ رزیڈنٹی ویزیڈنٹی بنتی ہوگی "

اتنے مین ایک نوابصاحب نیا بیش قیمت بھبولا لائے اور اوسمین سب اولجھہ گئے اور بات رہ گئی -

(۲) محمود نگر کی پالی مین یوسف مرزا صاحب سے مخاطب ہو کر خانصاحب نے فرمایا "جی کیون جناب کچھہ بچھانہ کی خبر بھی آپ نے سنی ہے ؟ -

یوسف مرزا " اے لو تمھین واللہ! تم شہر مین رہتے ہو؟ اجی یہ دربار کے پہلے لانٹ کا بل گیا ہی تھا خدا جانے کس بات پر میزان نہ پٹی اب سارے شہر مین تو چڑھائی مشہور ہے، بلکہ چھاپون مین چھپ گیا ہے " خانصاحب " اجی چھاپون کی تو کہنا اونکی تو بات کا اعتبار نہین - ہان جو دس پانچ سے سنی ہو وہ پیچ

یوسف مرزا " سنی ہو! اے چڑھائی ہے - اب یہ نہین کہہ سکتے یہ چڑھین گے یا وہ "

یعقوب مرزا - آپ بھی واللہ صاحبزادونکی سی باتین کرتے ہین - کجا کابل کجا ہندوستان اوس سے انگریزون سے کیا مطلب ہے! اجی یہ سب کہنے کی باتین ہین اصل تو روسی ہین مین عرض کرون (ذرا آگے کھسک کے) روسیون نے یہ تدبیر گانٹھی ہے کہ مصر ہوتے ہوئے - مین عرض کرون پہلے نیپال آئین اور وہان سے برجیس قدر کو مین عرض کرون ساتھہ لیتے ہوئے اوتر پڑین مین عرض کرون - اسی مارے سب کے پیٹ مین چوہے ٹپرے ہین - سب کے اوسان خطا ہین - اے جناب ابھی کل جیسے دلی مین مین عرض کرون تخت پر بٹھایا تھا وہ بھی رنگ بیرنگ دیکھہ کر ہاتھہ کھینچ بیٹھا - اور مین عرض کرون استعفا لکھہ کر ولایت بھیج چکا ہے - آج ہی کل مین وہ بھی ولایت جانیوالا ہے - اتنے مین پالی شروع ہوگی اور روسی نیپال پر اٹکے رہے -

سُرمۂ بینش

۲۳ - جنوری ۱۸۷۷ء

حضرات ناظرین، آپ جانتے ہین یہ کسکی تصویر ہے - چہرے پر گہری گہری جھریان شانون پر بڑے بڑے کشادہ پر، سر گنجا - صرف پیشانی پر ایک مختصر سی چوٹی - ایک ہاتھہ مین تلوار دوسرے مین شیشۂ ساعت لئے اس ہیئت سے کون ہے جو سرگرم پرواز ہے!

آئیے ہم بتادین - یہ وہ ہے جسکا نام وقت ہے جو قبل خلقت جمیع مخلوقات موجود تھا اور سعاقبت کا بوریا سمیٹنے کو طیار رہے پر کشادہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ نہایت سرعت کے ساتھہ اوڑا جاتا ہے اور کوئی اوسکو روک نہین سکتا پیشانی کی چوٹی صرف عقلا کے واسطے ہے جو ردا ردی مین اپنا کام نکال لیتے ہین یعنی اوسکو بیکار نہین گذرجانے دیتے اور وہ ہر فانی شئے کو بعد انقضائے مدت مقررہ گہڑی مین دیکھہ دیکھہ کر نیست و نابود کرتا جاتا ہے -

جہالت کی روانگی، تہذیب کی آمد، پیغمبرون کا دور، مذاہب و ملل کا تبدل
حکما کا زمانہ فتاحونکی ترقی و تنزل، شہرون، ملکون کی آبادی و ویرانی
شہنشاہونکی حکمرانی - زبانون کا استعمال و ترک نامورون کا نصف النہار
شہرت تک پہونچکر مغرب عدم مین غروب ہونا سب اسکے بائین ہاتھ
کے کام ہین - زمین کی گردش سے وقت کا انداز لیا گیا ہے - ہر ایک دفعہ
اپنے محور پر زمین کے گھوم جانے سے دن اور آفتاب کے گرد گردش کرنے
سے سال پیدا ہوتا ہے - یہی دن اور سال وقت کے انداز کیواسطے خلقی
حصے مقرر کئے گئے ہین پھر دن بھی ۲۴ گھنٹے اور ہر گھنٹہ ساٹھ منٹ اور
ہر منٹ ساٹھ سکنڈ پر منقسم ہے ہر چند یہ تقسیم انگریزی ہے اور ہندوستانی
فارسی، عربی تقسیم سے مختلف ہے، مگر آج کل بہت مشتعل ہے - اوائل مین
بالوگھڑی، پانی گھڑی - دہوپ گھڑی، گھنٹہ اور منٹ وغیرہ پہچاننے کو مشغل
تہین، مگر جس طرح تہذیب اور شائستگی کی ترقی کے ساتھ ہر چیزین درست
و نادر ہوتی گئین - اوسیطرح وقت انداز کرنے کے آلون مین بھی درستی
ہوتی گئی - اب ہمارے ملک مین انگریزی گھڑیان، نہایت نفیس پایدار
بلحاظ خوبی و آرام، بہت ارزان دستیاب ہوسکتی ہین اور ہر متوسط حیثیت
کا آدمی اپنے پاس رکھکر اوس سے فایدہ حاصل کر سکتا ہے - چنانچہ بہت سے
ہمارے ہندوستانی بہائی گھڑیون کو رکھتے ہین - مگر وقت کی قیمت چونکہ
بخوبی معلوم نہین اسواسطے صرف دکھاوے کے کام مین لاتے ہین اکثر ہم
دیکھتے ہین کہ جیبی گھڑیان زیبائش جسمانی اور بڑی گھڑیان آرائش مکانی کی غرض
سے مستعمل ہین انکے مالک لہو ولعب مین اس قدر ہمہ تن مصروف رہتے ہین
کہ گھنٹہ اور منٹ کیا مال ہے، یہی نہین جانتے کہ رات کدھر ہوتی اور
دن کدھر؟ جہان سر مین تیل ڈالنا، کنگھی کرنا، پوشاک تبدیل کرنا عطر کا ملنا
کا بناؤ ہے، وہان ایک گھڑی بھی مع ایک بڑی سی زنجیر کی (جو گلے کا ہین
ہی ہوتی ہے) ہار دن کی ہیچ در ہیچ مین داخل ہے - رہین بڑی گھڑیان -
اونکی یہ حالت ہے کہ انضباط اوقات کے عوض، جھاڑ، فانوس، کنول، ہانڈی

کی طرح مکان کے صرف آراستہ کرنے کے کام مین آتی ہین ۔ افسوس کیسی بکار آمد چیز! اور کیسا اوسکا بیہودہ استعمال! اگر انکے ایجاد کے وقت اسکی مفید خدمتون پر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام اشیاء سے جو بذریعۂ علم علمی بہزاران ہزار جستجو و کوشش انسان نے بنائی ہین یہی زیادہ بکار آمد ہے لیکن ہر قوم و ملت کے لوگون مین بہت کم ایسے ہین جو اسکا ٹھیک استعمال جانتے ہون اور اس کے مطابق برتاؤ بھی کرتے ہون ۔ سنیکا حکیم کہتا ہے "ہم سب وقت کے کوتاہی کے شاکی رہتے ہین ۔ تاہم جتنا استعمال اوسکا ہمکو معلوم ہے اوس سے زیادہ ملتا ہے ہماری زندگی یا تو کچھ نہ کرنے مین صرف ہوتی ہے یا افعال عبث، یا منہیات ہین ۔ گو ہمیشہ اسیکا رونا رہتا ہے کہ ہماری زندگی بہت قلیل، مگر کام اسطرح کے کرتے ہین کہ گویا کبھی حیات کا خاتمہ ہی نہ ہوگا اگر دنیا کے معاملات روزمرہ پر نظر کیجائے تو یہ بات بخوبی تمام پایہ ثبوت کو پہونچ سکتی ہے کہ کم اور بہت کم ایسے لوگ ہین جو اس بات کی خواہش نہ رکھتے ہون کہ یہ وقت کہین جلد گذر جاوے ۔ والدین کی دعا جو بچون کے حق مین ہوتی ہے اوسکا یہی منشا ہے کہ صغر سنی کا زمانہ جلد طے ہو اور خود بچہ سمجھدار ہونے پر اسیطرح کی خواہش کرنے لگتا ہے ۔ اکاشتکار زر د کے زمانے کا منتظر ہے تاجر ہمیشہ اون اوقات کی آمد کا خواہان جنمین اوس کے اشیاء زیادہ فروخت ہوے ہین یا نوکر انقضائے میعاد تنخواہ کا آرزومند یا محبوس زمان رہائی کا خواہان ہے علیل بستر علالت پر پڑے ہی پڑے ایام علالت کے اختتام کا متمنی رہتا ہے اور کچھ حالت مصیبت ہی مین انسان وقت گذرنے کی آرزو نہین کرتا بلکہ عالم عیش و آرام مین بھی خواہش رہتی ہے کیونکہ انسان خود تازگی پسند ہے اچھا ہے کیسی ہی اچھی حالت کیون نہو مگر جہان عرصہ تک اوسکو قیام ہوا کہ اجیرن ہو گئی ۔ اوسپر امید نے آکر اور طرہ کیا کہ حالت آیندہ پردہ غضب کا روغن قاز ملا اور بقول ڈاکٹر جانسن کے وہ بلا کی چھلاوی " دکھائے کہ ہر شخص پیر و جوان، غریب و امیر، صغیر و

کبیر مفلس و متمول بمنزار جان سے لگا دعا مانگنے کہ خدا کہے وہ امید کا دکہا یا ہوا زمانہ آوے جو ہماری تمنا بر لائے بس ہر طرح تہ دل سے انسان یہی چاہتا ہے کہ یہ وقت کسیطرح گذر جاے گو منہ سے اختصار وقت کی شکایت کیا کرے تو کیا ہوتا ہے - اُلٹی کر ایک حکیم کا سجع تھا "وقت میری آراضی ہی" اسکا مطلب یہ کہ جبتک اوسپر کاشت و زراعت نہوگی کچھہ پیدا نہوگا - اگر غفلت کیوجہ سی کوئی اوسکا حصہ افتادہ نر ہا اور مفید غلہ کے عوض گہاس بہوس نہ اوگا - یا استعمال کے بدلے نمایش ظاہری مین صرف نہوا تو ہمیشہ محنت کا ثمرہ دیگا - اور بڑی بڑی خواہشین پوری کریگا" وقت بیکار گذارنیسی وہی نقصان عاید ہوتا ہے - جواسامی کو بے جوتے بوے زمین کو افتادہ رکھنے سے' ادائی قسط کے وقت جس طرح وہ کاہل کسان تہیدستی و بے مائگی کے سبب نمبردار کے پاس جاتے بغلین جہانکتا ہے' اوسی طرح وہ غافل شخص بہی اپنا وقت بیہودہ کامون یا امید کے جھوٹے وعدون مین بیکار گنوا دینے سے روز آخرت کو بڑے نمبردار یعنی خداے قہار و جبار کے حضور مین جاتے انتہا کا شرمندہ، منفعل و متاسف ہوگا - عقلمند وہی ہے جو "جیتے جاگے" حالت موجودہ مین جیتا جاگتا رہتا ہے - موت کے لئے کوئی فصل نہین، کوئی دن نہین، کوئی وقت نہین ہر دم موت کی گھڑی سر پر کھڑی ہے ہر گھڑی وہر ساعت کا حساب بیباق رکھنا چاہئے - (راقم دالہ و) ماخوذ از اودہ پنچ

روح سخن

انتخاب

چوٹی کے شعر

جناب باسط بسوانی

دورمین رند جہک اٹھتے ہین بلبل کیطرح — مے گلرنگ ہے یا پھول ہے پیمانے مین
دم بھی توڑون تو نہین توڑون مین توبہ کیطرح — پھول بھی ہون مرے ساقی ترے میخانے مین
ساقیا عکس پڑا ہے جو تری آنکھون کا — اور دو جام نظر آتے ہین پیمانے مین
سب تو روتے ہین مگر انکو ہنسی آتی ہے — ایسی کیا بات ہے باسط ترے افسانے مین

جناب ثمر بسوانی

جان جب لی تھی حیا انکو نہین آئی تھی — شرم آتی ہے انھین قبر پر اب آنے مین

جناب جلیل القدر نواب فصاحت جنگ جلیل

ساقیا دیر نہ کر کشتی مے لانے مین — جان پیاسون کی پڑی ہے تری پیمانے مین
درد دل ہوگا مرے دیدۂ تر سے ظاہر — جو ہے شیشے مین وہی آئیگا پیمانے مین
ہر جگہہ اوسکو نئے روپ مین ہم دیکھتے ہین — مے ہے شیشے مین پری حور ہے پیمانے مین
ساقی توبہ شکن فصل بہار آنے دے — خون توبہ کا بھرینگے ترے پیمانے مین
یون تو جل بجھنے مین دونون ہین برابر لیکن — وہ کہان شمع مین جو آگ ہے پروانے مین
چھوڑ کر خانۂ زنجیر کو پچھتا تا ہون — جی بہلتا ہے نہ گلشن مین نہ ویرانے مین
میری کہنے کا یقین تم کو نہ آئیگا جلیل — چل کے جنت کا سمان دیکھ لو میخانے مین

جناب حکیم جگر صدیقی

شیخ نے ڈھال کے پی شیشے سے پیمانے مین
پھول توبہ کے ہوئے دھوم سی میخانے مین

جو مقدر مین ہے مل جائیگا میخانے مین
خط تقدیر ہے ساقی ترے پیمانے مین

حسن سے پیتے ہین ہم حسن کے پیمانے مین
آنکھ ساقی سے لڑی بٹتی ہے میخانے مین

ملے تمو کنج نشینان حرم مین شاید
کچھ نئے لوگ نظر آتے ہین تبخانے مین

خون دل سے جو لکھی انکی ستم کی تشریح
ایک باب اور بڑھا ڈالا کے افسانے مین

دل نازک کی حقیقت سے نہین تم واقف
شیشہ ہی ٹوٹنے مین پھول ہے مرجھانے مین

عشق گیسو مین ہوا خاتمہ بالخیر اپنا
کاٹ دی عمر کی شب ایک ہی افسانے مین

دونون جل بجھتے ہین یہ فیصلہ ثابت ہوا
شمع مین سوز زیادہ ہے کہ پروانے مین

تونے کعبے مین جگر دل سے دعا مانگی ہے
اب رسائی تری ہو جائیگی تبخانے مین

جناب حسین محمود آبادی

دست رنگین سے جو دے بادہ گلگون ساقی
لطف آجائے ہمین ایک ہی پیمانے مین

جناب خلیل بسوانی

لطف ساقی سے جو محروم ہین میخانے مین
آنکھ سے اشک ٹپک پڑتے ہین پیمانے مین

چشم ساقی کی محبت نہین چھپتی دل مین
بادۂ تند ٹھہرتی نہین پیمانے مین

جناب دل شاہجہانپوری

جب کوئی دید کی صورت نہ حرم مین نکلی
ہم نے گھبرا کے پکارا انھین تبخانے مین

جن سے دنیا مین کسیکو بھی نہو دلچسپی
واقعات ایسے ہون شامل مرے افسانے مین

لسان الملک حضرت ریاض

برق طور ہے جو موج ہے پیمانے مین
بجلیان کوندتی ہین آج تو میخانے مین

ایک خم سے لئے برابر نہیں میخانے میں
خم میں جو ہے وہی انگور کے ہر دانے میں

شعلۂ شمع سے ملکر کے سرِ خاک گرے
اور تو بات نہیں کوئی بھی پروانے میں

چھیڑئیے یون دلِ وابستہ شگفتہ ہو جائے
لطف کھلنے میں ہے یا پھول کے مرجھانے میں

رہتے ہیں جو لبِ لعلیں بتاں پر اکثر
ایسے ٹکڑے تو کئی ہیں مرے افسانے میں

آپکا وصل نہ ہو جان کا جنجال کہیں
بڑھ گئے زلف سے بھی آپ تو بل کھانے میں

اور بھی چاند سی شکلیں ہیں نہیں آپ ہی تنہا
نور کی شمعیں ہیں روشن مرے کاشانے میں

اودی اودی یہ گھٹائیں سوئے گلشن جائیں
نہ کریں رقص یہ پریاں مرے ویرانے میں

پھر یہ زنجیر حنا کہاں آئی جہاں فصلِ بہار
قوت آجاتی ہے کتنی ترے دیوانے میں

لطف ہے دیر و حرم دو نوں سے مجکو اے شیخ
دل ہے کعبے میں مری جان ہے بتخانے میں

دیکھئے ہر وقت کلیجے میں ہوں شمعیں روشن
سوز ہی سوز ہے جان سوختہ پروانے میں

رزق ملتا ہے در حضرت ساحرؔ سے ریاضؔ
جام چھلکاتے ہیں بیٹھے ہوئے بتخانے میں

جناب ساقی بسوانی

آج کچھ پیرِ خرابات ہے ساقی ناراض
رنگ اچھا نظر آتا نہیں میخانے میں

جناب شاد بسوانی

غیر کا قصۂ غم سن کے کہا ہنسکر
وہ کہاں بات جو ہے شادؔ کے افسانے میں

جناب ضبط بسوانی

خم کے خم ہو گئے خالی ترے میخانے میں
خاک اڑتی رہی ساقی مرے پیمانے میں

جناب فصاحت لکھنوی

دخترِ رز کو نہیں شوخی سے قرار ایک جگہ
خم سے شیشے میں گئی شیشے سے پیمانے میں

بیلیں انگور کی چھائی ہوئی ہیں سایہ ہے
دھوپ آتی نہیں ساقی ترے میخانے میں

گردن شیخ مین ڈالے ہوئے دہری زنار ۔ برہمن کھینچے لئے جاتا ہے تبخانے مین

جناب فضا بسوانی

غول پریون کے چلے آتے ہین ویرانی مین ۔ کونسی بات ہے ایسی تری دیوانی مین
اور محفل مین مرے دلکی لگی بھڑکائی ۔ کہہ کے ہمدرد نے کیا سوز ہے پروانے مین
یادن رکھی وہ کہین دل پہ مرے پڑتا ہے ۔ یہ قیامت کی ادا ہے مرے مستانے مین
دیکھکر حسن تبان مین تو زخود رفتہ تہا ۔ لوگ کہتے ہین کہ سجدے کئے تبخانے مین
پہول اٹھین جو ہماری تو دکھین نازک ہاتہہ ۔ غیر کی نعش اٹھے درد نہ ہو شانے مین
مئی کی جہوم کے شاخون نے چمن مین برسون ۔ وہ نہ آئی جو ادا ہے مرے مستانے مین
شمع کہتی ہی بلا میری جلائے اسکو ۔ خود جلے سوز تو موجود ہے پروانے مین
کہہ رہی ہے مرے ساقی کی یہ مستی بھری آنکھ ۔ آنی مے ہے کہ سماتی نہین پیمانے مین
اے نسیم سحری شمع کو گل کر نہ ابھی ۔ جان تھوڑی سی ہے جلتے ہوئے پروانے مین

اے فضا جو تمہین کہنا ہے وہ ساقی سی کہو
کون سنتا ہے سبھی مست ہین میخانے مین

جناب قمر بسوانی

جسطرح پردے سے باہر کوئی معشوق آئے ۔ اسطرح آتی ہے مے شیشے سی پیمانے مین

جناب نوازش لکھنوی

زاہد اس خوف سے رندون سے نہین ملتا ہے ۔ راز برسون کے کھلا کرتے ہین میخانے مین
دیکھتا ہے نظر غیظ سے ساقی سب کو ۔ اب تو ہر وقت کھچی رہتی ہے میخانے مین

جناب نور شاہجہانپوری

یہی دنیا یہی دین ہے یہی ایمان یہی کفر ۔ روز کونین کا ہے ایک ہی پیمانے مین

بال پکنا - ا - لازم - بالونکا سفید ہوجانا (امیر) زینت ہوئی بدن کی جوہر بال پک گیا گویا پھری نکاؤ مین سپیدی جک گیا

بال پھیلانا - ا - متعدی - غسل کے بعد بالون کو خشک کرنیکے لئے پریشان کرنا

بال پی جانا - ا - متعدی - کسی رقیق چیز کے ساتھ بال کا نگل جانا - معمولی لوگون کا یہ خیال ہے کہ جو شخص بال پی جاتا ہے اُسکے گلے مین درد ہونے لگتا ہے - اسکے دفع کرنیکی یہ ترکیب بتاتے ہین کہ پانی کو کٹورے مین رکھکر چاقو سے کاٹتے ہین اور وہ پانی اُس شخص کو پلاتے ہین جسکے گلے مین درد ہوتا ہے - (اسیر) درد اُٹھے قاتل گلے مین بسملون کے ہے کمال پی گئے کیا بال پانی مین تری تلوار کا -

بال توڑ - مذکر (دھلی) وہ پھنسی جو بال ٹوٹ جانے سے ہوجاتی ہے (داغ) تو کریگا علاج کیا جراح - دل کا پھوڑا ہے بال توڑ نہین - لکھنؤ مین اس جگہ بلتوڑ بولتے ہین -

بال ٹیڑھا ہونا - ا - لازم - لکھنؤ - جو بال بیکا ہونا - (جانصاحب) ناک کٹوا کر مین منڈواد ونگی پی سوت کا سر - دشمنون کا مرے ٹیڑھا اگر اک بال ہو

بال جھاڑنا - ا - متعدی - کنگھی کرنا -

بالون کو گرانا -

بال جھڑنا - ا - لازم - سر کے بالون کا گرنا -

بال جھٹکنا - ا - متعدی - بالون کو صدمہ پہنچانا - بالون کو جھٹکا دینا -

بال چکٹ جانا - ا - لازم - بال کا میلا ہوجانا - جب بالونمین میل کی شدت سے ایسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ آپس مین چپٹنے لگتے ہین تو کہتے ہین بال چکٹ گئے (میر) مہندی مین تھا لہو جو کسی خاکسار کے - عطر حنا سے بال تمھارے چکٹ گئے -

بال چنوانا - ا - متعدی - موچنے سے بالون کو نکلوانا -

بال چننا - ا - لازم - موچنے سے سفید بالون کو کھینچنا -

بال چھترنا - ا - لازم - (ہندو) بال بکھرنا -

بال چھتری - مونث - (لکھنؤ) وہ چھتری جو کبوتر دن کے واسطے بناتے ہین (بحر) یار کی زلفو نسے دل کا چھوٹنا دشوار ہے کہا ہے پھنسکر بال چھتری مین کبوتر رہگیا - ۳ (دہلی) انسان کے سر کی چلندی کے بال - ۳ شاہجہانی پگڑی -

بالچھڑ - (ھ) مذکر - ایک خوشبودار

دواکا نام ۔

بال خورا ۔ ا ۔ مذکر ۔ ایک قسم کی بیماری جس سے سر کے بال گر جاتے ہیں (جانصاحب) آنا بجو رہے سے ڈرا دو سر پہ بالی تم ۔ اسی سے لے ہوا ہو جاتا بال خورا ہے ۔

بالدار ۔ ا ۔ صفت ۔ روئیں دار ۔

بال دھوپ میں سفید کرنا ۔ ا ۔ متعدی کرنا ہے بڑھاپے تک ناتجربہ کار رہنے کا ۔ عموماً نفی کے ساتھ استعمال میں ہے ۔

بال دھوپ میں سفید ہونا ۔ لازم

بال دھلوانا ۔ متعدی ۔

بال دھونا ۔ لازم ۔ کھلی بیسن وغیرہ سے بالوں کو صاف کرنا ۔

بال دینا ۔ (ھ) ا ۔ لازم ۔ اہل ہنود کے یہاں رسم ہے کہ موت ہو جانے پر متوفی کے خاص عزیز بال منڈاتے ہیں اس رسم ادا کرنیکو بال دینا کہتے ہیں ۲ ماتم کرنا ۔ چھاتی پیٹنا بعض عورتوں میں دستور ہے محرم میں تعزیے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے سر کو اسطرح ہلاتی ہیں کہ انکے بال کبھی چہرے پر اور کبھی گدی پر آگرتے ہیں اور اس حرکت کے ساتھ ماتم کے الفاظ کہتی اور چھاتی پیٹتی جاتی ہیں اس فعل کو بال دینا کہتی ہیں ۔

بال ڈالنا ۔ ا ۔ متعدی خط ڈالنا (شمشاد)
بال سینے پر نہ ڈالے دلکو کر دے پاش پاش
خنجر مژگاں میں کیا صانع نے جوہر رکھ دیا ۔

بال رانڈ (ھ) مونث (ہندو) نو عمر بیوہ ۔

بال رکھا ۔ ا ۔ مذکر ۔ ۱ چٹائی کی اونچی نشست جسپر بیٹھکر کھیت کی حفاظت کیجاتی ہے ۲ وہ اجرت جو اس شخص کو ملتی ہے جو پیار غلے کی حفاظت کرے

بال رکھنا ۔ ا ۔ لازم ۱ بالونکا بڑھنے دینا (منیر) جب سے اُس بیوفا نے بال رکھ
صید بندوں نے جال ڈال رکھے ۲ بالونکی منت ماننا (قلق ۔ ع) بال منتا کے جو رکھوائے ہیں جانان سر پر ۳ ہندو برہمن یہ منت مانتے ہیں کہ جبتک انکے دشمن کو جان و مال کا نقصان نہوگا بال نہیں بنوائیں گے اسکو بھی بال رکھنا کہتے ہیں ۔

بال سکھانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ تر بالونکو خشک کرنا (رشک) چمن میں سنبل تر کا مزا ہے لے گل تر نہا کے بال سکھانے کو کون کہتا ہے ۔

بال سفید ہونا ۔ ا ۔ لازم ۱ سیاہ بالونکا سفید ہو جانا ۔ (میا زاد) بڑھاپا

آنا - (ناسخ) بل بے طول شب فرقت نہوئی ابتک صبح - ہوگئے آہ مرے موئے سیہ فام سفید

بال سلجھانا - ا - متعدی - اُلجھے ہوئے بالون کو کھول کر صاف کرنا - کنگھی کرنا (امیر) تنگ ہوکر کہتی ہے مشاطہ اُسسے باربار - اسقدر اُلجھو نہ صاحب بال سلجھانے بھی دو -

بال سلجھنا - ا - لازم - کنگھی سے بالون کا آراستہ ہوجانا -

بال سے باریک - ا - صفت بہت مہین - بہت دُبلا - نہایت لاغر (فسانہ عجائب) ادرک کا لچھا میان خیراللہ کی دوکان کا بال سے باریک کترا -

بال سے پتلا - ا - صفت - بال سے زیادہ باریک - (قلق) اک پتلی بال سے بھی وہ کمر ہے -

بال سے کھال جدا کرنا - ا - متعدی ۱؎ باریک بات نکالنا - (رشک) فکر ہی اور مضامین کمر - بال سے کھال جدا کرتے ہین ۲؎ گوشت سے پوست جدا کرنا - ایک عزیز سے دوسرے عزیز کو چھڑانا آپس مین فساد ڈلوانا - رنجش کرادینا

بال صفا - ا - مذکر - وہ دوا جس سے موئے زہار صاف کرتے ہین -

بال کا پھندا - ا - بال کا وہ حلقہ جس سے چڑیون کو پکڑتے ہین (ناسخ) اور طائر ادمین پھنستے ہین تو اب ہین مرغ روح - بال نے پھندے کو کیا نسبت کمر کے بال سے -

بال کا کمبل بنانا - ا - لازم (دہلی) چھوٹی سے بات کو بڑا کر کے دکھانا - بیحد مبالغہ کرنا -

بال کترنا - لازم - قینچی سے بال کاٹنا

بال کتروانا - ا - متعدی - کسی سے بذریعہ قینچی کے بال کٹوانا -

بال کترنے سے مردہ ہلکا نہین ہوتا مثل - بڑے ذخیرے سے اگر تھوڑا نکال لین تو کچھ فائدہ نہین ہوتا - تھوڑی مصیبت اگر ٹلے تو کیا - اگر تھوڑا بوجھ کم ہوا تو کیا -

بال کمانی - ا - مونث - گھڑی کے اندر کی وہ کمانی جو نہایت باریک ہوتی ہے (منیر) (ع) نئی اسمین بال کمانی ہے جو گھڑی تمہاری کمر کی ہے -

بال کھاجانا - ا - متعدی - لفظی معنی مین جو شخص بال کھا جاتا ہے اُسکے گلے مین درد ہوتا ہے (منیر) درد گلو ہوا لب شیرین کو چوم کر - شاید کہ کھا گیا ہے نہ کوئی اس شکر مین بال -

بال کھچڑی ہونا - ۱ - لازم - بالون مین سفیدی غالب ہونا - (فقرہ) زید غالب سے دو برس چھوٹا ہے لیکن سکے بال کھچڑی ہو گئے ہین -

بال کھڑے ہونا - ۱ - لازم - رونگٹے کھڑے ہونا - یہ حالت تپ آنے سے پہلے یا خوف مین ہوتی ہے (رشک)
ہر موئے تن سے ہم تری تعظیم کرتے ہین
بال اپنے خوف و قہر و غضب سے کھڑے نہین -

بال کھولنا - ۱ - متعدی - جوڑا کھولنا (سہرا) گھٹا ہے کہ زہرہ نے کھولے ہین بال - دھنک ہے کہ موباف ہے لال لال ؎ نوحہ و فریاد کے لئے عورتوں کا بالوں کو پریشان کرنا (جلال) کھول کر بال پریشان نہ کرو روح کو تم - او مرگ سوگ کے پردے مین سنورنے والے

بال کھلنا - ۱ - لازم -

بال کی بھیڑ بنانا - لازم (دہلی) بال کا کمبل بنانا -

بال کی کھال کھینچنا - ۱ - لازم ؎ باریکیان نکالنا - موشگافی کرنا - ؎ بیہتا چھان بین کرنا (داغ) مضمون کمر مین تیرے شاعر کیا بال کی کھال کھینچتے ہین ؎ بہت اپنا پہنچانا (اسیر) صدقہ
حسین امام کا اندلسے کچھ [illegible]
بہت ہین بال کی کھال [illegible]

بال کی کھال نکالنا - ۱ - متعدی - [illegible] کرنا ؎ ہندی کی چندی کرنا - (فقرہ) تاریخی کورس کو بھی بنظر تحقیق پڑھا کرو ہر لفظ کی بال کی کھال نکال لیا کرو -

بال گندھانا یا گندھوانا - ۱ - متعدی - بالون کی چوٹی بنوانا -

بال گوندھنا - ۱ - لازم - چوٹی بنانا -

بال گوپال - (ھ) - مذکر - بال بچے لڑکے بالے - وہ مریے جو بچپنے سے کے ہون چیلے - (انشاء) بال گوپالون نے اکثر اپنے بھی لئے جبرئیل - سدرہ کی سایہ تلے جا کر جمایا بسترا -

بال لینا - ۱ - لازم - مونڈنا - استرے سے بال مونڈنا - موئے زہار کا مونڈنا

بال مٹی سے باندھنا - ۱ - متعدی - ان کا یہ علاج ہے کہ بال سے باندھتے ہین تاکہ خشک ہو کر گر پڑین (ذوق) اس نزاکت سے بسر کرتا ہے وہ رشک پری بال بھی باندھے جو مٹی سے تو زلف حور کا

بال مروڑنا - ۱ - متعدی - بال کو پیچ دینا -

بال منڈوانا - ۱ - متعدی - بالونکا استرے سے صاف کرانا -

بال مونڈنا - ا - لازم - استرے
سے بالون کا اڑا دینا -

بال مین گرہ پڑنا - ا - لازم (مجازاً)
مشکل پیش آنا - کسی امر کا وقت طلب
ہونا -

بال نوچنا - ا - متعدی - بال اکھاڑنا
وحشت یا پریشانی سے بالونکا پریشان کرنا
(بحر) بال نوچو گے مرے دلکی گرفتاری
پر - عنبری زلف پہ آئیگی بلا مرے بعد -

بال و پر - (ف) - بازو اور پر (مجازاً)
وسیلہ - ذریعہ -

بال و پر نکالنا - ا - متعدی - پر پرزے
نکالنا - اڑنے کے قابل ہونا - ہوش
سنبھالنا طاقتور ہونا ۲ اندرونی شرارت
ظاہر کرنا - شریر ہونا فتنہ انگیز ہونا ۳
نو دولت ہونا نیا مال ہاتھ لگنا کی جگہہ

بال و پر نکلنا - ا - لازم -

بال ہتیا (ہندی) مونث - قتل
کرنا حمل ساقط کرنا -

بال ہٹ - (ھ) - مونث - لڑکپن
کی ضد -

بال ہٹ - تریا ہٹ - راج ہٹ
- ا - مقولہ - بچے - عورت - اور راجا کی
ضد مشہور ہے -

بالا - (ھ) - سنسکرت مین اس لڑکی کو
کہتے ہین جو جوانی کے اٹھان مین ہو ۱
ا - مذکر - انسان کا بچہ - لڑکا - اردو مین
تنہا مستعمل نہین ہے - لڑکا کے ساتھ
بولتے ہین - جیسے لڑکا بالا ہونیوالا ہی
۲ سید سالار مسعود غازی کا نام (جمرات
جو ہین چھڑیون کے لوگ انکو چپکٹ کھلا
کے بلنے کی - گئے تم تالے بلے دو
مجھے درگاہ بالے کی عموماً - اس معنی
مین بالے میان کہتے ہین ۳ ایک کیڑا
جو گیہون اور جو کے چھوٹے درختون کو
کھالیتا ہے ۴ ایک خوشبودار درخت
جسکی جڑ سے ٹٹیان بناتے ہین ۵ مذکر
ایک قسم کا کان کا زیور ۶ صفت بچونکا
سا جیسے لڑکا لا منھ بالا ۷ ناسمجھ نادان
۸ جو اور گیہون کے درخت جبتک مٹھی
بھر کے رہتے ہین انکو بھی بالا کہتے ہین
۹ فریب - حیلہ - بہانہ -

بالا پہننا - ا - متعدی -

بالا پہنا - ا - لازم - (امتیاز کیلئے
غلامون کو بالا پہنا دیا کرتے ہین) حلقہ
بگوش ہونا - مطیع ہونا - (ظفر) یہ آسمان
غلام ہے کس مہ جمال کا - چنے پھیری
ہے کان مین بالا ہلال کا -

بالے کی مچھلی - مچھلی کی صورت
کا زیور جسکو عورتین بالے مین ڈالتی ہین

(ناسخ) بوسے لیتی ہے ترے بالے کی مچھلی
اے صنم - ہے ہمارے دلمین عالم ماہیِ
بے آب کا -

بالآخر (ع - ب) بالآخر ۔ پچھلا - اول
کا ضد تلفظ بل آخر بھی دیکھو ب -

بالا - (ف) ۱ - اوپر - فوق - زیر کا مقابل
۲ بلند - دراز - اونچا - (صبا) ہوگیا عالم
بالا سے بھی بالا پانی - جبکہ طوفان مرے
دیدہ تر سے اُٹھا ۳ آگے - سامنے ۴
غالب - ترجیح رکھنے والا (میر) گرے
ہے کان کی بجلی ہزارون جانون پر تمھاری
گیسوون سے کسطرح ہو بالا سانپ ۵
قد و قامت (میر) آہ نداس بلند بالا
کی دکیا بلا مرے سر پہ لائی ہے ۶ اوپر گزرا
ہوا - اوپر لکھا ہوا - جیسے مضمون
بالا پر غور فرمایئے -

بالا بالا - (ف) تابع فعل خفیہ -
بے سکے سنے علیحدہ - الگ ہی الگ
بے اطلاع - اوپر ہی اوپر (امانت) پتے
یاقوت کے دکھلاتا تھا کوئی لالا بجلیان
یار کو آنے لگین بالا بالا - (فقرہ) ممکن
ہے وہان بالا بالا دشمنون سے ساز
ہوجاے - اور گورنمنٹ تک اطلاع
بھی نہ پہنچے - (صبا) خون عشاق کا
جاتا نہین بالا بالا - برف سے پانے
سے پر سال حنا جلتی ہے -

بالا بالا جانا - ۱ - لازم - (مجازاً) ۱
اوپر اوپر جانا خفیہ جانا - پوشیدہ جانا
الگ الگ جانا (فقرہ) کچھ بالا بالا گیا
کچھ زمین مین پیوست ہوا ۲ بے نتیجہ
ہونا - بے اثر ہونا (شرف) تو جو سر
گردان اسے رکھتا ہے روز اے آسمان
بالا بالا نہین جانیکی آہ آفتاب -

بالا بتانا - ا - متعدی - ٹالنا - بہانہ
کرنا - فریب دینا - دہوکا دینا (میر حسن)
خواصون کو بالا بتانا اُسے - اکیلے درختون
مین جانا اُسے

بالا بر - ا - مذکر - انگرکھے کا وہ حصّہ
جو آگے کی کلی سے نکلا ہوا ہوتا ہے اور
دامن کے نیچے چھپا رہتا ہے ۲ ایک
قسم کا انگرکھا جسکا اگلا دامن آگے تک
ٹیڑھا ہوتا ہے -

بالا بند - (ف) مذکر - وہ گوشوارہ
جو پگڑی کے اوپر باندھتے ہین - سرپیچ
سر بند ۲ دستار ۳ ایک قسم کا لحاف
۴ ایک قسم کا لبادہ -

بالا بلند - (ف) بالا - قد - بلند
اونچا) صفت - بلند قد والا معشوق
(آتش) عاشقون سے جھک کے کب
ملتا ہے وہ بالا بلند -

بالا بھولا - (ھ) ا - مذکر - سادہ مزاج معصوم - سیدھا سادھا (نظیر) غل شور بالے بھولے کھلونیکی ہے بہار - کیا کیا مزے ہین عید کے اس عیدگاہ مین -

بالاپن - (ھ) مذکر - کم عمری - لڑکپنا (رشک) طوق زر موتے بچپن سے آرا گردن کا - بالا ہے حلقہ بگوش آپ کے بالے پن کا -

بالاپوش - (ف - لحاف) ا - مذکر پلنگ پوش - اس کپڑے کو کہتے ہین جو پلنگ لحاف یا توشک پر ڈالا جاتا ہے - غلاف (ظفر) اب کہان آرام کیسی نیند کیا لیٹنا بھر گیا کانٹے وہ گل توشک مین بالاپوش مین

بالاتر - (ف) صفت - زیادہ بلند زیادہ مرتبے والا -

بالاجوبن - ا - عم - اٹھتی جوانی نوجوانی

بالاچاند - (س) مذکر - (دہلی) نیا چاند ماہ نو - ہلال - دوج کا چاند -

بالاخانہ - (ف) - مذکر کوٹھا - وہ مکان جو چھت پر بنایا جاے - اوپر کا کمرہ -

بالادست - (ف) ا - صفت ۱ عالی مرتبہ - اعلے بلند مرتبہ - زبردست ۲ افسر - حاکم ۳ غالب ۴ بہتر - نفیس - پاکیزہ - افضل - غالب (ناسخ) حسن ہو کیسا ہی پر رہتا ہے بالادست عشق -

ہے زلیخا کو جنون اور حبیب یوسف جا ہے صدر مجلس -

بالادینا - (ھ) ا - لازم - فریب دینا (جرات) ہتا اس پرفن نے کان لیے مین ڈالا وہ بالا کیون نہ دیوے سبکو بالا

بالاشاہی - ا - ایک قسم کا سکہ

بالاکش - ا - مونث - وہ آلہ جس سے وزنی چیزون کو نیچے سے اوپر چڑھاتی ہین جر ثقیل -

بالاگشتی - (ف) ا - مذکر - پولس کا انسپکٹر -

بالانشین - ا - صفت ۱ صدر نشین صدر انجمن ۲ وہ امیرانہ چیز جو حیثیت سے زیادہ جانچ مین آئے ۳ وہ شخص جو خاص عزت کی جگہ بیٹھے - (امیر) اہل پر اسفلون کو ہے تکبر جہان مین فوق - دریا مین موتیون سے ہے بالانشین حباب -

بالاوپست - (ف) (مجازاً) آسمان و زمین - دشمن (حبیب) خداوند بالاوپست فدا تجھپہ ہستی دہر انگیہ ست -

بالائی - (ف) ا - تابع فعل ۱ بلندی کا اوپر کا ۲ غیر معمولی ۳ سطح کے اوپر کی ۴ دودھ کی ملائی - یہ لفظ اس معنی مین فارسی مین مستعمل نہین ہے - یہ نام نواب سعادت علیخان مرحوم نے رکھا تھا -

بالائی آمدنی یا آمد۔ ا۔ مونث۔ وہ آمدنی جو علاوہ معمولی آمدنی کی ہو۔ (آتش)

مرد درویش ہوں تکیہ ہے توکل میرا خرچ ہر روز ہے یاں آمد بالائی کا ہے رشوت

بالائی انتظام۔ ا۔ مذکر۔ غیر معمولی انتظام متفرق انتظام۔ اوپر کا انتظام۔ (امراۃ العروس) مکتب کے واسطے محمد عاقل سے اتنا کہدیا کہ پڑھانا لکھانا وغیرہ سب محمودہ کر لیا کرینگی آپ صرف بالائی انتظام کی خبر لیلیا کیجئے

بالائی پیدا۔ ا۔ مونث (دہلی) بالائی آمدنی۔

بالائی خرچ۔ ا۔ مذکر۔ زاید خرچ وہ خرچ جو معمولی سے زیادہ ہو۔ (سحر) خرچ بالائی چلے جاتا ہے دست غیب سے گنج باد آورد ہے اپنے اُڑا نیکے لئے۔

بالائی رقم۔ ا۔ مونث۔ وہ رقم جو علاوہ مقررہ رقم کے ہو۔ وہ رقم جو مقررہ رقم سے زاید ہو۔

بالائی مزے۔ ا۔ مذکر۔ خفیہ لطف۔ چوری چھپے کے لطف۔

بالائی یافت۔ ا۔ مونث۔ غیر معمولی آمدنی۔ رشوت۔ تنخواہ کے علاوہ آمدنی

بالائے طاق۔ (ف۔ طاق پر) صفت۔ کنارے۔ الگ۔ علیحدہ۔ (داغ) صورت سیرت رہی بالائے طاق۔ دل تو آجاتا ہے اچھے نام پر۔ (رہنا۔ ہونا۔ رکھنا کے ساتھ)

بالائے طاق رکھنا۔ کسی چیز کو بیخبری کی حالت مین ڈال دینا۔ بےپروائی کرنا۔ غفلت کرنا۔

بالاتفاق (ع۔ ب + الاتفاق۔ اکٹھا ہونا۔ تلفظ بِل اِتفاق ہے) دیکھو ب

بالاجماع (ع۔ ب + الاجماع) اکٹھا ہونا۔ سب کی رائے متفق ہونا۔ تلفظ بِل اِجماع ہے) دیکھو ب۔

بالارادہ (ع۔ ب + الارادہ۔ چاہنا) دیکھو ب۔

بالاستیعاب (ع۔ ب + الاستیعاب۔ پورا لیلینا) دیکھو ب۔

بالاشتراک (ع۔ ب + الاشتراک۔ [illegible]) دیکھو ب۔

بالاعلان (ع۔ ب + الاعلان۔ ظاہر کرنا۔ کھول دینا)

بالتخصیص (ع ب + التخصیص۔ خاص کرنا۔ خصوصیت۔

بالٹی۔ (ھ)۔ مونث۔ لکڑی یا ٹین کا ڈول۔ عموماً وہ ظرف جس مین گھوڑدن کو پانی پلاتے ہین۔

بالسٹ ٹرین (انگ BALLAST TRAIN) ا۔ مونث۔ وہ ریل گاڑی جو سڑک کی

تعمیر کے لئے مسالا ڈھوتی ہے۔ عوام بالش تڑین کہتے ہین۔

بالش۔ (ف) ا۔ مذکر ۱۔ تکیہ ۲۔ مسند ۳۔ انزودنی۔ سرہانا۔

بالش پر۔ ا۔ مذکر۔ پرون کا تکیہ (سحر) زمیر سر پھیٹ پھٹ کے سارا بالش پر اُڑ گیا۔ ہم یہ تڑپے دھجیان ہو ہو کی بستر اُڑ گیا۔

بالشت (س بت سٹ) ۱۔ لکھنؤ مین مذکر دہلی مین مونث۔ ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک سے چھنگلیا کی نوک تک کا فاصلہ۔ بارہ انگل کا پیمانہ اس معنی مین یہ لفظ ہندی ہے اہل فارس کے کلام مین بمعنی "تکیہ" ہے (داغ) ہاتھ مین ہاتھ لیا ہم نے یہ کہکر اُنکا ہین بڑی دیکھین ہماری کہ تمھاری بالشت۔

بالشتیا ا۔ صفت۔ بونا۔ نہایت پست قد۔ بالشت کے برابر آدمی۔

بالعکس (ع۔ ب + العکس۔ لوٹنا اُلٹنا۔ تلفظ بل عکس ہے) دیکھو ب۔

بالعموم (ع۔ ب + العموم۔ عام ہونا سب جگہ ہونا۔ تلفظ بل عُموم ہے) دیکھو ب۔

بالغ (ع)۔ مذکر۔ سن بلوغ کو پہنچے ہوئا۔ سیانا۔ جوان۔ نابالغ کی ضد۔ (قانوناً) ۱۸ سال کی عمر کا مرد۔

بالغ بالسن (ع۔ تلفظ دوسرے لفظ کا بسّن ہے) صفت۔ عمر کے اعتبار سے بالغ۔

بالغ بالعلامات (ع دوسرے لفظ کا تلفظ بل علامات ہی) صفت جوانی کے علامات نمایان ہو جانے سے بالغ۔

بالغ نظر۔ (ف) ا۔ صفت۔ نکتہ رس۔ غور سے دیکھنے والا کسی امر کا گہری نظر سے دیکھنے والا۔

بالغہ (ع)۔ مونث۔ جوان عورت پندرہ سال سے زیادہ عمر کی عورت

بالغہ بالسن۔ عمر کے اعتبار سے بالغ عورت۔

بالغہ بالعلامات۔ فقہائیون کی رو سے بالغہ عورت یعنی وہ عورت جسکی عمر پندرہ سال کی نہوئی ہو لیکن حیض کا آنا جو علامات بلوغ مین سے ہی پایا جائے۔

بالفرض (ع۔ ب + الفرض۔ معین کرنا کسی چیز کا۔ تلفظ بل فرض ہے) دیکھو ب۔

بالفعل (ع۔ ب + الفعل۔ کام۔

عمل تلفظ بِل فعل ہے دیکھو ب۔
بالقصد ع ب + القصد اراده تلفظ بِل قصد ہے) دیکھو ب
بالقوے (ع۔ ب + القوے قوت کی جمع۔ تلفظ بِل قوا ہے۔
بالقابہ (ع۔ ب + القاب۔ ہ تلفظ۔ ب القابہی ہے) دیکھو ب
بالک ۔(ھ)۔ مذکر۔ بچہ۔ شیر خوار بچہ
بالکا (ھ) بچا۔ مرید جو بجائے فرزند کے ہو۔ فقیر کا مرید چیلا۔ شاگرد۔
بالک بن بالک پنا۔ مذکر۔ عم۔ لڑکپن
بالکل ۔(ع۔ ب + الکل۔ پورا تلفظ بِل کل ہے)۔ دیکھو ب۔
بالکنایہ (ع ب + الکنایۃ۔ پوشیدہ طور سے کہنا دیکھو ب)۔
بالکی ۔(ھ) مونث۔ مرید عورت۔
بالکیر ۔ا۔ تابع فعل۔ سائیس۔ دیکھو بارگیر
بالم ۔(ھ) ۔ا۔ مذکر عم۔ عاشق ۲ خاوند ۳ ایک قسم کا کپڑا۔
بالم کھیرا ۔ا۔ مذکر ایک قسم کا بڑا کھیرا
بالمرہ ۔(ع۔ ب + المرہ۔ ایک دفعہ تلفظ بِل مرہ ہے دیکھو ب۔
بالمقابلہ ۔(ع۔ ب + المقابلہ۔ رو برو ہونا۔ آمنا سامنا تلفظ بِل مقابلہ ہے دیکھو ب۔

بالمقطع (ع۔ ب + المقطع۔ انتہا کی جگہ کٹنے کی جگہ۔ تلفظ بِل مقطع ہے) دیکھو ب۔
بالمواجہہ (ع۔ ب + المواجہہ باہم رو برو ہونا۔ تلفظ بِل مواجہہ ہے) دیکھو ب۔
بالنا ۔(ھ)۔ا۔ متعدی۔ عم۔ سلگانا آگ روشن کرنا۔
بالنگو ۔ (ف) مذکر۔ (بکسر لام و ضم گاف) ایک دوا کا نام۔
بالو ۔(ھ) مونث ۱ ریت۔ ریگ۔ بھٹے کی وہ ریشے جو داڑھی کیطرح ہوتے ہیں
بالو برد ۱ مونث ۱ وہ زمین جو سیلاب آنیکی وجہ سے ریت مین چھپ جائے ۲ تخفیف مالگزاری کی جو آراضی ریت مین دب جانیکی وجہ سے ہو۔
بالوچرہی ۔ا۔ مذکر۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو بالوچر (مرشدآباد مین) بنا جاتا ہے
بالوشاہی ۔ا۔ مذکر۔ ایک قسم کی مٹھائی (خستگی کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے)
بالو کا آبخورا ۔ ایک قسم کا مٹی کا آبخورا (فقرہ) کوری صراحیان پانی بھر کر منڈیر پر چنوادی گئین تھین انپر بالو کے آبخورے ڈھکے ہوے تھے۔
بالو کی بھیت اوچھے کی پیت ۔ا۔

مقولہ - دونون چیزین نا قابل اعتبار ہین
بالو کی دوات - ا - وہ مٹی کا چھوٹا ظرف جسمین ریت رکھتے ہین اور لکھنے والے تر حرفون کے خشک کرنیکے لئے تازہ لکھے ہوے کاغذ پر ڈال دیتے ہین
بالو گھڑی - ا - مونث - ایک خاص شیشے کا ظرف جسکے اوپر کے حصّے مین بالو ڈالتے ہین جو ایک چھوٹے سوراخ کے ذریعے سے نیچے کے حصے مین گرتی ہے جتنے عرصے مین پوری بالو گرجاتی ہے اُس سے وقت کا اندازہ کر لیتے ہین اور اسطرح اس سے گھڑی کا کام لیتے ہین - (قدر) عشرتکدہ تھا دل وہ ملدر ہے چرخ سے بالو گھڑی ہوا مرا شیشہ شراب کا -
بالی - (ھ) ا - مونث - ۱ ایک قسم کا زیور جسکو عورتین کان مین پہنتی ہین ۲ (عو) کم عمر لڑکی (جانصاحب) کنواری بالی ہے موتی بیگم - نہ بال کھوے ہوے بھر اکر - اس معنی مین بھولی اور کنواری کے ساتھ بولا جاتا ہے ۳ خوشہ - (منیر) کہ شک کیو ڑے کی بالی کا ہوا سنبل جانان پر ۴ عورتون کے سر کے باریک چھوٹے بال جو بڑھتے نہین ہین -
بالی بھولی ۱ چھوٹی کم عمر لڑکی ۲ بیوقوف کم عقل عورت -
بالی کی سوئیان - ا - وہ چھوٹے سخت ریشے جو گیہون اور جو کے خوشون کے گرداگرد ہوتے ہین -
بالی عمر - لڑکپن یا بچپن کی عمر - کم سنی
بالیدگی - (ف) مونث - نمو - روئیدگی بڑھنا - پیدائش - (فقرہ) جسم کی توانائی اور بالیدگی غذا پر موقوف ہے -
بالے میان - ا - مذکر - مسعود غازی (محمود غزنوی کے بھانجے) کا لقب ہے جو بمقام بہرایچ (اودہ) شہید ہوے انکی نام کی چھڑیان بھی کھڑی کیجاتی ہین (جانصاحب) گیا تھا گنگا مہاجن آتے ہی پہنچا بالے میان کے میلے - نہ ٹالے بالے تباؤ صاحب منگادو بالے مرے چھپڑ اکر -
بالے میان کی مینڈنی - ا - مونث وہ گروہ جو بالے میان کے مزار کو میلے کے زمانہ مین جاتا ہے (انشا) یون چلی اشکون سے چشم خونفشان کی مینڈنی - جیسے بہرایچ چلے بالے میان کی مینڈنی
بالے کی مان اور بوڑھے کی جورو کو خدا نہ ملے - ا - مقولہ یعنی اس عمر کا آدمی دوسرے کا محتاج ہوتا ہے پھر نہ بالے کو مان ملیگی - اور نہ بوڑھے کو جورو ہاتھ آئیگی -

بالین۔(ف۔ بال ین کلمہ نسبت) مذکر
۱ سرہانا۔(امیر) آے بالین پر جو مجھ بیمار
کے خوب رو ئی موت ڈا رہین مار
کے ۲ تکیہ (تکیہ مین پر بھرتے ہین) (تمنا)
ع بنمون کو مخلی بالین سے ہے دوران سر

بالین پرست۔(ف) (مجازاً) بیمار
آرام طلب۔

بام۔(ف)۔ مذکر ۱ کوٹھا چھت۔ بالا
خانہ ۲ مونث۔ ایک قسم کی مچھلی ۳ معترض
اس معنی مین بجاے بام کے دام بولا
جاتا ہے۔

بامِ مسیح۔ف (مجازاً) آسمانِ چہارم
بامِ نہم۔ف (مجازاً) عرش۔

بامب۔(انگ BOMB
۱۔ مذکر۔ بم کا گولا۔ گولا۔

بامداد۔ بامدادان (بامدادان مین
الف نون زاید ہے) تابع فعل صبح
سویرے۔ قبل طلوع آفتاب۔

بامن (ہ) مذکر برہمن۔ دیوتا کا
عالم وشنو جی کے ایک اوتار کا نام۔

بامھن (ہ)۔ مذکر۔ (عو) پنڈت
برہمن (جانصاحب) بامھن نے مجھسے
کہتے ہین پوتھی بیچار کے پھندے مین
تم پھنسو گے ابھی تین چار کے۔

بامن کی بیٹی کلمہ بھرے یا پڑھے
۱۔(عو) مسلمان عورتین نہایت خوش
ذائقہ اور سلونی چیز کی تعریف مین کہتی ہین
(فقرہ) استانی جی نے جس ہنڈیا مین ہاتھ
لگا دیا ایسی نکلی کہ بامن کی بیٹی ہو تو کلمہ
پڑھے۔

بامنی بامھنی۔(ہ) مونث ۱ برہمنی
عورت ۲ ایک کیڑا جسکی دم سرخ اور
جسم چمکتا ہوا ہوتا ہے ۳ کنول کے پھول
کا زرد زیرہ ۴ آنکھ کی ایک بیماری جس
سے پلکین گر جاتی ہین۔

بان۔(ع) مذکر ۱ ایک نازک خوشبودار
درخت جسکے بیج سے تیل نکالتے ہین
یہ درخت عرب مین ہوتا ہے ۲ بید مشک
کو بھی کہتے ہین۔ بعض فرہنگ نگارون
نے سہو سے درخت سہجنہ اور بکائن کی
معنی لکھے ہین۔

بان۔(ف) اسم کے آخر مین ملانے
سے ۱ صاحب۔ محافظ کے معانے دیتا ہے
جیسے۔ باغبان میزبان۔ دربان
۲ کبھی چلانیوالے کے جیسے۔ گاڑی بان

بان۔(س۔ صفت۔ ہ وان۔ تیر
راجہ بلی کے بیٹے کا نام) ۱۔ مذکر موبج
کی رسی جس سے چارپائی بنتے ہین (نیر
بنتھا کے پاس جو تو دل مرا جلائیگا۔ سہر
ایک بان جیتے کا تر سے کھٹولے کا) مذکر

آتشبازی - (میر) نالہ تا آسمان جاتا ہے
شور سے جیسے بان جاتا ہے ۷ مونث
طور ڈھنگ - مزاج - خاصیت - آن
کے ساتھ بطور تابع کے بولا جاتا ہے
۸ مونث (دہلی) عادت - ڈالنا - پڑنا
سیکھنا کے ساتھ (فقرہ) جیسی بان
ڈالو گے ویسی پڑ جائیگی ۹ ایک قسم کی ہوائی
جو اگلے زمانے کی لڑائیون مین دشمن کیطرف
پھینکتے تھے (مصحفی) جلن مرغ صبح بولا
صدمہ یہ دلکو پہنچا - جیسے کسی نے میری
چھاتی پہ بان مارا - یہ لفظ اگن بان کا مخفف
ہے اگن بمعنی آتش - بان بمعنی تیر ۱۰ مذکر
بڑا جوار بھاٹا جو دریاؤن مین آتا ہے
۱۱ مونث (ہندو) مانجا - مائیان شادی
سے کچھ روز پہلے دولھا دلھن کے ساتھ
ایک رسم برتی جاتی ہے کہ وہ کسی مکان
کے گوشہ مین بٹھادئے جاتے ہین
(بٹھانے کے ساتھ) ۱۲ مذکر - تیر تکا
خدنگ ۱۳ زخمی جانور کے خون کے
نشانات -

بان بان کرنا - ا - لازم - بکواس
کرنا - بیہودہ بکنا -

بانِ وار - ۱ مذکر - ہوائی پھینکنے والا
۲ (مجاز) وہ مسلح سپاہی جو حفاظت کیلئے
سواری کے ساتھ رہتا ہے (رشک)
نہ وہ رکھتا ہے سواری مین نہ دروازے پہ
پر - باندارون مین ٹھکانا ہے نہ دربانون مین

بان ڈالنا - ا - لازم - دہلی - عادت ڈ
ڈالنا - سدھانا - خوگر کرنا -

بانا - (ہ) - عم - متعدی - کھولنا (فقرہ)
اُس نے منہ بانا -

بانا - (ہ) ۱ مذکر - پوشاک - لباس ۲
تانا کے خلاف یعنی وہ تار جسے جولاہے
کپڑے کے عرض مین بنتے ہین ۳ ریشمی
دھاگا جو بننے اور سینے مین استعمال
کیا جاتا ہے ۴ وردی - وضع بھیس
(داغ) جگر پر داغ سینے پہ نشان ہین
اُنکے چھلے کے یہی عاشق کا تمغا ہے
یہی بانکے کا بانا ہے ۵ شکل صورت
رنگ ۶ طلائی - نقرئی ریشمی ڈورا جو بہادر
آدمی اپنے ایک پاؤن مین دلاوری
ظاہر کرنیکے واسطے باندھتے ہین (اترنا
اور پڑنا کے ساتھ) (بحر) بس اب زندگی
بیڑیون مین کٹیگی - نہ اُتریگا پاؤن سے
بانا ہمارا (قلق) بانا پڑا ہے یار کے
پائے نگاہ مین - ڈورا نہین ہے سرمے
کا چشم سیاہ مین (برق) ساتھ مہندی کے
پر نہ چھوڑا قاتل سفاک کا - پاؤن مین
بانا پڑا ہے حلقہ فتراک کا ۷ حرفہ پیشہ
ہنر (ناسخ) حقارت سے نظر کرتے ہو

کیا چاک گریبان پر۔ نہ سمجھو مفلسی ہم عشق
باز ذ نکا یہ بانا ہے ۵ ایک قسم کا آلۂ حرب
جسکو لڑائی مین دونون ہاتھون سے پکڑ
کے پھراتے ہین ۹ ایک قسم کا لوہے کا
ڈول جس سے آبپاشی کیواسطے پانی
نکالتے ہین نا دھاگون کا چھلا جو کبوتر کے
پاؤن مین ڈالتے ہین۔

بانا اترنا۔ دیکھو بانا نمبر ۶۔

بانا باندھنا۔ ا۔ لازم ۱ دعوی
کے ساتھ کسی کام کا بیڑا اٹھانا۔ ذمہ لینا
(بحر) سر اٹھایا بہت آشفتہ سری مین ہم
نے۔ بیڑی پہنی کہ فن عشق مین بانا باندھا
۲ ہتھیار بند ہونا ۳ تیار رہنا۔ کمر باندھنا ۴
کسی کام مین بیشل ہونیکا دعوے کرنا ۵
شرط بدنا۔

بانا بدلنا۔ ا۔ لازم۔ لباس تبدیل
کرنا بھیس بدلنا۔ روپ بھرنا۔

بانا پڑنا۔ دیکھو بانا نمبر ۶

بانات۔ (ف) مونث۔ ایک قسم کا
اونی کپڑا جو دبیز اور گرم ہوتا ہے۔

باناتی۔ ا۔ صفت۔ بانات کا بنا ہوا
۲ بانات کے رنگ کا۔ بہت سرخ رنگ کا

بانبی۔ (ھ نون غنہ) مونث ۱ سوراخ سانپ
کا۔ (بحر) جواب ہو نہ سکا تیری زلف
کی لٹ کا نکل کے سانپ نے بانبی
سے لاکھ سر پٹکا۔

بانٹ۔ (س۔ بانٹ تقسیم کر) ا۔ مونث
۱ بانٹنا کا حاصل مصدر ۱ تقسیم ۲ بٹوارہ
(داغ) غیر کی قسمت سے ہوئی ہین کم
نصیب۔ بانٹ کیسی تھی یہی تقسیم
کیا ۳ خارج قسمت۔ حاصل قسمت ۴
حصہ ۵ (گنجفہ بازونکی صطلاح) تاش
یا گنجفے کے پتون کی تقسیم ۶ وہ چارہ
دانہ جو گائے کے سامنے دودھ دوہتی
وقت رکھ دیتے ہین ۷ (لکھنؤ) سنگ ترازو
پتھر لوہے وغیرہ کے وہ آلات جن سے
تولتے ہین دہلی مین بٹ یا باٹ کہتے ہین

بانٹا۔ مذکر حصہ۔ بٹوارہ۔ تقسیم۔

بانٹ بونٹ کر۔ تقسیم کرکے۔

بانٹ چونٹ (س) حصہ تقسیم

بانٹ چھل۔ خارج قسمت۔

بانٹ چونٹ کر۔ (عو) دے دلاکر
تقسیم کرکے (الحقوق والفرائض) عرب کے
لوگون نے پاسون کی جگہہ کچھ تیر بنا رکھے
ہین اور انسے طرح طرح پر جوا کھیلتے۔
مثلاً اونٹ ذبح کیا اور انہی تیرون سے
گوشت کی بانٹ چونٹ کی۔

بانٹ دینا۔ متعدی (گنجفہ بازونکی
صطلاح) پتون کا تقسیم کرنا ۲ تقسیم کردینا

بانٹ کھانا۔ ا۔ لازم۔ تقسیم کرلینا

(بحر) گو سگ دنیا ہوں پر تنہا خوری
مجھ میں نہیں ہکڑا اگر ٹکڑا بانٹ کھایا جو تغیّر
ہوگیا۔

بانٹ لینا۔ ۱۔ لازم تقسیم کر لینا۔
بانٹنا (ھ) متعدی۔ تقسیم کرنا حصّہ
لگانا۔

بانٹیا (ھ) مذکر۔ عم ۱ واسطہ۔
مطلب۔ علاقہ ۲ سبب۔ باعث موقع
بانجھ۔ (ھ۔ بانجھ) صفت۔ وہ عورت
جسکے حمل نہ رہے (جانصاحب) سوت
کی بھی نہ کھائی بانجھ دنیا سے چلی ۲ اوسر
شور۔ وہ بنجر زمین جسمین کچھ پیدا نہیں
ہوتا۔

بانجھ اچھی الوانجھ بُری۔ ا۔ مثل بانجھ
اُس عورت کو کہتے ہین جسکے کبھی بچہ نہ پیدا
ہو (اور الوانجھ وہ عورت جو ایکبار بچہ
جنکر پھر نہ جنے) صاف انکار کر دینا بہتر
ہے بمقابلہ اُسکے کہ امید دلائی جائے اور
وہ پوری نہو۔

بانجھ بیائی سونٹھ اُڑائی۔ ا۔ مثل۔
(طنزاً) کسی بے لیاقت کے کامیاب نے
پر کہتے ہین۔

بانجھ۔ (س) مونث تجارت۔
بانجھر (ھ) مذکر (عم) بنجر۔
بانچنا (ھ) ۱ متعدی۔ عم ۱ پڑھنا
مطالعہ کرنا ۲ لازم محفوظ رہنا۔ بچنا۔
بانچی (ھ۔ بغیر اعلان نون) مونث۔
ایک چھوٹی کنکیا۔
بانچھا (ھ۔ بغیر اعلان نون) عم۔ خواہش
ہوس۔
باندا۔ (ھ بغیر اعلان نون) مذکر۔ وہ پودہ
جو اور درختوں پر پیدا ہوتے ہین (لگنا کے
ساتھ) (حاجی قلقول) کھوپڑی مین باندا
لگے آم کیطرح گمڑیان۔
باندرنی۔ باندری (ھ) مونث۔ حم
دیکھو بندریا۔

باند غلام ا۔ زر خرید۔
باندھ (س) مذکر ۱ بندھن۔ (بیاہ
زنقرہ) باندھ مضبوط بندھا تھا چھری
پانی نہ رک سکا ۲ پشتہ ۳ قید ۴ گھٹا
باندھا جانا۔ لازم گرفتار رہنا۔
(آتش) نہ خواندہ شرح شوق جلا کے کیوں
خطوط باندھے گئے وہ جو کر سے نامہ
بر کھلے۔

باندھ رکھنا۔ باندھکے رکھنا۔ متعدی
قید کرکے رکھنا۔ زبردستی روکنا (ذوق)
ہل سکیں پھر نہ جگہ سے کبھی گر باندھ کین
ایکستار نگہ دُہر سے شو بیل دمان (قدر)
عشق تبان مین باندہ کے رکھو نہ رہ سکونت
خو گر ہوا سکونت کہسار کا مزاج۔

باندھ کیسہ کھا ہریسہ - ا - مثل (ہریسہ ایک قسم کا کھانا جسکو حلیم کہتے ہین) منشا یہ ہے کہ روپیہ اگر اپنے پاس ہے تو جو چاہو کھاؤ پیو - روپے سے سب کام نکلتے ہین

باندھ لنگوٹی - ا - مونث - نام ایک قوم کا جو بندیلکھنڈ مین پائی جاتی ہے -

باندھنا - (س - باندنا) ا - متعدی ۱ کھولنا کے خلاف - تلے اوپر رکھنا جوڑنا ملانا (فقرہ) سنی ہاتھ باندھکے نماز پڑھتے ہین ۲ کسنا (ذوق) یہ بہتان کس نے افشائے محبت کا بیان باندھا - جو بعد از مرگ میرے منھ کو تونے بدگمان باندھا ۳ زنجیر یا رسی یا کسی چیز سے لپیٹنا - کسی چیز کو لپیٹنا - ع - کفن مثل حباب اے ذوق ہم نے سر سے پان باندھا ۴ صحیح مقام پر بٹھانا - جمانا - ملانا - چڑھانا - جیسے ہڈی کا باندھنا ۵ مقرر کرنا - جیسے - شرط باندھنا ۶ رکھنا - دھرنا - جیسے پیش باندھنا ۷ لگانا - جیسے بہتان باندھنا ۸ ایک قطار مین کرنا - ترتیب دینا - جیسے صف باندھنا ۹ تعمیر کرنا جیسے پل باندھنا ۱۰ روکنا - بند لگانا - جیسے پانی باندھنا ۱۱ بنانا جمع کرنا - صورت بنانا - جیسے لڈو باندھنا ۱۲ (تار کے ساتھ) سلسلے وار کرنا - (ذوق) ترا ہنستا جو یلدا آیا بر نگ قہقہہ مینا - تو مین نے تاماک رونے کا لے سے ہچکیان باندھا ۱۳ عمدہ منظر بنانا - کیفیت دکھانا جیسے سمان باندھنا ۱۴ قید کرنا زبردستی کرنا (داغ) کیا قاصد نافہم کو مین باندھ کے بھیجون - وہ تو نہین جاتا نہین جاتا نہین جاتا ۱۵ لکھنا بیان کرنا - نظم یا نثر مین لانا - جیسے مضمون باندھنا ۱۶ افسردہ کرنا (دل کے ساتھ) (ذوق) ترے جوڑے کے کھلنے نے مراد دل ستان باندھا - عجب عقدہ کشا نے عقدہ وہان کھولا یہان باندھا - ۱۷ کسی کام کو سلسلہ وار کرنا (ذوق) نہ جھاڑا غیر کو ہر گز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا مجھی پر گالیون کا جھاڑ تونے بدزبان باندھا ۱۸ کسی کام کا مسلسل کرنا یا ہونا - (ذوق) اڑا دینگے دھوئین اک آن مین اس چرخ گردان کے اگر حکم دھوئین نے دل کے زیر آسمان باندھا ۱۹ جمانا - جیسے آسن باندھنا ۲۰ بٹھانا جیسے خیال باندھنا - سیدھ باندھنا ۲۱ بدنا - جیسے شرط باندھنا ۲۲ تشخیص کرنا قائم کرنا - قرار دینا - لگانا - تجویز کرنا مقرر کرنا - جیسے محصول باندھنا - نہر باندھنا ۲۳ سوچنا - جیسے خیال باندھنا ۲۴ کسی خیال کا دل مین جگہ دینا - جیسے بیر

رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶ اے ۱۰۰۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست   غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست
آزادہ دلان اسیر دام دگرند   بیگانہ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اُردو

مرتبہ

خاکسار نورالحسن نیرؔ بی اے ال ال بی (اڈیٹر)

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹا نالہ۔ لکھنؤ

باہتمام
حامد حسن علوی منیجر

قیمت سالانہ قسم اعلیٰ ۸/
قیمت سالانہ قسم ادنیٰ ۲/
قیمت فی نمبر قسم اعلیٰ ۱/
قیمت فی نمبر قسم ادنیٰ ۱۲/

نیر پریس پاٹا نالہ لکھنؤ میں طبع ہوا۔

(کتبہ سید محمد نواب معکوس نویس لکھنوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۱۰ | یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | جلد ۱

(۱) ہاپل اور گھاپل بفتح یای تحتانی (۵) امور مشورہ طلب
حضرت حی ۔ مولف نوراللغات ۱۹
(۲) بہجی کارآمد باتین (۶) تازہ غم
سید وزارت علی صاحب ۹ سحر ۲۰
(۳) تصرف باعراب (۷) انتخاب اودہ پنچ
حضرت شادان بلگرامی ۱۰ ماخوذ ۲۱
(۴) جوابات امور مشورہ طلب (۸) روح سخن
حضرت شادان بلگرامی ۱۷ ۲۹

نوراللغات ۱۴۵/۱۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۱ جلد ۱ — یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

پایل و رگھایل بفتح یای تحتانی

میرے مضمون زیر سرخی مسطورۃ الصدر کی بابت اسوقت تک دو مضمون
میری راے کے خلاف شایع ہوئے اسکے شیوع کے قبل مین نے مولف نوراللغ
کے امور مشورہ طلب کے جوابات لکھنا شروع کر دیے تھے انکے اختتام
نوبت نہ آنے پائی تھی کہ سخت علالت مین مبتلا ہو گیا جسکا سلسلہ ابتک
کچھ نہ کچھ جاری ہے کچھ افاقہ ہونے پر اپنے ناتمام مضمون ہی کو مکمل کرکے
پہلے ادیب اردو کی نذر کرنا مناسب سمجھا۔ چنانچہ اس کام سے فارغ ہو گیا
اور خیال ہوا کہ اب اپنے مضمون کے خلاف مضامین کی بابت کچھ عرض کرو
پہلا مضمون ادیب اُردو یکم مارچ سنہ ۱۹۲۱ء جلد (۱) نمبر ۳ مین
میرے عنایت فرماے قدیم عالیجناب مرزا شریف قدر بہادر
زاد عنایتہ کا ہے جنھون نے نہایت سنجیدگی اور نیک نفسی
اختلاف فرماکر وہ اصول تحریر فرمائے جو اپنے نزدیک
اپنے اختلاف راے کی بابت کافی سمجھے۔ اب رہا یہ کہ ان امور
کی بابت جو باتین میری سمجھ مین نہین آئی ہین وہ ہر وقت جناب ممدوح سے دریافت

کر سکتا ہون۔ بالفعل اسکی چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی بشرط فرصت کسی اور موقع پر مستفید ہونگا۔

دوسرا مضمون ادیب اُردو یکم اپریل ۱۹۲۱ء جلد (۱) نمبر ۴ مین میرے کرم فرمائی جدید جناب صفدر مرزا پوری کا ہے جسمین نہایت قابلیت اور ذہانت صرف کرکے خوب خوب شدید قلم کی جولانی دکھائی گئی ہے اور میری تحریر پر ایسی ایسی گرفت کی گئی ہے کہ گویا بزعم خود اُسی سے مین لاجواب کر دیا گیا ہون مگر چونکہ میرے خیال خام مین ابھی یہ تحریر مضمون نگار کی ایسی نہین ہے جس سے پایل اور گھایل مین یائے مفتوح کو غلط تسلیم کرکے ہمزہ مکسور ہی کا دم بھرا جائے اسلیئے اسکی بابت کچھ سمع خراشی کی ضرورت ہے۔

پہلے گستاخی کی معافی چاہ کر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ جو حملے میری تحریر پر کیئے گئے ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس پر بخوبی غور نہین فرمایا گیا یا خدا نخواستہ فہم مبارک مین نہین آئی۔ کیونکہ قریب قریب سب سوالون کا تو خود اُسی مین موجود ہے۔ بعض الزام ایسے لگائے گئے ہین جنکی کوئی وجہ سمجھ مین نہین آتی۔ نہین معلوم مین نے اپنے مضمون مین کہان پر لکھا ہے کہ ناسخ و آتش نے ہمزہ مکسورہ کے ساتھ گھائل لکھکر غلطی کی ہے یا یہ کہ امیر۔ داغ۔ جلال نے گھائل کا قافیہ دل کے ساتھ نہ لکھنے مین بحر کی مستحسن تقلید کی ہے۔ مین کمبخت تو یہ بھی نہین جانتا کہ مستحسن یا غیر مستحسن تقلید کیسی ہوتی ہے۔ مین نے تو اپنے مضمون مین شعرائے مذکور وغیرہ کا استاد کے تصرف یا اصلاح کو مستحسن تسلیم کرکے کم و بیش اُنکی تقلید کرنا بیان کیا ہے۔ کم و بیش کے لفظ پر غور نہ فرمایا گیا۔ کم تقلید کو جلال۔ امیر اور داغ سے نسبت ہے یعنی انہون نے صرف دل اور بسمل وغیرہ کے ساتھ گھایل کو قافیے مین لانے سے احتیاط کی مگر بفتح یا قافیے مین باندھا نہین۔ اور بیش یعنی پوری ہی تقلید کو تسلیم۔ دل اور اشرف لکھنوی سے نسبت ہے کہ اُنھون نے دونون باتین کین یہ بات میرے علم کی ہے مگر اہل خلاف اسکو مانتے کیون لگے جبکہ یہی ثبوت تک سے اعراض کیا جاتا ہے اسی وجہ سے اپنے ذاتی علم کے ثبوت مین بیش یعنی

پوری تقلید کرنیوالون کے اشعار مثالیہ پیش کر دئے گئے اور کم تقلید کرنیوالون کے کلام کا حوالہ دیدیا گیا ہے کہ انکے دیوانون مین دل اور بسمل وغیرہ قافیون کی غزلین نکال کے اطمینان کرلیا جائے کہ گھایل کے قافئے سے احتیاط کی ہے یا نہین۔ تعجب ہے کہ باوجود اس ثبوت کے مضمون نگار صاحب کو میرا علم جسکو وہ خیال سمجھے ہین صحیح نہین معلوم ہوتا۔ بہتر ہوتا اگر اس خیالی خیال کے صحیح نہ معلوم ہونیکی کوئی وجہ مدلل و معقول بھی ارشاد فرما دیتے۔ مجھے اپنے مضمون مین یہ بھی کہین نظر نہین آتا کہ شوق نیموی کے اعتراف کو بحر کی تقلید کے لیے کافی سمجھا ہو۔ البتہ اپنے اس علم کی شہادت مین کہ بحر نے گھایل کی اصلاح کی اور شعرائے مذکور الصدر نے کم و بیش انکی تقلید کی ایضاح کا حوالہ دیا ہے کہ شوق نیموی نے بھی جو اس واقعے سے آگاہی رکھتے تھے اس اصلاح و تقلید کا اعتراف کیا ہے جسکی نسبت تحریر فرمایا گیا ہے کہ (مضمون نگار گھایل بفتح یا کے متعلق شوق نیموی کے اعتراف کو بحر کی تقلید کے لئے کافی سمجھتے ہین) اگر ایسا ہوتا تو بحر کی ہمعصر اہل زبان اساتذہ جنکا پایہ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کہنہ مشقی اور کمال مین میرے مہربان مضمون نگار کے استاد الاستاد حضرت امیر سے کم نہین اُنکے اشعار مثالیہ ثبوت تقلید کے لئے کیون پیش کئے جاتے جن سے بالکل اعراض کرکے میرا ثبوت کم زور اور اپنا خیال قوی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب زرا تکلیف فرماکے ایضاح کو ملاحظہ فرما لیا جائے کہ میرا ذاتی علم جو خیال تصور فرمایا گیا ہے اُسکی شہادت اُس مین ملتی ہے یا نہین

مین اپنے مضمون مین یہ بھی کہین نہین پاتا کہ ثقات کے لئے یہ قید ہے کہ وہ شاعر نہ ہون اور قافیہ بندی کی ضرورت سے بے نیاز ہون۔ نہین معلوم یہ فقرہ کہان سے اخذ کیا گیا ہے۔ ایک فقرہ یہ بھی تحریر فرمایا گیا ہے کہ (بحر کے گھایل لکھدینے کے بعد جلال نے جمہور فصحائے لکھنؤ کا اتفاق یکسر یا ظاہر کیا) غالبًا اس سے مضمون نگار صاحب کو یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ جلال کا بحر کی کچھ بھی تقلید کرنا یا گھایل کو بفتح یائے تحتانی تسلیم کرنا غلط ہے۔ مین نے جو اپنے مضمون مین لکھا ہے کہ حضرت جلال لکھنوی نے بھی اپنے لغت سرمایۂ زبان اُردو مین گھایل کے بیان مین اسکا ذکر کیا ہے الخ جس پر یہ فقرہ جمایا گیا ہے

اگر تکلیف فرما کے سرمایۂ زبان اردو کا ملاحظہ فرمایا جاتا تو معلوم ہو جاتا کہ جہان انھون نے تنبیہ کے آخر مین اتفاق جمہور فصحا ظاہر کیا ہے وہان اُسکے اوپر کیا لکھا ہے اُس سے استاد بحر کی نسبت انکی عقیدت کا کیا پتا لگتا ہے۔ آیا بحر کی اس صلاح سے انحراف کیا ہے۔ ہرگز نہین بلکہ بحر کے عندیے کو زد رکیساتھ یون واضح کیا کہ (جناب شیخ امداد علی بحر مغفور کہ ارشد تلامذہ مین سے جناب شیخ ناسخ مرحوم کے تھے وہ اس لغت کو یائے تحتانی کے فتحے سے صحیح فرماتے تھے اور صندل و مخمل وغیرہ کے قافیے مین لاتے تھے چنانچہ انکے کلام مین گھایل صندل اور مخمل وغیرہ کے قافیے مین موجود ہے جسکا جی چاہے دیوان مین انکے دیکھ لے) اب رہا آخری فقرہ کہ لیکن اتفاق جمہور فصحاے لکھنؤ کا لغت مذکور مین یاے تحتانی کے کسرے ہی پر ہے - یہ اُنکے پرانے جمے ہوے خیال کا اثر ہے - گھایل کی دونون صورتون مین یعنی بفتح یاے تحتانی یا بکسر ہمزہ کسی کے غلط یا صحیح ہونیکی بابت انھون نے اپنی خاص رائے ظاہر نہین کی اور نہ اُسکا چہرہ تحریر فرمایا حالانکہ ایسی مختلف فیہ صورت مین اسکی ضرورت تھی - اسکی وجہ یہی ہے کہ انکی حالت اس لفظ کے چہرے کی بابت مذبذب تھی نہ بفتح یاے تحتانی ہی قافیے مین لا سکتے تھے اور نہ بکسر ہمزہ - یہی حالت امیر و داغ کی تھی جو مین اپنے مضمون سابق مین ظاہر کر چکا ہون - پس جلال کا آخری فقرہ یعنی اتفاق جمہور فصحاے لکھنؤ کا یاے تحتانی کے کسرے ہی پر ہے مضمون نگار صاحب کے موافق کون ساز بردست ثبوت ہو سکتا ہے - علاوہ اسکے گستاخی معاف جلال کا اتفاق جمہور فصحا لکھنا ہی ایک حد تک درست نہین جبکہ اُنکے ہم پلہ معاصرین فصحاے لکھنؤ جناب تسلیم دہلوی و اشرف لکھنوی وغیرہ اس اتفاق کے بالکل خلاف تھے ایسی حالت مین جمہوریت کب باقی رہی -

چند سوالات بھی ایسے ہی کئے گئے ہین جیسے حملون اور گرفتون کا اوپر بیان ہوا - اُنکے جوابات فرد اً فرداً دینا بیکار کی طوالت اور پیارے ادیب اردو کے قیمتی صفحات کو ناحق سیاہ کرنا ہے - اسی قدر لکھنے مین طول ہو گیا -

اب مین صیحیح صیحیح یہ غرض ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ مین نے اب تک جو مضامین لکھے اور آئندہ لکھونگا اُن سے ہرگز میرا یہ منشا نہین کہ صاحب نور اللغات یا

کوئی صاحب خواہ مخواہ میرے خیال کی تقلید کرین - البتہ میرا جو خیال ہوگا اُسکو ضرور آزادی کے ساتھ حتی الامکان مع وجوہ و دلائل ظاہر کرونگا پھر چاہے کوئی اسکو مانے یا نہ مانے - اور میرے جس خیال کی معقول و کافی تردید کردی جائیگی اسکے خود مان لینے مین بھی عذر نہ ہوگا - اس امر کے اظہار کی اسلیے ضرورت معلوم ہوئی کہ میرے دوست مضمون نگار صاحب کی تحریر سے مترشح ہوتا ہے کہ میرا منشا ایسا ہے جو اوپر مذکور ہوا - استغفر اللہ میرا ہرگز یہ منشا نہین - البتہ مضمون نگار صاحب کا یہ منشا ضرور ہے کہ مولف نور اللغات اُنکے خیال کے پابند رہین - یہ بات اس سے صاف ظاہر ہے کہ میرا مضمون اپنے خیال کے خلاف دیکھکر گھبرا اُٹھے کہ کہین مولف نور اللغات اپنے لغت مین پایل اور گھایل کو بفتح یائے تحتانی نہ لکھدین چنانچہ تحریر فرماتے ہین کہ (تمام اہل لغت تا امکان شعرا کے کلام سے سند دیتے ہین - اب صاحب نور اللغات کا جو حشر ہو) پھر ہدایت ہوتی ہے کہ (پائل پہا کا ہے ہندو ونمین زیور کا نام ہے صاحب نور اللغات دریافت فرمالین اُنکا لہجہ اور املا کیا ہے) پھر ارشاد ہوتا ہے کہ (مضمون نگار "مین" نے پل کی تعریف لکھ اُسکی پابندیان بھی قلم بند کی ہین مگر صاحب نور اللغات کی تحقیق اور متفقہ فیصلے کی اشاعت تک یہ کہا جا سکتا ہے اردو مین الخ)

مضمون نگار صاحب کو ناحق اسقدر فکر ہے بحث کا سلسلہ جاری ہے مولف نور اللغات یا اور ذی فہم اصحاب آخر مین خود کچھ نہ کچھ اپنی رائے قایم کر لینگے - اب ایک آخری فقرہ اس بحث کے متعلق مضمون نگار صاحب کا بڑے مزے کا یہ ہے کہ (بحر کا بیشک ممتاز درجہ ہے مگر ان سے زیادہ ناسخ و آتش کا جناب جلال کا یہی درجہ مسلمہ ہے ماننے نہ ماننے کا ہر شخص کو اختیار ہے) اس سے معلوم ہوا کہ زمانے کے قرب و بعد کے لحاظ سے شعرا کے لئے نمبر وار درجے مقرر ہین جسکو جتنا بعید زمانہ گزرتا جاتا ہے اتنا ہی اُسکا درجہ ممتاز ہوتا جاتا ہے جبھی ناسخ و آتش کا درجہ اول - بحر کا دوم اور جلال کا سوم خیال کیا گیا ہے مگر میرے نزدیک ایسا نہین ہر استاد کہنہ مشق و کامل فن کو اُسکے مستند ہونیکی حدتک بلالحاظ زمانہ قریب و بعید مستند اور اُسکا درجہ مسلم سمجھتا ہون - اختلاف رائے ظاہر کرنیکا

یہ مطلب نہین کہ جس سے کسی امر مین اختلاف کیا جائے استاد [illegible]
میرا مضمون (ابل) کی نسبت اسی ادیب اردو یکم مارچ [illegible] جلد (۱)
نمبر ۳ مین ملاحظہ ہو خود بحر کی رائے سے اختلاف کیا ہے تو کیا نعوذ باللہ مین اپنے
استاد کو نہین مانتا ہون - جلال بہی میرے ایک لایق استاد بہائی تھے آپکی ذات
بہی قابل فخر ہے -

المختصر گو اختصار کا بہت لحاظ رکہا گیا تاہم مضمون نگار صاحب کی تحریر نے
اسقدر سمع خراشی کے لیے مجبور کیا اب مین اصل بحث کی طرف رجوع کرتا ہون
مین نے جو اپنے مضمون مین یل کی بابت کلمے کا لفظ استعمال کیا اسپر اعتراض
ہے کہ اردو مین ی - ل بصورت یل کوئی کلمہ نہین یہ حرف دوسرے لفظ کے
ساتھ ملکر مختلف معنی پیدا کرتے ہین - اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ جناب جلال
جنکا درجہ مسلمہ تحریر فرمایا گیا ہے اور ہے ہی انہین کے مولفہ [illegible]
کا دوسرا باب ملاحظہ ہو اُسمین اس قسم کے دو حرفی سہ حرفی وغیرہ الفاظ
کو جو کسی لفظ کے ساتھ مل کر کسی معنی کا فائدہ دیتے ہین انہون نے کیا لکھا ہے اگر
اسپر بھی تسکین نہ ہو تو خاص یل کو بھی اُسی مین دیکھکر پورا اطمینان کر لیا جاسے کہ
اسکو بہی کلمہ لکھا ہے یا نہین - اور اس صورت مین بہی اگر مرغا [illegible] ہی ٹانگ کا
کہا جائے تو پھر اسکے لئے ہشت خود جناب کا وہی فقرہ ہے کہ (جناب جلال
کا بھی درجہ مسلمہ ہے ماننے نہ ماننے کا ہر شخص کو اختیار ہے) خیر یہ بہی ایک معمولی
اعتراض منجملہ اور اعتراضون کے تہا الحمد للہ کہ یل کی بابت جو دو صورتین مین نے
لکھی تہین وہ تسلیم کر لی گئین گو اپنی سخن پروری کے لیے دوسری صورت مین
یہ استثنائے الف،، بڑہا کر ایک تیسری صورت کی اور شاخ لگا دی گئی کہ
(ی کے ماقبل الف ساکن ہو تو ی مکسور ہو کر ہمزہ مجہول کی آواز پیدا کر لیگی جیسے
گہائل - پائل - گگرائل) یہ مصنوعی شاخ انشاء اللہ جلد خشک ہو کر اصل ہی
شاخین سر سبز رہینگی - اسکے بعد پہر یہ بہی حکم لگا دیا گیا ہے کہ (اگر اردو مین کوئی
لفظ اس قافیہ و وزن پر لیا ہو جسکے آخر مین ی - ل اسلی ہون یا شریک کئی گئی
ہون اُنکا استعمال بہی مثل گہائل - پائل - گگرائل کے ہمزہ مکسور کے ساتہ ہو گا جیسے

پایل اور پائل (بھی) اسکے خلاف ہون کہ اصل اور شریک کئے ہوئے ی۔ل
[illegible]یل کی ایک حالت ہو مگر بنظر اختصار شریک کئے ہوے "یل" کی بحث مین
ابھی اس بحث کو شامل نہ کرونگا۔ ہان گگرایل مین جو ی۔ل مثل پایل اور گھایل
کے تصور کرکے ایک مثال اپنے خیال کی تائید مین بڑہائی گئی ہے اسکی نسبت
اتنا عرض کرنا ہے کہ مضمون نگار صاحب نے تھوڑی سی مشابہت پر نظر کرکے
گویا ہاتھی اور نیل مرغ کو ایک نوع سمجھ لیا۔ گگرایل مین الف۔ی۔ل۔ تین حروف
شریک کئے ہوئے ہین نہ کہ ی۔ل مثل پایل اور گھایل کے۔ ترکیبا گگرایل کی
نوع کا لفظ "مہایل" ہے گگرایل ندی کی نسبت یہ خیال ہے کہ باولے کتے کا کاٹا
ہوا مریض انمین نہانے سے اچھا ہو جاتا ہے اسلیے اس ندی کا یہ نام ہوا۔ گوکر سندی
مین کتے کو کہتے ہین۔ اور مہایل اُس درندے اور خاص کتے کو کہتے ہین جو نہایت
بیباکی سے صید پر منہ ڈالتا ہو۔ اس سے میری غرض یہ ہے کہ پایل اور گھایل
کی مثال مین گگرایل یا مہایل کی مثال دینا بے سود ہے اسکی ترکیب جداگانہ ہی۔

اب مین اس بحث کو ختم کرکے اپنے مہربان مضمون نگار ہی کے منہ فیصلہ
ہو جانا مناسب سمجھتا ہون۔ انہون نے مؤلف نوراللغات کو ہدایت فرمائی
ہے کہ (پائل بھاکا ہے ہندوونمین زیور کا نام ہے صاحب نوراللغات دریافت
فرمالین انکا لہجہ اور املا کیا ہے) مین نے اُنکے اصرار اور اپنے محب صادق مولف
نوراللغات کی تکلیف پر نظر کرکے خود ہی یہ کام اپنے ذمے لیا اور بھاکھا کے چند
عالمون سے دریافت کیا مگر نہین معلوم کیون انہون نے اسکا لہجہ اور املا میرے
خیال کے مطابق لہجہ पा य (پایل بفتح یاے تحتانی) بتایا۔ اس زبانی ثبوت
کو کافی نہ سمجھکر مین نے بھاکھا کے کوشون "لغات" سے جب اسکی تحقیق کی تو
اُن سے بھی وہی لہجہ اور املا ثابت ہوا۔ چونکہ گھایل بھی بھاکھا ہے اور پایل۔ گھایل
دونون سگے بہن بھائی ہین اسلئے خیال گزرا کہ ساتھ ہی ساتھ دونون کی تحقیق
مضمون نگار صاحب کے کہنے کے بموجب ہو جائے تو بہتر ہے تاکہ ایک ہی فیصلہ
دونون کے لئے ناطق ہو کر یہ بکھیڑا ایک جائے۔ اتفاق سے وہی کیفیت اسکی
بھی نکلی۔ پنڈتون کے کہنے اور بھاکھا کوشون "لغات" کی تحریرون سے یہی

ہم ۹ ۱۱ (گہایل بفتح یائے تحتانی) ہی ثابت ہوا - اب ذرا میرے مہربان
مضمون نگار بھی بہاکہا کے قابل عالمون اور نیز اُسکے کوشون "لغات" سے
تحقیق فرمالین تو پھر پورا اطمینان ہوجائے - بعد اسکے آپکی خدمت مین میری
گزارش ہوگی کہ اب ارشاد ہو کہ ان الفاظ مین بجائے یائے مفتوحہ ہمزۂ مکسور
کب اور کیونکر داخل ہوا اور انکا چہرہ تبدیل ہونیکی وجہ جو مین اپنے مضمون سابق
مین لکھ چکا ہون وہی ہے یا کوئی اور - اگر اور ہو تو ظاہر فرمائی جائے بشرط معقولیت
مین اُسکے تسلیم کرنیکے لیے تیار ہون - اُسوقت یہ بھی سوال ہوگا کہ یل سے مرکب
الفاظ مین یے کے ساکن اور مفتوح ہونیکی بابت جو دو صورتین مین نے ظاہر
کین اُنکے علاوہ تیسری صورت کہ (ی کے ماقبل الف ساکن ہو تو ی مکسور
ہوکر ہمزۂ مجہول کی آواز پیدا کریگی) جو ارشاد فرمائی گئی ہے یہ ان بہاکہا الفاظ
مین خواہ مخواہ ہمزہ مکسور ٹھونسے رہنے اور اپنے خیال کی تائید کی غرض سے ہے
یا اصل الفاظ کے چہرے سے بھی پیدا ہوتی ہے - اب مین اپنے دوست مضمون
نگار کی آسانی کے لیے بالفعل بہاکہا کے دو کوشون "لغتون" کے نام بھی بتا
دیتا ہون تاکہ انہین ملاحظہ فرمالین اول شبدارتھ پارجات مؤلفہ اڈیٹر حیدری
دوارکا پرشاد شرما مطبوعۂ الہ آباد - دوم شری دھر بہاشا کوش مؤلفہ پنڈت
شری دھر ترپاٹھی - اور اگر جی چاہے تو ذرا پریکٹکل ڈکشنری مطبوعۂ آگرہ آباد
مین بھی دیکھ لین کہ پایل کا چہرہ انگریزی مین صفحات [illegible] ۲۸ اور گہایل کا
۲۷ [illegible] لکھا ہے یا نہین جو بالکل اصل کے مطابق ہے - ذرا بھی ہمزۂ مکسور کا
شبہہ اور انکی اردو قافیہ بندی کا لحاظ نہین جس سے وہی خیال پختہ ہوتا ہے جو
مین اپنے مضمون سابق مین ان الفاظ کا چہرہ بگڑ جانیکی نسبت ظاہر کرچکا ہون
افسوس مین اسوقت ایک ایسے مقام پر ہون جہان ہر قسم کی کتابین
اب کمیاب ہین ورنہ بہت سے بہاشا کوشون اور ڈکشنریون کے حوالے پیش
کرتا - مگر خیر ضرورت کے لیے یہ بھی ناکافی نہین اور امید ہے کہ کتب مذکورہ بالا
کے علاوہ بھی میرے دوست مضمون نگار جس بہاشا کوش اور ڈکشنری مین
ملاحظہ فرمائینگے انشاء اللہ انکو الفاظ مذکورہ کا اصلی ہی چہرہ نظر آئیگا فقط والسلام خیر الختام

(حمد لکھنوی)

سچی کارآمد باتین

سچی باتون کے اثر دل مین سوا ہوتے ہین یہ وہ ہین تیر جو مشکل سے خطا ہوتے ہین

بڑے بڑے شہرون مین سے گذرو۔ اور نحیف۔ بیمار دن اور اپاہجون کو جو تم کو ملین دیکھو اپنی زندگی کا ان لوگون کی زندگی کے ساتھ مقابلہ کرو جن سے تم واقف ہو۔ ان قتل اور خودکشی کی نظیرون کو یاد کرو جنکا تم نے ذکر سن رکھا ہے۔ اور پھر اپنے دل سے پوچھو کہ اس قتل و خودکشی کا باعث کیا ہے تم کو معلوم ہوگا اور شاید معلوم کرکے تعجب بھی ہو کہ انسان دنیا مین جو رنج و تکالیف برداشت کرتے ہین ان کا ۹/۱۰ حصہ تو فضول ہوتا ہے۔ اور یہ ہونا نہین چاہئے۔ فی الواقع اکثر لوگ دنیا کے اصولون کے شہید ہوتے ہین۔

(کاونٹ۔ ایل۔ ٹالسٹائی)

دنیا کے لوگ ہمارے اعمال کی نسبت ٹھیک رائے کسطرح قائم کرسکتے ہین کیونکہ وہ ان کے سامنے تو فرداً فرداً یا ٹکڑون مین ظاہر ہوتے ہین۔

(گیٹے)

اپنی زبان کو حد سے زیادہ آزادی مت دے۔ ایسا نہو کہ وہ تجھکو جیل خانہ کی ہوا کھلوا دے۔ بغیر بولا ہوا لفظ مثل تیغ اندر نیام کے ہے۔ اگر تو نے بولدیا تو تلوار دوسرے ہاتھ مین ہے اگر تو جانتا ہے کہ لوگ تجھ کو عقلمند خیال کرین تو دانشمندی اسی مین ہے کہ تو خاموش رہے۔

(ذکوالہین)

دنیا مین بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہین جنکا واحد خیال۔ مقصد اور اصول زندگی اپنے ابنائے وقت کی خدمت نہین ہوتا بلکہ وہ یہ چاہتے ہین کہ زمانہ ان کی خدمت کرے۔ ان کو صرف اپنے ہی مفاد مدنظر ہوتے ہین وہ تو اپنی ہی بہتری کی فکر مین منہمک رہتے ہین۔ ان کو تو اپنے ہی حلوے مانڈے سے کام رہتا ہے۔ ایسے لوگون کا وجود دنیا کے لئے صلاح کا باعث نہین ہوسکتا۔ اور بہتر ہے کہ جلد قبر ان کا پردہ ڈھانپ لے۔ ہم مین سے کوئی بھی اپنے ابنائے وقت کی خدمت کرنیکی قیود سے آزاد نہین ہے۔ ہم سب پر ہماری

ین اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ دنیا میں خود غرضانہ زندگی بسر کرنا ہر ایک جماعت اور ہر ایک قوم کے لئے باعث ننگ ہے۔ قوم ہو جماعت ہو۔ مذہب ہو۔ کنبہ ہو یا کوئی فرد ہو اسکی حالت خود بتا دیتی ہے کہ آیا وہ خدائے تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اپنے ابنائے وقت کی خدمت کر رہا ہے یا کہ نہیں۔

(ولیم۔ بی۔ سمتھ)

نیک اعمال بہت بار آور چیز ہین۔ ہمارے ایک نیک فعل کرنیسے خدا تعالیٰ ہزار پیدا کر دیتا ہے جسکی کھیتی دائمی رہتی ہے۔ اگر نیک اعمال سے قطعاً کوئی فائدہ بھی نہوتا توبھی مین نیکی کے خیال سے ان کو کرتا لیکن اب جبکہ مجھ کو معلوم ہے کہ ان کے کرنے مین میرا اور دوسرون کا فائدہ بھی ہے تو پھر مجھ کو ان کے کرنیکی اور بھی زیادہ تقویت کیون نہو۔

(بشب ہال)

سید وزارت علی

تصرف باعراب

مکرمی و محترمی جناب مولوی الفت علی صاحب افسر الشعرا دامت افادآتکم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔

جناب اڈیٹر رسالہ ادیب اُردو لکھنو نے اپنے رسالہ نمبر۲ جلد ا بابت ماہ فروری مین کچھ الفاظ دریافت کئے تھے منجملہ اونکے لفظ۔ ذرا۔ کا املا بھی تھا۔ ان استفسارات کا جواب مینے لکھا تھا جو مارچ کے پرچہ مین چھپا ہے۔

آپکا مضمون رسالہ مذکور بابت ماہ اگست مین چھپا ہے جو حقیر کی نظر سے بھی گذرا۔ آپکو املے کے بارہ مین میری راے سے اختلاف نہین مگر بعض اصول جو مسلمات قوم ہین اور مینے اونکو لکھکر اونکے شواہد پیش کئے تھے۔ اون اصولون مین سے بعض آپکو اختلاف ہے۔ اور جو شواہد کہ مینے تصرف باعراب کے اقسام کے لکھے تھے اونکی آپ نے تصیح فرمائی ہے۔ آپکی اس تحریر سے اطمینان نہین ہوا۔ اسکو آپ میری ناقابلیت عدم علم اور نافہمی پر محمول کر سکتے ہین۔ مگر ایک نادان اور جاہل کے سمجھانے مین پہلے سعی کی جاتی ہے سلئے اس امید پر کہ شاید سمجھ جائے۔ ابھی چونکہ پہلی تحریر ہے سلئے اس امید سے مایوسی نہونا چاہئے۔ ہان بکرات سمجھانیکی کوشش کیجائے اور ہر مرتبہ بات

یا جواب دور از کار ملے تو دماغ کی خرابی سمجھ کے۔

اذا نطق السفیہ فلا تجبہ　　　فخیر من اجابتہ السکوت

پر عمل کیا جائے مجھے کچھ خدشات باقی رہ گئے ہین۔ اور میرے پاس کچھ جوابات بھی ہین اگر انہین رفع کر دیا جائیگا تو مین ایک غلط خیالی سے محفوظ ہو جاؤنگا اور آپکا مجھپر احسان ہوگا

مینے اپنی بات کے محکم اور مضبوط کرنیکے لئے تصرف کے بعض اقسام اور شواہد لکھکر عرض کیا تھا کہ تصرف لفظی کے دو عمل تخفیف و ابدال ہے۔ ذرّہ سے ذرا ہو گیا۔ آپنے اسکو نشتر پر نشتر دینے سے تعبیر کیا ہے۔

آپ اپنے مضمون مین تحریر فرماتے ہین کہ عربی سے فارسی مین جاکر ۃ۔ سے۔ ہ ہو گئی اور اردو مین آکر ہے سے الف ہو گیا۔ اس بیان سے ایک عمل ابدال کے تو آپ بھی قائل ہوئے تخفیف کے بارہ مین آپنے ارشاد فرمایا ہے کہ عربی مین بالتخفیف بھی ہی یہ بتانا ضروری تھا کہ بالتخفیف عربی مین از روے وضع ہے یا از روے تصرف۔ اگر از روے وضع ہے تو کس لغت مین لکھا ہے۔ جبتک اس بیانکو اسطرح نہ محکم کیا جائے اوسوقت تک تخفیف و ابدال کے دونون عمل کا تصرف کیونکر نمانا جائے۔ عمل تخفیف سے کام لینے سے آپکو بھی انحراف نہین جیساکہ آگے چلکر آپنے خود تحریر فرمایا ہے۔ ذرّہ سے ذرا اور ذرا سے ذری ہو نہین تو بلحاظ ذرّہ۔ تبدل اعراب تبدل حرف ذری مین اور دو تغیر ہو گئی علت تغیر کوئی بھی ہو۔ میری تحریر مین علت سے بحث نہین کیگئی ہے۔

تبائید قول جناب حیرت آپ کا ارشاد ہے کہ ”اصحاب اردو لغات عربیہ کے اعراب مین کچھ بھی مجال تغیر و تبدل نہین رکھتے البتہ معنی حقیقی چھوڑکر مجازی معنی مراد لے سکتے ہین بشرطیکہ کوئی قرینہ ہو جیسے لفظ تماشا مین۔ شیخ شیراز ؎

لے تماشاہ گاہ عالم روے تو　　　تو چرا بہر تماشا میروی“

اسی لفظ تماشا کو ملاحظہ کیجیے جو تمشی یا تمشیت سے بنا ہے علاوہ تصرف معنوی کے اسمین تخفیف۔ تبدل اعراب و تبدل حروف تین تغیر سے کام لیا گیا ہے۔ انگریزی لفظ بوائل جب ایران مین پہونچا تو بتری ہو گیا۔ اسمین قلب ابدال زیادہ۔ اسکان تحریک حذف اتنے ایک تغیرات سے کام لیا گیا ہے۔ اور زندہ زبان مین ایسا ہوا کرتا ہے اسکی وجہ سمجھ مین نہ آئی کہ اصحاب اردو الفاظ عربیہ کے اعراب مین کیون تغیر

نہ کرسکین جبکہ اونکی زبان بھی الفاظ عربی سے مرکب ہے - اہل ایران دارو وو بوزن
حرکت - برکت - ہذیان - یرقان (عربی مین سب بالتحریک ہین) لیکن بسکون ثانی
بولتے ہین - اگر ہمکو بذاتہ تصرف کا اختیار نہین تو بہ تتبع اہل عجم ہی اختیار دیجیئے - عرصہ
بمعنی مدت خاص اہل اردو کا تصرف ہے - جب معنوی تصرف ہم کر سکتے ہین تو تصرف
اعرابی کو نہین معلوم کون مانع ہے نظر عربی مین بالتحریک ہے لیکن جب اسکی جمع -
ین سے بنتی ہے تو بسکون ثانی لاتے ہین یہ تصرف اردو والونکا نہین تو کسکا ہے
سنیئے تصرف لفظی کی تین قسمین (۱) تصرف بالحرف (۲) تصرف بالاعراب
(۳) تصرف بالحرف والاعراب معًا لکھی تھین - اور تصرف باعراب کی جا بصنفین
بیان کی تھین - (اول) اسکان یعنی متحرک کو ساکن کردینا - اور سند ہین کفن
بسکون ثانی کے جو دراصل بفتحتین ہے یہ شعر بلبل آمل کا ہے
چون شدش کار کفن و دفن بساز　　خلق گشتند از مزارش باز
اور عرق بسکون ثانی کی مثال مین جو بکسر ثانی بمعنی غرق ہے یہ شعر شیخ شیراز کا ہے
مکن عیب درویش مدہوش مست　　کہ غرق است از آن میزند پا و دست
پیش کیا تھا آپ تصرف بالاعراب کو غیر صحیح اور تصرف بالحرف کو شاذ و نادر - اور تصرف
بالمعنے کو اردو زبان کی من مانی بات فرماتے ہین - اور تغیر اعراب کو خطائے قبیح لکھتے ہین
چاہے کسی سے واقع ہو -

تصرف اور تغیر بغلط مین فرق ہے - تصرف وہ ہے کہ کسی ماہر فن نے ضرورت شعری یا
تلفظ عام کیوجہ سے کسی لفظ کی وضع مین تغیر کیا اور دیگر کاملین نے بھی اوسکا تتبع کرکے اپنے
کلام مین بھی اوسے صرف کیا - جو مثالین کہ مینے لکھی ہین وہ تصرف کی ہین - اور تغیر بغلط
وہ ہے کہ کسی شاعر سے سہواً کوئی لفظ خلاف وضع نظم ہوگیا اور کوئی اوسکا تتبع نہوا بلکہ
لوگ اوسپر معترض رہے - اشعار اسناد جو مینے لکھے تھے اونکی نسبت جناب افسر فرماتے ہین
کہ غلط نویس عامی کاتبونکی خطا ہے - اور شعر طالب آملی کی یون تصحیح فرمائی ہے -
شد چو کار کفن و دفن بساز　　خلق گشتند از مزارش باز
میرے نزدیک یہ اصلاح کسی نادان کاتب کی ہے یا خود جناب افسر نے اپنے خیال کے
وافق اصلاح دی ہے - کیونکہ اظہار واو عطف نظم مین کملا کے نزدیک سخت قبیح ہے چنانچہ

جناب افسر کے معتمد علیہ صاحب معیار نجم - عدول از جادۂ صواب کی نوع زیادات کلام
کے تحت مین یہ شعر بہرامی کا ؎ چہ گوئی گر بہمہ خرزان چنو بود است کس نیزا + نہ ہست
اکنون و نے باشد و نے بود است ہرگیزا + لکھکر فرماتے ہین - ایک عیب اس شعر مین
نیزا - اور ہرگیزا کے الف اشباع کا ہے - اور دوسرا عیب واو عطف کو متحرک کر دینا ہی
بیشک نظم مین - وز - ورنہ - وگرنہ کے سوا اور کہین واو عطف کو متحرک نظم نہین کرتے ہین
اچھا اس اصلاح کو آپکی مانے لیتا ہون لیکن حکیم شرف الدین شفائی کے اس شعر مین ؎

ذوقی پس مرگ چون بہ شاشت شوید　　از لتہ حیض خواہرت کفن کنند ؛
مستی و ترا بخود نمیگیرد گور ،　　در دخمہ بغیت مگر دفن کنند ،

کیا اصلاح دیجئے گا - یہان تو قافیہ مین کفن بسکون ثانی آیا ہے - بہار عجم مین لفظ کفن ملاحظہ
ہو شیخ کے شعر کی یون اصلاح فرمائی ہے ؎ غرق ہست ازان دست و پا میزند بہ ظاہر ناظرین
ملاحظہ فرمائین کہ مصرع ثانی کا مصدر بکاف علت ہونا اچھا ہے یا نہونا کیونکہ مصرع
ثانی عیب دردیش نکرنیکی علت ہے -

تحریک ساکن کی مثال مین ہینے یہ شعر خلاق المعانی ؎

اے نسیم لطف عنبر سای　　+ + +　　وے زلال کرمت جان افزاے +

لکھا تھا آپکا ارشاد ہے کہ بضم لام و سکون طا بمعنی نرمی و نازکی و مہربانی یہان نہین ہے بلکہ
بفتحتین بمعنے احسان ہے جسکو عنبر سائی سے بالظاہر والباطن مناسبت ہے جو بمعنی
آپ نے لکھے ہین وہ لغات عربیہ مین لطف بالتحریک کے ضرور ہین مگر ان اعراب
اور معنو نسے استعمال اس لفظ کا فارسی مین کیا غیر مانوس نہین - گو معنے دونون کے
ایسے قریب ہین کہ ایک کو دوسرے کی جگہ لا سکتے ہین مگر طبع سلیم اور نظر باریک مین دونون مین
فرق کر سکتی ہے - نسیم کے ساتھ لطف بمعنی نرمی و نازکی و مہربانی مین جو لطف ہے وہ معنی
احسان کے ساتھ نہین - اور عنبر سائی کو مناسبت نسیم کے ساتھ ہے نہ احسان کیساتھ
ہان خُلق کو البتہ عنبر اور ہر معطر شے کے ساتھ مناسبت ضرور ہے - دو شعر اور لکھتا ہون
ناظرین انہین ملاحظہ کرین کہ کن معنو نسے ان اشعار مین لطف زیادہ ہے حکیم سنائیؒ

اے بلطف لعل تو چشمۂ حیوان جان　　وے بشرف کوے تو روضۂ رضوان تن

دہن و لب کو چشمۂ حیوان بمناسبت لطافت کہنا بہتر ہے یا بنظر احسان - حکیم خاقانی ؎

صد لطف از کردگار وز لب تو یک سخن صد ستم از روزگار وز دل تو یک جفا
ستم کے مقابلہ میں لطف بمعنی مہربانی زیادہ مناسب ہے یا بمعنی احسان۔ اگر یہ بھی
مان لیا جائے کہ لطف بمعنے احسان ہی شعر کمال اسمعیل میں ہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ سند اس
مقام پر صحیح نہیں۔ اور مثالیں تحریک ساکن کی ملاحظہ ہوں۔ پہن بمعنے فراخ بفتح
اول۔ شیخ شیراز ؎

چنان پہن خوان کرم گسترد ++ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد ++

ایضاً بفتح ثانی۔ امیر خسرو در تعریف سیر ؎

چون گل سوری شدہ گرد و پہن ؛ لعل تراد لالہ بروے چمن ++

شفقت بسکون ثانی۔ حافظ شیراز ؎

ہیچ رحمے نہ برادر بہ برادر دارد ++ ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر می بینم

ایضاً بحرکت ثانی۔ میر نجات ؎

از تغافل جگرم سوخت ندانم آخر کے سزاوار عتاب و شفقت خواہم شد

ضرور رہے کہ ان دو صورتوں میں سے ایک صورت وضعی اور دوسری تصرف باعراب
کی ہوگی۔

دوسرا یہ شعر مثال تحریک ساکن میں مینے میر معزی کا لکھا تھا ؎ از طرب
باد مدد بر مدد + وز ظفرت باد نصر بر نصر + اسکی نسبت فرمایا ہے کہ بجائے طرب
حرب بمعنی جنگ ہے کیونکہ طرب کو ظفر سے کیا تعلق۔ اور نصر بضم نون و فتح صاد مہملہ جمع
ناصر معنی معین و مددگار ہے۔

دعائے تابیدی میں میر معزی کے دو شعر تھے ؎

تا کہ گیتی مدد است از طرب ++ تا کہ بعالم نصر است از ظفر ++

ایک یہ تھا اور دوسرا جو اوپر لکھا گیا۔ میر صاحب نے طرب کے ساتھ مدد اور ظفر کے ساتھ
نصرت کی تقسیم کی ہے۔ اب ظفر کے ساتھ طرب کو کیوں ملاتے ہیں۔ پھر حرب بسکون
ثانی ہے اگر حرب بفتح ثانی کو صحیح مانیں تو آپکے اصول سے خطائے قبیح میر صاحب سے
سرزد ہوگی۔ اور یہاں نصر کو جمع ناصر ماننا خلاف سلیقہ شعر فہمی ہوگا۔ مزید برآن ناصر کی جمع
نُصّار و انصار۔ و نصر بفتح اول و سکون ثانی و ضم اول و سکون ثانی تو پائی جاتی ہے۔ مگر بضم

نون و بفتح صاد سند کی محتاج ہے - بعد سند مان لینے مین کیا عذر ہو سکتا ہے -
تحریک اسکان کی مثال مین یہ شعر شیخ شیراز کا ہے ؎

عفو کردم از دے عملہائے زشت — بفضل خودش آورم در بہشت

لکھا تھا - آپ کاتب غلط نویس کا برا ہونا تجویز کرکے یہ بھی فرماتے ہین کہ آگے کیا لکھون
اور صلاح یون فرمائی ہے ؎ از دعفو کردم عملہائے زشت + اس اصلاح کو مانتا ہون
کہ کاتب سے نے غلط لکھدیا ہوگا - چنانچہ صاحب بہار عجم بھی ذیل لغت عفو
مین لکھتے ہین "وشاید کہ چنین باشد" ؎ از دعفو کردم عملہائے زشت + لیکن
روشنائی نامہ ناصر خسرو کے خاتمہ سے یہ اشعار بھی لکھے ہین ؎ -

سپاس و شکر آن داد ار ذو المن — کہ این نو بادہ بیدا کرد از من ؛

اگر سہوے بود دیدے عفو کن + دریدہ پردۂ کارم رفو کن - یہان تو رفو کے قافیہ
مین نظم ہوا ہے - اسمین تاویل یا اصلاح کو کیا گنجائش ہے -

اسکے بعد آپنے لکھا ہے کہ محقق طوسی فرماتے ہین کہ لغت فارسی مین تشدید کمتر لاتی
ہین اور اپنی رائے آپنے لکھی ہے کہ فارسی زبان مین مد بھی نہین ہے - اور اہل عجم نے نظر
باین امور اکثر لغات عربیہ مین تصرف کرکے مشدد کو مخفف استعمال کیا ہے - اہل ایران
سے تشدید الفاظ عربیہ مین بھی بتکلف ادا ہوتی ہے - اور بعض متحرک الفاظ عربیہ کو باسکون
استعمال کیا ہے اور فحول شعرائے عجم کا اوس پر اجماع ہے اور وہ الفاظ معدود و مشہور ہین
اب میرا سوال ہے کہ الفاظ مشدد عربیہ کو مخفف بکثرت استعمال کرنا اور کمتر
متحرک کو مسکن لانا کیا یہ تصرف و تغیر اعراب نہین ہوا - اس سے پہلے بڑے شد و مد
سے تصرف بالاعراب کو مطلق غیر صحیح اور خطائے قبیح آپ فرما چکے ہین مینے کب لکھا تھا
کہ ہر مشدد و متحرک و مسکن کو مخفف و مسکن و متحرک ہی استعمال کرتے ہین - بلکہ جن الفاظ
مین ان کملا نے اس قسم کے تصرفات کئے ہین صرف انہین کو انکے تتبع مین ہم بھی
متصرف استعمال کرسکتے ہین کسی دوسرے لفظ کو انپر قیاس کرکے ہمین تصرف کا اختیار
نہین -

محقق علیہ الرحمہ نے بلحاظ استعمال بالتصرف لفظ کمتر استعمال کیا ہے ورنہ زبان
فارسی مین از روے اصل و وضع ایک لفظ بھی مشدد نہین ہے - ہان ادغام اور تصرف

سے شعرا کچھ الفاظ غیر مشدد فارسیہ کو بھی مشدد کر لیتے ہین خرّم و فرّخ بوجہ اوغام مشدد ہین کیونکہ دراصل خوارم اور فررخ تھے۔ خرّم مشدد کو میر معزی نے مخفف نظم فرمایا ہے۔

موسم عید و لب دجلہ و بغداد خرم　　بوے ریحان و فروغ فرح و نالۂ بم

چونکہ مشدد کو مخفف کر لینے مین آپکو انکار نہین لہذا اسمین طول دینا بیکار ہے۔ اب الفاظ فارسیہ جو اصلاً مخفف ہین اونکے مشدد کر لینے کو دیکھیے۔

کمال اسمعیل۔ آتش خاطرت درآوردہ　　گران بادہ را بہ خمّ کنند

انوری۔ بیا تاکجے نشینم راست گویم　　کہ کجّی با نم آرد راستی سوُر

شاہ خاقانی۔ پرہاے یا بد فرّہما نیابد　　قصاب اگر بہندی بسمل کند ہما را

بدر چاچ　ابر از ہوا بر گل چکان با بذ یرنگی وا نگان　　در کام رومی بچگان پستان نورانداختہ

اسکے بعد ایک عبارت معیار المعجم کی بہ عنوان عدول از جادہ صواب نقل کی ہے۔ حاصل مختصر اوسکا یہ ہے کہ شعرا سے مواضع ضرورت اور مواقع اضطرار مین جو خطا ہوگئی ہے اوسکا تتبع نکرنا چاہئے۔ اس بیانکے آخر کی عبارت جناب افسر نے نقل نہین فرمائی اوسے مین لکھتا ہون۔

وہمچو چہ در تغیر حروف و کلمات و استعمال حذف و زیادات تقلید و تقبیل قدما نکنند کہ بیشتر آن نزدیک ارباب براعت از معایب شعراست و از مردودات کلام ومن درین فصل طرفے از تخطرات بارد و تصرفات فاسد ایشان از جنس زیادات و حذوف و تغیر کلمات و حروف بیان کنم دیجوز و لایجوز آن روشن گردانم۔

علامہ محمد ابن قیس مطلق تصرف کو قبیح نہین فرماتے جیسا کہ الفاظ بیشتر آن الخ و تخطرات بارد و تصرفات فاسد ایشان الخ سے واضح ہے۔ بارد و فاسد کو کون ناقابل تتبع نہ کہیگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انکے نزدیک جو تصرفات بارد اور فاسد تھے وہ انہون نے لکھے۔ یہ کیا ضرور ہے کہ وہ دوسرونکے نزدیک بھی بارد اور فاسد ہون عنوان زیادات کلام کے تحت مین اونہون نے۔ تو ضمیر کے اظہار و او و اشتر و آسیاب بہ زیادت الف و با بھی نظم کرنیکو معیوب بتایا ہے۔

شیخ شیراز۔ اے تماشا گاہ عالم روی تو　　تو چرا بہر تماشا میروی ✤✤

سنائی۔ اے بلطف لعل تو چشمہ حیوان جان — شدہ شرف کوے تو روضۂ رضوان تن

خاقانی۔ صد لطف از گرد گار و زلب تو یک سخن — صد ستم از روزگار و زدل تو یک جفا

ان اشعار مین جتنے۔ تو۔ آئے ہین سب جگہ باظہار واو نظم ہوے ہین اور اشتر د آسیا بھی کلام شعرا مین بکثرت پائے جاتے ہین۔ اونکے سوا انکو معیوب کون کہہ سکتا ہے۔

سید امداد حسین شادان بلگرامی سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور

تتمہ۔ لحد عربی مین بفتح لام وسکون حائے حطی ہے مگر فارسی والے بالتحریک نظم کرتے ہین

مولانا نظامی۔ دست عدوے را کہ آرد برسر یک بیر دست + در لحد خورشید یابی در قیامت سائبان

مغز فطرت۔ مبادا شور محشر در می عیشم نمک ریزد + عجب بزمیست در کنج لحد مشت غبارم را

جوابات امور مشورہ طلب

مطبوعہ اگست سنہ ۱۹۲۱ء

از مولف نور اللغات رشک مرحوم کے اشعار مندرجہ ذیل مین۔ الفاظ پیشادست۔ پرچھا کرنا اونچلا چال۔ ڈگن لگانا۔ خاطر نشان ہونا کی تشریح کیجئے۔

(۱) جنس دل ایسی نہگی نہین نقد بوسہ پر — کیون عہد بیع بہر پیشادست توڑئے

(۲) پرچھائین بھی اک ایک کی بچنے نہین پاتی — کب جاتے ہین مقتل مین کہ پرچھا نہین کرتی

(۳) تجھ مین اونچلا چال ایسی ہین کہ اوڑتی ہین جوس — چال کا بالفرض اگر کبک دری مین لطف ہو

(۴) صید عاشق کیلئے یون ہی تار رشتۂ عشق — جسطرح لوگ لگاتے ہین ڈگن دریا مین

(۵) ابتو قاتل کیطرف سے ہوگئی خاطر نشان — اپنے تودی پر لگا رکھا میری تصویر کو + +

پیشادست کتابت مین غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح پسادست بفتح بائے فارسی وسین مہملہ مفتوح بمعنی ادھار فارسی زبانکا لفظ ہے اسکا مترادف عربی مین نسیہ ہے۔ اسکا ضد فارسی مین پیشادست ہے اور پیشادست کا مترادف بیعانہ ہے یا نقد۔ معنی شعر یہ ہین کہ معشوق جو دل لیکے فی الفور بوسہ دینے پر راضی ہو تو دل کوئی ایسی گران قیمت شئے نہین ہے جو دل ندیا جائے اور ادھار کرکے یہ عہد بیع توڑ ڈالا جائے۔

پرچھا۔ بھیر کو چھانٹ کے میدان صاف کردینا یعنے قاتل ایسا سفاک ہے کہ قتل عشاق

تو در کنار پرچھائیونکو بھی قتل کر کے مقتل کو صاف کر دیتا ہے جب کبھی وہ مقتل مین جاتا ہی
او نچلا چال - بھاشا مین عماز کو کہتے ہین - مگر یہان شوخ - طرار - او رچنچل کے معنے معلوم
ہوتے ہین - او نچلا بظاہر نچلا کا ضد معلوم ہوتا ہے جسکے معنے - باآرام وسکون - ساکت اور
چپ کے ہین - او نچلے کے معنے نچلے کی ضد یعنی بیقرار چنچل - پس او نچلا چال کے معنی چنچل
نیا کے ہونگے - یہ میرا قیاس ہے تحقیقی معنے کوئی اور صاحب بتائینگے معنی شعر آسان ہین
ڈگن - بفتح دال ہندی - وفتح کاف فارسی نہ کاف عربی - بانس کی پتلی اور لانبی چھڑ جسکے ایک
سری پر ایک سرا ڈور کا اور ڈور کے دوسری سرے پر لوہے کا کانٹا باندھتے ہین - اور چھڑ کے سری
سے کچھ ہٹ کے ڈور مین ایک چھوٹی نرکل کی باندھ دیتے ہین جو پانی پر پیرتی رہتی ہے اور
اس سے مچھلی کا شکار کھیلتے ہین اس مجموعہ کا نام ڈگن ہے - اوس چھوٹی نکی کو بیرکوا کہتے ہین
جب مچھلی کانٹے کا چارہ منھ مین لیکر بھاگ جانا چاہتی ہے تو بیرکوا حرکت کرتا ہے اور
پانی مین ڈوبتا ہے جس سے شکاری مچھلی کا آنا سمجھ جاتا ہے اور جھٹکا دیتا ہے تو مچھلی کانٹے مین
پھنس جاتی ہے معنی شعر آسان ہین -

خاطر نشان - دلمین بیٹھ جانے والا دلمین گڑ جانیوالا - یا بمعنی مفعولی دلمین جما ہوا - جیسے نازپرور
بمعنی نازپرورده مرزا صائب ؎ زمیع صادق اگر پیرہن کنم دربر * صد اقتم تو خاطر نشان
نمیگردد * ظہوری ؎ بنازم چشم مستی را کہ ہر ساعت بہشیاری * کند خاطر نشانم معنی لفظ مردرا
لیکن اردو مین بمعنی اطمینان و تسلی قلب مستعمل ہے -

مئی کے رسالہ ادیب اُردو مین سحر کے اس شعر مین جو لفظ بلچک ہے اوسکے معنے پوچھے تھے ؎
ابرو کی یہ جنبش ہے کہ تلوار کی بلچک   پتلی کی یہ گردش ہے کہ ادھر ہے سپر کی

جناب جلال نے اپنے لغت سرمایہ زبان اُردو مین بفتح بائے عربی وسکون لام وفتح جیم فارسی
وسکون کاف اس لفظ کو لکھا ہے اور معنے ضرب قبضہ شمشیر تحریر فرمائے ہین - اور یہی شعر
سحر کا سند مین لکھا ہے - اور حافظ جلیل حسن صاحب جلیل نے اپنے رسالہ تذکیر و تانیث مین
یہ شعر نوازش لکھنو کا لکھا ہی اور بلچک کو مونث بتایا ہی -

دل سنبھل سکتا نہین اوسکے اشارے دیکھکر   جنبش ابرو کو بلچک جانئے تلوار کی *

اس سے ثابت ہی کہ یہ لفظ پہلے لکھنؤ مین بولا جاتا تھا - مگر اب تلوار کا زمانہ نہین اسلئے متروک ہی
ہر دو شعر یہ چاہتے ہین کہ بلچک اور لپک تلوار کی اسکی معنی ہون کیونکہ حرکت ابرو مشبہ اور تلوار کی بلچک
مشبہ بہ ہی لہذا بلچک کے معنی مین بھی حرکت ضرور ہو -   (سید اولاد حسین شاداں بلگرامی)

امور مشورہ طلب

از مولف نوراللغات

الفاظ و محاورات مندرجہ ذیل کی تشریح فرمائیے اور پہلوے استعمال لکھیے

پو پھٹے اُڑنا　پوت دہی کی چال　پڑاؤ مارنا　پرسندرے
پاؤن مین بلیان بندہی ہونا　پھکت مان بھگتنا　پانچون مال
پیشاب سے چراغ جلنا　ٹائین ٹائین　ٹھگ مارا کھڑا رہنا　ٹیا ٹوٹیان کھانا

پہول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچون پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

۱۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ع کو ہز اگزالٹیڈ ہائنس حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ کے صاحبزادہ میر رضا علی خان بہادر نے اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ صاحبزادہ مرحوم کا سن ابھی صرف نو سال کا تھا۔

ہماری دلی دعا ہے کہ خدا پس ماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت مین جگہہ عطا فرمائے آمین

منیجر

تازہ غم

گیا حسن خوبان دلخواہ کا
ہمیشہ رہے نام اللہ کا

لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی کی وفات سے جو نقصان عظیم ادب اردو کو ہوا ہے اسکی تلافی زمانے کا رنگ دیکھتے ہوئی قریب قریب محال ہے وہ اپنے طرز خاص کے موجد تھے اور اُنکی نیچرل شاعری سے جو فوائد ملک کو ہوئے کون ہی جو اُن سے انکار کرے وہ شعر اس لئے نہین کہتے تھے کہ اُنہین کسی صلہ کی تمنا تھی یا ستائش کی پروا وہ شعر کہتے تھے اور صرف اسلئے کہتے تھے کہ ہمارے آجکل کے نوجوان یورپ کی کورانہ تقلید سے باز آئین اور بادہ مغرب کی ترنگ اور یورپ کے نغمہ چنگ سے آگاہ ہو جائین انکے اشعار ظرافت کا پہلو لیئے ہوئے پند و نصائح سے لبریز ہوتے تھے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ رب العالمین حضرت اکبر کو جنت الفردوس مین جگہہ عطا فرمائے اور انکے فرزند رشید سید عشرت حسین صاحب اور انکے فرزند معنوی (کلام) کو عمر نوح عطا فرمائے۔

منیجر

انتخاب اودھ پنچ

سرمۂ بینش

انسان کا خیال

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو ادیب اُردو ستمبر ۱۹۲۱ء

اس جدت ہی سے تمہارا اڈہلا ہوا حسن، اوترا ہوا چہرہ، ہماری نظروں مین کھب گیا ہے - تو جو چیز ہماری دلی کیفیتوں، اور باطنی قوتوں مین سب سے زیادہ تر و تازہ ہے - وہی زیادہ ہماری محبوب ہے -

وہ چیز کیا ہے ؟ کیا وہ عقل ہے جو انسان کی بدنی بادشاہت مین سب قوتونکی سرتاج کہلاتی ہے کبھی نہین - وہ خود ہی اپنی حکومت مین کسی دوسری قوت کی رہبری اور تخییری کی محتاج ہے پھر کیا ہماری دلی کیفیتون مین سب سے زیادہ خوبصورت وہ چیز ہے جسے لوگ امید کہتے ہین ہرگز نہین - وہ تو بالکل دور کے ڈہول سہانے - ایک عارضی چیز ہے جسکے نام و نشان کا مٹانے والا، جسکا بیخ و بن سے نیست و نابود کرنے والا، ایک بہت بڑا قوی حریف یاس موجود ہے جو اسی طرح کسی اور قوت کا فرمانبردار ہے - او عاشقوںکے اضطراب، ورا و معشوقون کے مزاج انسانی خیال یہ رگ رگ مین شرارت بھرا حسن اور بوٹی بوٹی کی پھڑک مین اچپلاہٹ کا اندازہ تجھی مین ہے - تلون کی بلگجی پوشاک سے تیرے ہی چپٹی رنگ کی شوخی ٹپک رہی ہے - مٹی کے پتلے انسان کو خلقت کی آنکھ کا تارا تو ہی نے بنایا -

تو ہی نے فطرتی - بلا تصنع - خداداد حسن کی خوبیان اوس کے نادان و سادے دل پر نقش کین - تو ہی نے مصوّرہ کو اونکی نقاشی کا حکم دیا - تو ہی نے اونکی محبت کا اوسے دیوانہ بنایا - تو ہی نے اوس دائمی اور ابدی سلطنت کی ہیبت اوس کے بھولے، انجان دل مین قائم کئے - تو ہی نے اوس جلال والے بادشاہ کی عبودیت اور فرمانبرداری کا اوس سے اقرار لیا - او

دماغ کے اندھیرے گھر کے او جالے۔ جس طرح یہ کالی کوٹھری تاریک گنبد، تیرے قدمونکی برکت سے روشن ہے۔ اسیطرح سویدائے دل کا سیہ خانہ تیرے ہی بے نقاب حسن زیبا سے معمور ہے۔ تیرے ہی مشورہ کاری پہ دل کی بادشاہت قائم ہے۔ انسان کا سارا علم، سارا تجربہ، سب تیرے ہی بدولت ہے انسان کی اصلی ترقی صرف تیری ہی ترقی کا نام ہے۔

انسان کی ساری خوبیان اور ساری نیکیان۔ شجاعت، سخاوت، حیا، عفت، یہان تک کہ اسکا مذہب و ملت سب تیری ہی مسخر، اور تیری ہی ایک بے توجہی کی چشمک کے منتظر ہین۔ سر ڈیوڈ ولکی کی کالی پنسل سے ابتک تیری ہی چلبلی ادائین تیرے ہی رنگ کی شوخیان ٹپک رہی ہین۔ سر فرانسیس چینٹری۔ کے سیہ تاب تیشہ سے تیرے ہی حسن کے جوہر چمک رہے ہین۔ جالرج اسٹیون کا لوکوموٹیو انجن تیری ہی ایجاد اور جوزف پیکسٹن کا کرسٹل پیلس تیری ہی ڈالی ہوئی بنیاد ہے ولیم ہرشل نے دوربین کے پردے مین تیرے حسن کے جلوے دیکھے۔ ولیم شیکسپیئر نے ڈراما (ناٹک) کے لباس مین تیرے ہی روپ دکھائے۔

او ہمارے دل کے سرور اور او ہماری آنکھونکے نور۔ او ہماری پاک خدا کے بے میل، خالص حسن کے پرتو۔ دنیا مین بیشک ایک تو ہی وہ ہے جو ہم مین ہے۔ اور ہم سے اس قدر دور ہے کہ فرش سے عرش تک کوئی جگہہ کوئی مقام، تیرے تصرف سے خالی نہین۔ زمین و زمان مکین و مکان سب تیرے ہی نور سے معمور ہے۔ تو وہ ہے جسکے بڑی بڑی بے تھاہ، عمیق و عریض طوفان خیز سمندر، ندی نالے صرف ایک طرفۃ العین مین طے کرڈالے اور کبھی ایک بال بھی تیرا تر نہو۔ تو وہ ہے کہ سیبریا کی جھاڑیون

اور سوئٹزرلینڈ کے پہاڑ ون مین، صد ہا بار اٹھکھیلیون کی چال چلا، اور نہ تیرے نازک تلوون مین کبھی ایک پھانس چبھی -، نہ کبھی کسی خار زار سے تیرے پائدار دامن کا ایک تار اُلجھا- تو وہ ہے کہ ہمالیہ سے پہاڑ کی اونچی چوٹی، تیرے ایک قدم کی مسافت سے ہزارون میل کم ہے- تو وہ ہے کہ نہ تیری وسعت مین کوئی چیز تیری آڑ- اور نہ تیری سیر مین کوئی چیز تیرا حجاب ہے- بچپن کے اوس عنفوان کہ نیوالی عمر مین چاند اور چراغ کے پردے مین اپنی ظرافت آمیز شوخیون سے ننھے ننھے بچون کا دل بہلانے والا، اور لوری کے بے تال سر کی آواز کا خوش آیند کرنیوالا کون تھا؟ اوس مصیبت کی ٹیڑھی گھڑی مین جبکہ انسان اپنی ساری کوششون سے عاجز ہو کر، حسرت بھری نگاہ سے داہنے بائین دیکھ رہا تھا- امید کی تسکین بخش پیار سے مڑکر نم نم دزدیدہ نگاہون سے مسکرا کر دیکھتی ہوئی صورت کسنے دکھائی- وہ ہموطنون کی محبت کا روگی بچپن کے ساتھ کھیلے ہوئے یارون کا سچا عاشق غریب الوطنی مین بے یار و دیار، جہان سے کسی کے پیر نہین کی بو بھی ہوا پہنچا نہین سکتی، صدہا کوس کے فاصلے پڑا ہے-، عزیز آشنا کی مفارقت اوسکے پاک دل کو صدمے پہنچا رہی ہے-، مان باپ کی نورانی صورت اور شفقت آمیز نگاہون کو آنکھین ترس رہی ہین- جب کسی آدمی کی اجنبی آواز اجنبی صورت دور سے دکھائی یا سنائی دیتی ہے تو کسی کے دہوکے سے شوق کی حالت مین بے چین ہو کر اوچھل پڑتا ہے- اور آخرکار شرمندہ ہو کر بجھے ہوے دل سے ایک سرد آہ کھینچکر کمال مایوسی مین آنکھین نیچی کر لیتا ہے-

دن تو دنیا کے بدل چال کام دہندون مین گذر جاتا ہے، مگر فراق کی سنسان کٹھن رات، جبکہ دور کے یار آشنا بھی ہان ہون سے

ہمدردی کرنے کو اُس پاس نہین، تو اے شکستہ خاطر و نکی مومیائی۔ اور اے خستہ دلون کے مرہم، انسانی خیال تو ہی اس کٹھن گھڑی مین اوسکی بیکسی اور بے بسی پر ترس کھانے والا ہے، تو ہی اوس کے وطن کے پرپیچ راہون کا ہو بہو نقشہ اوسکی نظرون کے سامنے کر دینے والا ہے۔ وہ سیکڑون کوس ہے۔ لیکن تیرے پردے مین اپنا۔ محبت کے رنگ مین رنگا ہوا گھر عزیز آشنا کی پیاری پیاری صورتین چھوٹے چھوٹے بچونکی بے تصنع شرارتین۔ گویا ان آنکھون سے دیکھ رہا ہے۔

وہ فاترالعقل دیوانہ، یار دوست، عزیز، آشنا، ایک جہان سے بیگانہ، جنگلون جنگلون، ملکون ملکون مست مدہوش پھر رہا ہے، گلیون گلیون کی ٹھوکرین کھا رہا ہے، اوسکا سر لڑکون کے پتھرون سے فگار چارون طرف سے اوسپر تالیون اور گالیون کی بوچھار ہے، عقل و تمیز، یار و اغیار نے اوسکی صحبت سے کنارہ کیا مگر اے معذورن کی عذر نیوش آشنا، تو ہی نے غمخواری سے ہاتھ نہ اٹھایا گو ضعف دماغ سے تیرا حسن عالم افروز دیکھتے ہوے اوسکی آنکھون مین چکا چوند آتی ہے مگر کنکھیون سے تیرے ہی چہرے پر نگاہ ہے۔ سر سرایک ہجوم ہے مگر وہ اپنے دھن مین ایسا بے خبر ہے کہ یہ ساری اذیتین اوسکی نظر مین ہیچ ہین۔

وہ اسی برس کا بوڑھا بیحس و حرکت پڑا ہے، جوان لڑکے اوسکی تجربہ کارانہ نصیحتون پر نہایت حقارت سے تمسخر کر رہے ہین وہ بیکار رہا ہے اور کوئی اوسکے پاس نہین پھٹکتا ہے ہاتھ پاؤن نے جواب دیدیا آنکھون کی بصارت کھو گئی۔ کانونکی سماعت باطل ہو گئی۔ دانتون نے محبت کا سلسلہ توڑ دیا۔ مگر اے انسان کے دکھ سکھ کے شریک، سچے رفیق خیال تو ضعیف ہو گیا ہے لیکن اس

مہلک بیماری مین جس سے نجات کی کسیطرح امید نہین، تو ہی نے اپنی رفاقت اور سچی وفاداری سے منہ نہین موڑا۔ کوئی پاس نہین مگر تیری ہی ہمکلامی سے اسکا سارا غم غلط ہے۔

ناشکرے لوگون کا قول ہے کہ تو انسان کی زندگی مین غم سے جانی دشمن کی ویسی ہی حمایت کرتا ہے جس طرح اوس کے دلی دوست خوشی کی۔ اور مرنے کے بعد تو بھی اوسکی وفاداری سے منہ موڑ جاتا ہے۔ مگر نہین مین دیکھتا ہون کہ دنیا مین خوشی کا امتیاز تیری ہی برکت سے ہے، خوشی اسیوجہ سے ایک زمانے کی محبوب اور ہر دل عزیز ہے، کہ تو پچھلے مصائب کا بھولا ہوا سبق حافظے کے ذریعے سے یاد دلانے والا، اور اگلے خوش آیندہ زمانے کی پیشین گوئی کرنے والا ہے۔

انسان کی اوس خوفناک لابدی حالت کے بعد جسے موت کہتے ہین، جب کہ ہڈیان تک گل کر خاک برابر ہو جاتی ہین۔ عمر بھر کے ساتھی۔ جورو لڑکے۔ بھائی بند سب جھوٹ ہمدردی کا رونا رو کر صبر کرکے بیٹھ رہتے ہین۔ روح جو ابدی کے کشمکش مین مبتلا ہے ہاتھ۔ پاؤن آنکھ ناک۔ کان اوسکی مخالفت مین گواہی دینے کو موجود تو اے ہمیشہ زندہ رہنے والے خیال تو ہی اس آڑے وقت مین بھی اپنی وفاداری سے آڑے آتا ہے۔ تو ہی اوس کے گناہونکا محضر اوسکے نظر کے سامنے رکھ دیتا ہے تو ہی حسرت اور ندامت کے آٹھ آٹھ آنسوؤن سے رو لاکر اوسکا گرد آلودہ چہرہ اور داغدار دامن، پاک کرتا ہے اور پھر اوسی اوسی تبرک اعلی مقام مین پہنچاتا ہے جسے بہشت کہتے ہین۔

او خیال۔ او خیال جب تجھی سے سب کچھ اور تجھی مین سب کچھ ہے تو تو ہی ہماری مشکلون مین ہماری مدد کر۔

اودھ اور مغربی و شمالی

۱۳ فروری ۱۸۷۶ء

جائیے یہ کہنا آزادی کا کام ہے دانا گورنمنٹ کا
اور قائم رکھنا اوسکا کام ہے دانا رعیت کا

(۱) تقدیر - حکومت اعلیٰ یا سوپریم گورنمنٹ -
(۲) دو بی بیون کا خاوند - حکومت ماتحت یا لوکل گورنمنٹ
(۳) پہلی منکوحہ بی بی - ممالک مغربی و شمالی -
(۴) دوسری مدخولہ بی بی - صوبہ اودہ -
(۵) پردیس کی کمائی - دربار دہلی -

خاوند اور منکوحہ بیٹھے ہین

خاوند - بی بی تمھاری قسمت کو ہم کیا جھیکین اور اپنی قسمت کو کہان تک روئین تمہاری خستہ حالی اور غربت پر سخت افسوس اور اپنے بخت نارسا پر ہزار حیف ہے کہ ہماری قسمتین تمہین تہین ایک بد قسمت سے جو خدا خدا کرکے پیچھا چھوٹا تو تم سے پالا پڑا ہمارے بچون کو کوئی نہین پوچھتا اور ہمعصرون کے بچون کا عروج جب دیکھتے ہین شرم سے سر نیچا ہو جاتا ہے حضرت عیسیٰ اپنی امت کے واسطے دار پر چڑھے اور امام پیغمبرون نے امت کے واسطے ہزارون سختیان اٹھائین پس اگرچہ یہ ہماری مجبوری کمال شاق ہے لیکن تقدیر نے رہبری کی ہے بہت اچھا موقع ہاتھ آیا ہے پچھم مین خوب روزگار ہے جو جاتے ہین خوب لا مال اور بھرے پرے آدکھینگے - اگر تم کہو تو ہم بھی جاوین اور پردیس کی کمائی کا کچھ مزہ اوٹھائین کیونکہ شہر مین آج تک سب سے محتاج ہی بنے رہے سوائے پست حالی اور گمنامی کے اور کچھ نہ حاصل ہوا ہمارے وابستگان کو کبھی فراخی اور نام آوری ہاتھ نہ آئی جسنے دیکھا کہا - اخ - یہ کس گنتی مین ہین - انہین کون پوچھتا ہے - انکا کیا ہوتا ہے -

بی بی - اے مین صدقے مین قربان - اے سچ کہو تمھین خدا کی سوگن - اللہ یہ بات کیسے زبان سے نکلی ؟ تمہاری جدائی کسکو بھائے گی - بے تمہارے کیسے جیونگی - ہا کون مجھے دلاسا دیگا - کون میری

خبر لیگا کسکو دکھ سناؤنگی - کسکے پاس جاؤنگی - مفلوک و تباہ رہنا اچھا یہ یہ نہین اچھا - دکھ درد سہنا اچھا پر یہ نہین اچھا - مجھے کسکو سونپ جاؤگے - میری فرقت کیونکر اوٹھاؤگے جو جاے تو ہمارا مردہ دیکھے - ہماری بہتی کہاے ایسی بات نہ کہو نہین مین اپنا منہ پیٹ لونگی -

خاوند - لو پہر بہی تو اچھا نہین - اے بیوی یہ نادانی کی باتین ہین - یہی کہتے ہین کہ عورت ناقص العقل - ارے نیکبخت سبے دیس پردیس نکلے مرد کا کہین کام بہی چلتا ہے - جبتک آدمی سفر نکرے کامیاب نہین ہوتا - تم اگرچہ بی بہئی اور بی مدراس اور بی بنگال کے برابر لئیق و سمجہدار نہین ہو لیکن تو بہی تو کچھ شد بد جانتی ہو - دیکھو ایک بزرگ کا قول ہے - السفر وسیلۃ الظفر اور پھر کہا ہے کہ ؎ در وطن طالب کسے ہرگز نگردد سہر بلند + از صدف چون در برآید تاج شاہان میشود + اور دیکھو یہی یہ تمہارے ہی گھر کے رہنے والون کا قول ہے ہم اپنے دیس سے نہین لاے -

بی بی - یہ تو سب صحیح ہے لیکن ؎ جدائی تری کسکو منظور ہے + زمین سخت اور آسمان دور ہے + بہرکیف جو مرضی ہو مین راضی برضا ہون لیکن اس کمبخت ناشدنی کو بہول نہ جانا کہین پتہر کا جگر نہ کرلینا کہین کسی شفتل کے پھندے نہ پھنسنا لو تمہین خدا کو سونپا امام ضامن کی ضامنی - خدا حافظ الٰہی تیرا سفر کا جانا کرے مبارک یہ جلد آنا -

خاوند - شاباش شاباش - کیون نہو - اچھا تم ہنسی خوشی رہنا اور ہرگز نہ گھبرانا نہ کسی سے بولنا اور کسی کی طرف دیکھنا - لو تمہین زین خان - شیخ شدّو و لونا چماری - وکلوا بہیرو - شہید کو سونپا -

(صبح ہوتے ہی سامان سفرے خاوند باہر نکلا اور نکلتے ہی چھینک ہوئی لی بی بی کا ماتہا ٹھنکا اور دہنی آنکھ پھڑکی)

بی بی - شگون تو اچھا نہین ہوا - ضرور کچھ نہ کچھ خرابی مجھپر آئیگی - اللہ نگہبان ہے -

(خوشی سے پچھم شہر رشنک آرم مین گئے اور تقدیر سے ملاقات ہوئی)

خاوند - (نہایت ادب سے تقدیر کو دیکھکر) اے میری پیشانی کے تاج سلام - اے میرے دردو غم کے علاج سلام - اے میرے مالک سلام علیکم - اے میرے سالک سلام علیکم اسے نیک و بد کے مختار سلام - اے میرے سردار سلام

تقدیر - اخ آہ آؤ - آؤ - خوش تو ہو - ہم تمکو دیکھکر بہت خوش ہوے - جو کچھ ہمارے اختیار مین ہو کہو ہم بیدریغ کرین گے اور خوشی سنے مانین گے - آج ہمارے یہان بڑی خوشی ہے - اور لوگ اپنے ساتھہ بہت آدمی لائے پر تمنے کیون دیر لگائی -

خاوند - حضور میرے یہان کون اس لائق تہا جو شرف اندوز ملازمت ہوتا -

تقدیر - خیر اچھا ایک بات یہ تو سنو کہ تمہاری جو پہلی بیوی تہی - (وہ مدخولہ) اوسکو پہر تم اپنی خدمت مین لیلو - کیونکہ وہ بڑی وضعدار اور سلیقہ شعار جمیل اور مالدار ہے اور بے تمہارے اوسکی خبرگیری ممکن نہین - اس عظیم موقع پر یہ معاملہ اہم طے ہو جائے تو اچھی بات ہے - پہر خدا جانے ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے موقع ہاتھ سے ندینا چاہیئے خدا جانے کسکی قسمت سے کیا ہوتا ہے - زیادہ بار کا کچھہ خیال نہ کرنا چاہیئے خدا سب کو روزی دیتا ہے -

خاوند - تو حضور دو بی بیونکو راضی رکھنا بڑی مشکل کی بات ہے گو وہ پہلی بی بی مجھکو جان سے عزیز ہے اس کے علاوہ کنبہ بڑہنے پر پونجی بھی زیادہ چاہیئے -

تقدیر - میان اسکا کیا خیال کرتے ہو ایک مرغ بیس مرغیون کو راضی رکھتا ہے آدمی ہو کر دو عورتونکو راضی رکھنا کون بات ہے - لو یہ حاضر ہین ان سے مل جاؤ اور انکا ہاتھ پکڑو انکی پرورش کرو - جیسے تم ملے خدا سب بچھڑون کو ملائے -

(باقی آیندہ)

روح سخن

جناب بشیر احمد خان مرحوم تعلقہ دار ملیح آباد شاگرد حضرت جلال

دم قتل انصاف فرما رہے ہین
خطائین مری مجکو گنوا رہے ہین

سر بزم دشمن سے شرما رہے ہین
نہین کچھ تو یون مجکو تڑپا رہے ہین

وہ کہتے ہین مٹ گیا کس غضب مین
تسلی مجھے دے کے پچھتا رہے ہین

امید وفا غیر سے توبہ توبہ
خدا جانے کیا آپ فرما رہے ہین

ادھر خاک و خون مین تڑپتا ہے کوئی
ادھر وہ کھڑے لین بچپا رہے ہین

وہ کہتے ہین اچھا جو یہ گھر ہے میرا
تو پھر دلمین مہمان کیون آ رہے ہین

وہ یون کر رہے ہین مجھے ذبح گویا
مرے حال پہ رحم فرما رہے ہین

انھین دل ہی دل مین ہنسی آ رہی ہے
جو ہم اُنکے وعدے پہ اترا رہے ہین

ذرا غش مین زانو پہ سر رکھ لیا تھا
مجھے ہوش آیا تو شرما رہے ہین

تڑپتے ہم اس طرح کیون قتلگہ مین
طبیعت ذرا انکی بہلا رہے ہین

الٰہی مجھے خواب یہ کیون دکھایا
کہ دشمن سے غش مین وہ گھبرا رہے ہین

بشیر اس ادا پہ مین سو بار صدقے
وہ صبح شب وصل شرما رہے ہین

جناب بے نظیر شاگرد امیر مینائی

گل داغ آہون سے کمھلا رہے ہین
ہوا گرم ہے پھول مرجھا رہے ہین

شب وصل کمسن ہین گھبرا رہے ہین
خدا جانے کیا کیا خیال آ رہے ہین

نہ ڈھونڈو کہین خضر [illegible]
تمھین اس سے کیا ہم کہین جا رہے ہین

شب ہجر تسکین دیتے ہین نالے
یہی اس مصیبت مین کام آ رہے ہین

یہ جوشش آبلون کا یہ پرخار منزل
مگر جانے والے چلے جا رہے ہین

یہ کس فتنۂ حشر کی رہگذر ہے
قیامت کے آثار ہم پا رہے ہین

عدم اور ہستی مین ہے کیا تماشا بہت آرہے ہین بہت جا رہے ہین
اڑین ہوش کیونکر نہ مستون کے ساقی کہ بادل ہوا پر اڑے جا رہے ہین

سرآمد سخنوران باکمال جناب جلال لکھنوی

اُسے ہر جگہ جلوہ گر پا رہے ہین تصور سے تصویر کھچوا رہے ہین
تسلی یہ خوب آپ فرما رہے ہین کہ ٹھہرے ہوے دل کو تڑپا رہے ہین
غلط ہے اجی عشق کا ان سے دعوی چلو جھوٹ ہی قسمین ہم کھا رہے ہین
مین دیتا تھا دل جب کسی نے نہ روکا نہ دو جان اب لوگ سمجھا رہے ہین
وہ جلوہ دکھاتے تو کیا حال ہوتا یہان لن ترانی مین غش آرہے ہین
سراپا تو قدمون سے انکے لگا ہے بلا سے اگر ٹھوکرین کھا رہے ہین
بیان ان سے کرتے ہین ہم دل کی اُلجھن مقدر کی گتھی کو سلجھا رہے ہین
ہوا دیکے آنچل کی کہنا کسی کا یہ خوب آپ دانستہ غش لا رہے ہین
جلال اسٹھے جاتے ہین دنیا ہی سے ہم وہ کیا بزم سے اپنی اٹھوا رہے ہین

لسان الملک حضرت ریاض

خیال شب غم سے گھبرا رہے ہین ہمین دن کو تارے نظر آرہے ہین
وہ کچھ غیر سے وعدہ فرما رہے ہین مرے سر کی سچی قسم کھا رہے ہین
یہ ہین شوخیان اپنی تصویر دے کر شب وعدہ ہم کو وہ بہلا رہے ہین
نہ افتاد کچھ پیش آئے الٰہی زرا ہم چمن کی ہوا کھا رہے ہین
دم وعظ کیسے مزے مین ہین واعظ بھرے جام کوثر کے چھلکا رہے ہین
یہ انسان بن جائین کچھ ساتھ رہکر فرشتون کو ہم راہ پر لا رہے ہین
نہ لو ان براہ مینخانہ کسطرح واعظ یہ بادل جو سر پر مرے چھا رہے ہین
چمکین گے وہ افشان سر بام کب تک شب وعدہ کیون تارے گنوا رہے ہین
لگا دو زرا ہاتھ اپنی گلی مین جنازہ لیے دل کا ہم جا رہے ہین
یہ اُلجھے ہین رندونسے کیا شیخ صاحب بڑھاپے مین کیون ڈاڑھی رنگوا رہے ہین
قیامت بچھی جاتی ہے ہر قدم پر یہ کون آرہا ہے وہی آرہے ہین

دعا دے رہا ہون یہ دیوانگی مین چنین پھول تنکے جو چنوا رہے ہین
کمر سیدھی کرنے ذرا میکدہ مین عصا ٹیکتے کیا ریاض آرہے ہین

سیف سید عبد الحکیم صاحب شاہجہانپوری

وہ جدو جفایون جو فرما رہے ہین ہم اپنی وفا کی سزا پا رہے ہین
کلیم انکو دیکھوگے کیا خاک تپھر صدا اسن کے جب تم کو غش آرہے ہین
جسے دل دیا جان بھی اسکو دونگا یہ احباب کیون مجکو سمجھا رہے ہین
مرے نالے ہی کان بھرتے ہین انکے یہ دل سوز ہی آگ بھڑکا رہے ہین
ضرور اسکو سمجھے ہین وہ چشم بینا چمن مین جو نرگس سے شرما رہے ہین
دم نزع کہتی ہے آکر یہ ہچکی چلو سیف وہ یاد فرما رہے ہین ؞

جناب شبیر حسن خان صاحب جوش ملیح آبادی

یہ کہہ کہہ کے ہم دل کو بہلا رہے ہین نہ ہو مضطرب دیکھ وہ آرہے ہین ؞
کمر مین ہے تلوار بل ابرؤن پر وہ کس پر خفا ہین کہان جا رہے ہین
گئے ہم بصد شوق جب انکے در تک صدا آئی آرام فرما رہے ہین ؞

جناب بابو جگناتھ پرشاد صاحب سابق مہتمم بندوبست

ہین اور عالم نظر آرہے ہین ؞ ٹھہرئیے کہ دنیا سے ہم جا رہے ہین
سوا آئینہ ہین وہ بجلی سی نظرین وہ دل جانکر اسکو تڑپا رہے ہین ؞

کلیم جناب مولوی عبد الرحیم صاحب لکھنوی

ترے نام غیرون کے خط جا رہے ہین مرے پاس اجل کے پیام آرہے ہین
ضرور اور کوئی ستم رہگیا ہے ؞ مجھے قتل کرکے وہ پچھتا رہے ہین ؞

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم خیرآبادی

ہمین اب فرشتے نظر آ رہے ہین ۔ ہٹو بھی کہ پیش خدا جا رہے ہین
وہ گیسو کب اس رخ پہ لہرا رہے ہین ۔ گلستان مین کالے ہوا کھا رہے ہین
تپ ہجر سے داغ کمہلا رہے ہین ۔ کڑی دھوپ ہے پھول مرجھا رہے ہین
سمجھتا ہون گلزار جنت کو واعظ ۔ کسے سبز باغ آپ دکھلا رہے ہین
وہی مجھ سے ہین انکی ترچھی نگاہین ۔ دم نزع بھی تیر برسا رہے ہین
قیامت ہو، تجلی ہو، پارہ ہو دل ہو ۔ تڑپتے ہین سب آپ تڑپا رہے ہین
کوئی بھیجدے حور جنت سے یارب ۔ اکیلے تو مدفن مین گھبرا رہے ہین
جوانی مین دل ایک کافر کو دیکر ۔ وہ ثاقب ہم آج تک ہم تو پچھتا رہے ہین

جناب پروفیسر ثاقب، وکٹوریا کالج، گوالیار

ایام گل مین اور ہی سامان ہو گیا ۔ پھر تار تار اپنا گریبان ہو گیا
ساقی کی چشم مست پہ قربان ہو گیا ۔ کامل طریق عشق مین ایمان ہو گیا
صد شکر اُس بت کافر کو شیخ بھی ۔ ایمان نذر دیکے مسلمان ہو گیا
آوارگان دشت محبت کے واسطے ۔ سجدہ در حبیب کا ایمان ہو گیا
مین شاد قتل سے، وہ پریشان جور سے ۔ مشکل تھا جو اُنہین مجھے آسان ہو گیا
وہ بے نیاز جان نکلنے کو بیقرار ۔ بس اب مریض ہجر کا درمان ہو گیا
زاہد مین وہ ریا، وہ پوست نہین رہی ۔ رندون مین بیٹھ بیٹھ کے انسان ہو گیا
پیر مغان کے فیض توجہ کو کیا کہون ۔ حاصل تصورات سے اذعان ہو گیا
عشاق مر مٹے کہ گری برق جانستان ۔ انکی نگاہ ناز کا احسان ہو گیا
جب چارۂ فراق نہ کچھ بن پڑا تو مین ۔ اپنے کئے سے آپ پشیمان ہو گیا
اللہ رے جمال کہ صناع بے مثال ۔ صورت کو تیری دیکھ کے حیران ہو گیا

ثاقب امید وصل ہی مین ہو گیا وصال
پورا کسی طرح مرا ارمان ہو گیا

اندکر۔ نیچا گھرا سُر جو خاصکر طبلے ڈھولک
پکھاوج سے نکلتا ہے ۳ وہ طبلہ یا
لبحیرا جو بائین ہاتھ کی طرف رہتا ہے
عموماً طبلہ۔ (جانصاحب) کیون نہ
بایان بجا کے گادے بہو۔ چھیڑے
جب بیٹھکے ستا رہی ساس۔
بایان بولنا۔ ۱۔ لازم۔ (دہلی) کہین
آتے جاتے وقت تیتر کا بائین رُخ بولنا
کامیاب ہونیکی علامت سمجھی جاتی ہے
اچھا شگون ہونا۔ کام نبنا۔ فتح ہونا
بایان (پیر) پاؤن پوجنا۔ ۱۔
متعدی۔ کیسکی استادی فیلسوفی کا مُقر
ہونا۔ ہار ماننا۔ کسیکے کمال کا قایل ہونا
باز آنا۔ ہاتھ اُٹھانا کی جگہ۔ لوہا ماننا
دشاد) کیا دیا فقرہ کہ ہاتھ لے بیت
دکھانا چاہئے۔ برہمن میر ابھی بایان
پاؤن پوجا چاہئے (شوق) مجھکو بھینو
کے خوب دیکھی سیر۔ پوجے آپ کا بھی
بایان پیر
بایاں پاؤن یا پیر چومنا۔ لازم
دیکھو بایان پیر پوجنا۔
بایان پاؤن لینا۔ متعدی (طنزاً)
عظمت ماننا۔ تعظیم کرنا چالاکی فتنہ
پردازی اور شرارت کا قائل ہونا
(قلق) چھواہے دست رنگین یار کا
کس ہاتھ سے اُس نے۔ بڑھاکر ہاتھ
بایاں پاؤن تو لوُن مین برہمن کا۔
بایاں قدم چومنا۔ متعدی تعظیم
کرنا (قدر) جو تم ایک ٹھوکر سے ہمکو
جلادو قدم چومین اے یار بایاں تمہارا
بایاں قدم کدھر ہے۔ دوسری
کی چالاکی فتنہ پردازی یا شرارت ظاہر
کرنیکی جگہ کہتے ہین۔ (فقرہ) آپکا بایان
قدم کدھر ہے۔
بایاں قدم لینا۔ ۱۔ لازم۔ دیکھو
بایاں پاون لینا (صبا) اے مغبچو بھالا
بایاں قدم مین لونگا زاہد کا گر عمامہ
رہن شراب ہوگا۔
باید وشاید فـ۔ تابع فعل جیسا چاہیے
بہت زیادہ۔ نہایت مناسب (فقرہ)
جواب تو ایسا معقول موجود ہے کہ باید
وشاید۔ ایسے کرتب دکھائے کہ باید
وشاید۔
بائے فارسی (ف) مونث وہ
ب جسکے نیچے تین نقطے ہوتے ہین۔
بائے موحدہ (ف) مونث
ایک نقطے والی ب۔
بایں۔ دیکھو ب۔
بایں ہئیت کذائی (ف بہ + این
ہئیات صورت شکل۔ کذائی چنین

وچنان - کذا عربی مین ایسا دیساِ فارسی
قاعدے سے اسمین ی اضافہ کیگئی
ہے)- دیکھو ب -
باین - (س) مذکر - ایک قسم کی مٹھائی
جو شادی یاکسی کامیابی کے موقع پر دوستون
کو بانٹتے ہین -
بباد - (ھ - س - د ے - خلاف - واد -
بولنا -) مذکر عم جھگڑا - فساد - بحث
(اٹھانا - اٹھنا کے ساتھ)
ببادی - (س و رادی) صفت
فسادی - جھگڑالو -
بباد - (ف) - بہ - باد ہوا) صفت
برباد - ویران -
ببر - (ھ) عم - مونث - ببول -
ببر (ع) بروزن صبر - ایک قسم کا
درندہ جو شیر کا دشمن ہوتا ہے بو رجمع
فارسی ببکون یائے ددم بولتے ہین بہار
عجم مین لکھا ہے بعقتین ایک قسم کا شیر
ہے - اردو مین زبانون پر بروزن کمر
ہے -
ببر - (ھ) مذکر - وہ شخص جو اونٹ
اور گھوڑے کے پاؤن کے بال کاٹتا
ہے -
ببرا - مذکر کبوترون کا ایک
رنگ - نیلے رنگ کے بازو پر سیاہ
نقطے ہوتے ہین -
ببرا کھیری - (ھ یائے اول مجہول
و یائے دوم معروف) مونث - جھگڑا
لڑائی لڑنا -
ببری (ھ) - عم - ببول
ببری - (ھ) مونث - گھوڑے
کی ایال یا دم جسکے بال کٹ گئے ہون
۲ عورتون کی پیشانی کے وہ بال جنکو
کاٹ کر چھوڑا کرتے ہین اور خوبصورتی
کے واسطے ماتھے پر چھوڑتی ہین - طرۃ -
۳ چھوٹی ہوئی لٹ ۴ وہ نیلی کبوتری
جس کے بازون پر کالی چتیان ہون ۵
گھوڑون کی بال کاٹنے کا کام -
ببریان چھوڑنا (ھ با بریان - بال
کا سرا جو لا بنا ہوا ورکٹا ہوا نہو) لازم
عو - لٹین بڑھانا - زلفین بڑھانا یا کھا
چوٹی گوندھتے وقت دونون طرف کچھ
بال چھوڑ دیتی ہین انکو ببریان چھوڑنا
کہتے ہین -
ببوا - (ھ) مذکر - بابو کی تصغیر ۲ بچا
لڑکا - محبت سے کہتے ہین ۳ کھلونا
مٹی کا پتلا -
ببول - (ھ - ببور - ببری) - مونث
ایک خاردار درخت جس سے گوند
نکلتا ہے (مکر) دن بہت گرے

نہیں دیکھی وہ جنگل کی بہار۔ ایک جانب
کو بولیں زرد داک ٹیسو ڈھاک سرخ۔
بول کے پیڑ بونا۔ الازم۔ عم۔ برے
کرم کرنا۔ ایسا کام کرنا جسکا نتیجہ خراب ہو
بَبولا۔ (ھ) مذکر۔ بونڈلا۔ ہوا جو خلا کی وجہ
سے چکر کھا کر بلند ہوتی ہے۔ (برق) اٹا
آلودہ جو گردش سے سراپا اُٹھا۔ دور سے
لوگ یہ سمجھے کہ بولا اُٹھا۔ (نوٹ) یہ لفظ باؤ
بمعنی ہوا اور بُلا بمعنی حباب سے مرکب ہے
لہذا اُسکا استعمال بمعنی گرد باد صحیح نہیں
ہے بمعنی حباب کے صحیح ہے۔ دیکھو
بگولا۔

بِبھاس (ھ)۔ مونث۔ ایک راگنی
کا نام۔

بَبَئی۔ (س)۔ مونث ۱ ایک قسم کی
خوشبودار بوٹی ۲ ایک پرند مینا کی قسم
کا۔ اس معنی میں اہل دہلی بَبَئی۔ (بائے
فارسی سے) بولتے ہیں۔ اور لکھنؤ
میں یُوئی زیادہ زبانوں پر ہے۔

بَبّی۔ (ھ)۔ مونث۔ (غو) بوسہ

بُبیا۔ ۱۔ مونث۔ بی بی کی تصغیر ۲ تاش
کا وہ پتا جس پر عورت کی تصویر بنی ہوتی
ہے۔

بِبیئس۔ ۱۔ (ھ) یائے معروف مونث
۱ بواسیر ۲ علت اُبنا۔

بَبیسی۔ (ھ) مونث۔ بواسیر

بَبیسیا۔ (ھ) صفت ۱ اس
شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بواسیر
یا علت ابنا میں مبتلا ہو ۲ بہت بکنے
والا ۳ فریبی چالاک۔

بَپا۔ (ف) صفت۔ قایم۔ (داغ)
وہ جب چلے تو قیامت بپا تھی چار طرف
ٹھہر گئے تو زمانیسکو انقلاب ہوا
(کرنا ہونا کے ساتھ)

بپت۔ بِپتا۔ (ھ) مونث۔ ہو۔ دکھ
مصیبت۔ بلا۔ مصیبت کی سرگزشت
(امیر) رہا کچھ دیر دلون کو سکوت
آخر بنا چار ہی۔ کہی آنکھوں نے دل سے
دل نے آنکھوں سے بپت ساری۔

بپت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔ ۱۔ لازم
مصیبت آنا ۲ عو۔ خاوند مرجانا۔
رانڈ ہو جانا بیوہ ہو جانا۔

بَپتِسما۔ (انگ)
۱۔ مذکر۔ اصطباغ۔ عیسائی مذہب
کے موافق پانی چھڑکنے یا پانی میں غوطہ
دینے سے کسیکو عیسائی بنانا۔

بَپوتی۔ (ھ) مونث۔ میراث یہ لفظ
بضم حرف دوم دینا بفتح حرف دوم
صحیح ہے۔

بَپھارا۔ (س) مذکر ۱ انجرا۔ بھاپ

۲ پسینا لانیوالی دوا ۳ بھاپ سے پسینا نکالنا ۔

بپھرنا ۔ (ھ بے مخالف ۔ بھرنا ۔ واپس ہونا) ۔ لازم ۱ غصّے ہونا ۔ جھلّانا (بحر) (دل) ہاتھ سے گیا صفِ مژگان کو دیکھکر بپھرا ہمارا شیر نیستان کو دیکھکر ۲ ضد کرنا فیل لانا ۔ مچلنا ۳ قابو سے باہر ہونا جوش مین بھرنا ۴ (گھوڑے کا) بدکنا ۔ چمکنا اچھلنا ۵ باغی ہونا ۔

بپھرے رزیل اور بھوکے اشراف سے ڈرنا چاہئے ۔ ا ۔ مقولہ ۔ شریف بھوکھ کی حالت اور رزیل غصّے کی حالت مین خطرناک ہوتا ہے ۔

بَت ۔ (ھ) بات کا مخفف ترکیب کے ساتھ استعمال مین ہے ۔

بَت بَنا ۔ مذکر ۔ باتونی ۔ جھوٹی باتین بنانے والا ۔ (اسیر) باتین بنائین ہم نے جو وصف دہن مین خوب ۔ وہ ہنسکے بولے آپ بھی کتنے ہین بت بنے

بَت کہا ۔ (ھ) صفت ۔ جمع ۔ بیان کرنیوالا ۔ باتونی ۔

بت کہاو ۔ عم ۔ مذکر ۔ گفتگو ۔ بات چیت ۔

بت کہاو ہونا ۔ لازم گفتگو ہونا

بحث ہونا ۔ تکرار ہونا صلاح مشورہ ہونا ۔

بَطّ ۔ (ف) مونث ۔ ایک قسم کی مرغابی ۔ اسکا معرب بط ہے ۔

بِت ۔ (ھ ۔ س ۔ وت قابلیت ۔ توفیق ۔ دولت ۔ ذریعہ) مونث (عو) ۱ قد ۔ عمر ۔ سن (فقرہ) لڑکی کی جتنی بت ہے اُتنا کام کرتی ہے ۲ بساط ۔ طاقت ۔ بَل ۔ دولت ۔ قدر ۔ پہنچ ۔ اونچائی ۔

بُت ۔ (ف بتان جمع) ۔ مذکر ۔ مورت پتلا ۔ صنم ۲ (ھ) وہ آڑا تختہ یا پتھر جس پر قمار باز پانسا پھینکتے ہین (ذوق) جو دل قمار خانہ مین بت سے لگا چکے ۔ وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے ۳ (مجازا) معشوق ۴ خاموش ۔ بالکل چپ چاپ ۵ مکا گھونسا ۶ (دہلی) بیوقوف احمق ۷ بیہوش ۔ مدہوش ۔

بت بنا ۔ بت بن جانا ۔ ا ۔ لازم چپ ہونا (امیر) شان اللہ کی اُس بزم مین ناصح بھی ہین چپ ۔ بت بنے بیٹھے ہین ہر بات کے رٹنے والے ۲ محو ہو جانا ۳ بت بنگئے ہم امیر آخر یہ یاد صنم کی انتہا ہے ۔ اس معنی مین بت سا بننا بھی کہتے ہین ۵ ہی کچھ تو بات مومن جو چھا گئی خموشی ۔ سکتہ

کو دید یا دل کیون بت سے بنگئے ہو

بُت پرست ۔ (ف) صفت
بُت پوجنے والا ۔ وہ قوم جو خدا کو چھوڑ
کر بتون یا مورتون کو پوجتی ہے (مجازاً)
عاشق ۔

بُت پرستی ۔ (ف) ۔ مونث
بت کی پرستش ۔

بُت تراش (ف) صفت
بت بنانیوالا ۔

بُت خانہ ۔ بتکدہ ۔ (ف) مذکر
وہ عمارت جسمین بُت رکھا جائے
مندر ۔ شوالا ۔ مورتون کا گھر ۔

بُت خانہ آذر ۔ (ف) آذر فارسی
قدیم مین آگ کو کہتے ہین) ۔ مذکر ۔
آتشکدہ مجوسیون کا ۔ مجوسی آگ کی
پرستش کرتے ہین (غالب ۔ گھوڑی
کی تعریف) نقش پا کی صورتین وہ
دلفریب ۔ تو کہے بت خانہ آذر کھلا

بُت سا ہو جانا ۔ ا ۔ لازم چُپ
چاپ ہو جانا ۔ (جرات) ہم بھی کچھ
عشق بتان مین آہ بت سے ہو گئے
ناتوانائی سے کوئی عضو ہلتا ہی نہین ۔

بُت شکن ۔ (ف) صفت
بُت کا توڑنے والا ۔

بُت ہو جانا ۔ ا ۔ لازم چُپ سُن ہو جانا
چُپ ہو جانا ۔

بِتّا (ھ) ۔ مذکر ۔ ایک ہاتھ کی چوڑائی
۔ بالشت ۔

بُتّا ۔ (ھ) مذکر ۔ دھوکا ۔ دم جھانسا ۔
فریب ۔ حیلہ بہانہ ۔

بُتّا بتانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ دھوکا دینا
فریب دینا ۔ (قدر) گل ہنس پڑا کلی نے
الگ مسکرا دیا ۔ لیکن صبا نے دونون
کو بُتّا بتا دیا (سحر) جسقدر ہمکو ستایا ہے
ستاتے ہین ہمین ۔ دیکھنا باتون مین کیا
بُتّا بتاتے ہین ہمین ۔

بُتّا دینا ۔ ا ۔ متعدی ۔ ٹالنا ۔ حیلہ حوالہ
کرنا ۔ بہانہ کرنا ۔ فریب دینا ۔ دھوکا
دینا ۔ جھانسا دینا ۔ مغالطہ دینا ۔ جھوٹا
وعدہ کرنا ۔ (فقرہ) اگر مسلمانون کی
جیت ہوتی تو منافق مال غنیمت
مین حصہ لگانے کے لئے مسلمانون
سے کہتے کہ ہم بھی تمھارے ساتھ
تھے اور اگر کافرون کی جیت ہوتی تو انکو
بُتّے دیتے کہ مسلمان تو تیر غالب آچکے
تھے مگر ہم نے تمہاری خاطر سے دیدہ
و دانستہ کمی کی ۔

بُتّے بازی ۔ ا ۔ مونث حیلہ سازی
فریب دہی ۔

بُتّے مین آنا ۔ ا ۔ لازم ۔ فریب مین

آنا۔ دم مین آنا سے ۷ آؤن نہال خان
کے نہ لیتے ین اکیبار۔ ابجان لاکھ
سبز دہ مجھکو دکھائے باغ ۔

تباسا۔ (ھ۔ پانی کا بلّا) ا۔ مذکر۔ ۱ بلبلا
حباب ۲ ایک قسم کی مٹھائی جو خالص شکر
کی شکل حباب بناتے ہین۔ (آتش) رش
سے شکر ہوئی شکر سے تباسے پیدا (صبا
قافیہ۔ سے پیدا۔ ردیف) ۳ آتشبازی
کا چھوٹا انار جو مٹھائی کی تباسے کے ہمشکل
ہوتا ہے۔

بتاس۔ (س) ۔ مونث ۔(ہندو)
ہوا۔

تباس پھینی۔ ا۔ مونث۔ ایک
قسم کا پکوان جسکو دودہ اور قند کے
ساتھ کھاتے ہین۔

تباسا سا گھلنا۔ ا۔ لازم۔ غم یا بیماری
سے دفعتہً دبلا ہو جانا۔ یکایک بہت
دبلا ہو جانا۔

تباسے کا قفل۔ ا۔ مذکر۔ ایک قسم کا
چھوٹا سا گول قفل (قدر ۶) تباسے کا
لگا تھا قفل کیا گنج شہیدان پر۔

تباسے کیطرح بیٹھ جانا۔ ا۔ لازم
دفعتہً نہایت دبلا ہو جانا۔ یکایک حالت
ردی ہو جانا۔

تباسے کیطرح گھل جانا۔ ا۔ دیکھو
تباسے کیطرح بیٹھ جانا۔

تباشہ۔ دیکھو تباسا۔

بُتام۔ (انگ BUTTON
ا۔ مذکر۔ بٹن ۔

بُتانا (ھ) متعدی۔ عم۔ بجھ جانا۔

بتانا۔ (بتانا اور بتلانا دونون صحیح
ہین لیکن بتانا زیادہ فصیح ہے) متعدی
کہنا۔ بیان کرنا۔ جواب دینا ۔ تباساقی
ہے کیا کفارہ رسم مئے پرستی مین قسم
پیر مغان کی جھوٹ کھا بیٹھا ہون مستی
مین ۲ سکھانا۔ پڑھانا۔ تعلیم دینا۔ ذہن
نشین کرنا۔ سمجھانا۔ (فقرہ) چار حرف
انکو بھی بتا دو ۳ ظاہر کرنا۔ کھولنا۔ راز
کا افشا کرنا۔ واقف کرنا (داغ) عذر
آنے مین بھی ہے پاس بلاتے بھی نہین
باعث ترک ملاقات بتاتے بھی نہین
۴ دکھانا (فقرہ) دیکھو یہ کہان سے کہان
آنکلے ذرا انھین انکو راستہ بتا دو ۵ اشارہ
کرنا۔ ہاتھون یا آنکھون کی حرکت سے
اشارہ کرنا۔ (میر حسن) کبھی ناچنا اور
گانا کبھی۔ رچھانا کبھی اور بتانا کبھی۔
(داغ) جب کوئی فتنہ زمانے مین نیا
اٹھتا ہے۔ وہ اشارے سے بتا دیتے
ہین تربت میری ۶ کام دینا۔ کام
سے لگا دینا۔ (فقرہ) انھین بھی کچھ
بتا

کام تبادو۔ ٹھیک بنانا۔ مارنا پیٹنا
(فقرہ) تجھے آکر تباؤں۔

بتان (ھ) مونث۔ چارپایوں کی جمع ہونیکی جگہ کھلے میدان میں۔

بتانا۔ (ھ)۔ مذکر۔ ایک زیور کا نام ہے۔ سونے چاندی پیتل کی چوڑی۔ جو عورتیں ہاتھ میں پہنتی ہیں اُس میں گھنگرو بھی ہوتے ہیں ۲ وہ لوہے کا کڑا جو منہار کے پاس ہاتھ کا پیمانہ سمجھنے اور اُسکی مدد سے چوڑی چڑھانے کے واسطے رہتا ہے۔ (منیر) حوروں کی آنکھوں کے حلقے لے پری موجود ہیں ان بتانوں سے چڑھاؤ پیاری پیاری چوڑیاں ۳ گھوڑے کی نبض جس سے اُسکی بیماری کا حال دریافت ہوتا ہے ۴ پُرانی دستار۔ وہ دستار جسکو پگڑی کے نیچے اس غرض سے رکھتے ہیں کہ اوپر کی طرف گولائی رہے ۵ مجازاً امداد (مثل) خان خانا جسکے کھانے میں بتانا۔

بتاؤ نہیں آئی۔ ا۔ (کاشتکاروں زمینداروں کی اصطلاح) بارش کی کثرت سے زمین اتنی خشک نہیں ہوئی کہ ہل جوتیں۔

بتّر۔ (ف) بدتر کا مخفف۔ صفت بدتر۔ نہایت بُرا۔ نکمّا۔ ناقص۔ بہ تشدید تائے فوقانی بھی شعرا نے باندھا ہے (خلیل) مجھسے مقابلہ جب رونے میں یہ کریگا۔ دُھنکی ہوئی روئی سے بتّر سحاب ہوگا۔

بَتَّر۔ (ھ)۔ مونث۔ آراضی جب ہل چلانیکے قابل ہو۔

بَتَر۔ (ع) صفت۔ دُم کٹا جانور۔ بے اولاد۔ بے خیر۔ بے فیض۔

بُترا۔ (ھ) صفت۔ کُند۔ اُس ہتھیار کی نسبت کہتے ہیں جسکی دھار جاتی ہے

بتّرانا۔ ا۔ متعدی (ہندو عو) ۱ عیب نکالنا۔ بُرائی نکالنا۔ موشگافی کرنا۔ نکتہ چینی کرنا (فقرہ) بھلے چنگے کام کو بتراتا ہے ۲ جھوٹا بنانا جھٹلانا (فقرہ) مجھے بتراتا ہے۔

بَتسا۔ (ھ)۔ مذکر۔ ایک قسم کا چاول

بتک۔ (ف)۔ مونث۔ بط۔

بتنگڑ۔ (ھ) مذکر ۱ مبالغہ۔ ذراسی بات کو بڑی بات بنادینا ۲ باتونی

بتلانا۔ (ھ) ا۔ متعدی۔ دیکھو بتانا (جلال) تبلائیں منھ سے بیہوش کے چھالے ہی پاؤں کے۔ جوش جنون میں وادیٔ پُرخار کا پتا۔

بِتنا۔ (س) لازم۔ گزر جانا ہو جاتا

اب اس جگہ بیتیا ہی بولتے ہیں۔

تبنگ۔ (ف) ا۔ صفت۔ بیزار۔ ناخوش (میر حسن) سدا عیش و عشرت سدا راگ رنگ۔ نہ تھا زیست اپنی سے کوئی تبنگ۔ اب اس جگہ تنگ ہی کہتے ہیں۔

تبنگ آنا۔ تبنگ ہونا۔ لازم عاجز ہونا۔ ملول ہونا۔ بیزار ہونا۔ عاجز آنا۔ (ناسخ) تبلکوے میں میرے نالوں سے جو آیا ہے تبنگ۔ اس صنم کے سامنے ناقوس نے فریاد کی

تبنگڑ۔ مذکر۔ بیفائدہ ملول طویل کلام۔

بتورا۔ (ھ) ۔ مذکر۔ خشک اُپلوں کا ڈھیر۔

بتورن و بتولن۔ (ھ) مذکر۔ فصل کاٹتے وقت غلہ کا ایک جگہ جمع کرنا۔ غلے کا انبار جو فصل کیوقت ہوتا ہے۔

بتوری۔ (ھ) ۔ مونث۔ ایک قسم کا غلہ۔ ایک قسم کا چنا۔

بتوریی۔ (ھ۔ باد۔ ہوا) مونث۔ وہ ورم جو نہایت سخت ہو کر مثل پتھر کے ہو جاتا ہے۔

بتول۔ بروزن رسول۔ (ع) بتل بمعنی قطع سے۔ اسم فاعل کنواری تارک دنیا۔ ا۔ مونث۔ لقب ہے حضرت بی بی فاطمہؓ کا جو رسول خدا کی صاحبزادی تھیں ۲۔ مسلمان عورتوں کا نام بھی ہوتا ہے

بتولا۔ ا۔ مذکر ۲۔ فریب۔ دھوکا۔ مضحکے کی بات۔

بتوے بنانا۔ ا۔ لازم (عو) چکنی چپڑی باتیں کرنا۔ سخن سازی کرنا (شوق قدوائی) بتوے بنانیکو آئیں بوا۔ یہ بٹیے کا پیغام لائیں بوا۔

بتوے دینا۔ ا۔ متعدی۔ عو۔ فریب دینا۔ جھانسے دینا (انشا) نہ بتوے دو مجھے یا نسے اڑن چھو ہو جاؤ۔ کسکو کہتے ہیں محبت ابھی کیسا اخلاص۔

بتوے بتانا۔ ا۔ متعدی۔ عو۔ بتوے دینا۔ ع۔ اے جان کسی کھیلا کو یہ بتلاؤ بتوے۔

بتوے میں آنا۔ ا۔ لازم۔ عو۔ دھوکا کھانا۔ جل میں آنا۔ فریب میں پھنسنا

بتولن۔ ا۔ مونث ۱۔ باتونی عورت۔ چالاک دغاباز عورت۔

بتھا۔ (س) مونث۔ دکھڑا۔ تکلیف آفت مصیبت کا بیان۔

بتولی۔ (ھ) ۔ مونث۔ مسخرہ پن

بتونی۔ (ھ) ۔ صفت۔ عم۔ باتونی

بَتُووَن - (ھ) - مونث - بیج کے لئے زمین کا درست کرنا -

بِتھرانا - (ھ) - متعدی - پھینکنا ضایع کرنا - بکھیرنا -

بِتھرنا - (ھ) - لازم - گرنا - پھیلنا - بکھرنا -

بِتھوا - (ھ) - مذکر - ۱ ایک قسم کا ساگ جو گیہون کے کھیت مین پیدا ہوتا ہے ۲ ایک قسم کی گھاس جو ربیع کے فصل مین ترمقامات مین ہوتی ہے -

بتھوے کا ساگ کن سا نوئین خلیا
ساس کن ساسو نہین - (ساس کی بہن (خلیا ساس) کہلاتی ہے) مثل - ادنے چیز کی کچھ قدر و منزلت نہین ہوتی -

بِتھیا - (ھ) - مونث - خشک اُپلونکا ڈھیر -

بتی - (ھ - گول ٹھیکرا) - مونث ۱ لڑکونکا کھیل - گلی ڈنڈا - ایک لڑکا گول ٹھیکری پاؤن کے انگوٹھے کے گھائی مین رکھکر پھینکتا پھر دوسرا اُسی ٹکڑے کو پاؤن کے انگوٹھے کی گھائی مین رکھکر ایک سانس مین اٹھالاتا ہے اور بتی بتی بہ آواز بلند کہتا جاتا ہے ۲ دوڑ (فقرہ) اگر تم ہار گئے تو سو بتیان لینگے -

بتی بلا دینا - ا متعدی - عاجز کر دینا ہار منوا دینا - (کایا پلٹ) اب زیادہ غصہ نہ دلاؤ مین کہتا ہون کون مفت خدا کی ٹھائین ٹھائین اپنے سر لے نہین ذرا سے شوشے مین بتی بلا دیجائے تو نام نہین

بتی بول جانا - ا - لازم - عاجز ہو جانا - بیکار ہوجانا (فقرہ) اب تو آپ کی ردلیف بتی بول گئی -

بَتّی - (ھ) - مونث ۱ فتیلہ - چراغ کی بتی - وہ بٹی ہوئی روئی یا کپڑا جسکو تیل مین ڈال کر جلاتے ہین - (خلیل) جلتی ہے اُسکے شعلۂ رخسار دیکھکر بتی چراغ چشم مین خط نگاہ کی ۲ شمع - روشنی ۳ شافہ ۴ لاکھ کی قلم جس سے مُہر لگاتے ہین ۵ فتیلہ جو زخم مین اس غرض سے رکھا جاتا ہے کہ مواد سے زخم بھر نہ جائے - (قلق) بتی ہمارے زخم کی روشن کنول ہین ہی ۶ وہ فتیلہ جس سے توپ بندوق یا گولا سر کرتے یا کسی قسم کی آتشبازی مین آگ دیتے ہین ۷ پگڑی کا باریک بٹا ہوا پیچ (آتش) سرخ بتی باندھکا ڈال شان بالائے سر ۸ حیوانات کا گوشت جو پیٹھ کی ہڈی کے دونون جانب ہوتا ہے یہ گوشت بہت نرم اور کھانے مین لذیذ ہوتا ہے ۹ اگر کا فتیلہ - صندل کا فتیلہ - بارود کا فتیلہ (ناسخ) بتی اُس کے

میل کی بتی اگر کی نکلی۔ ریزہ ریزہ میل
صندل کا برادہ ہو گیا ۱ میل جو ہاتھون
یا کیسے کی مالش سے بدن سے چھوٹتا
ہے (رشک) جب نہانے مین ہوا
کیسہ تمھارے ماتھے پر چھٹکے بتی صاف
مشک جبین پیشانی ہوئی ۱۱ بانس یا
سرکنڈے کی گڈی جو کھپریل یا چھپر مین
آڑی باندھتے ہین ۱۲ فتیلہ روئی یا
کپڑے کا جسکو اس غرض سے ناک مین
رکھتے ہین کہ نزلے کا پانی نکلے ۱۳ عم
دیا سلائی۔

بتی اڑانا۔ا۔متعدی۔(جو لوگ
نشانہ مارنے کی مشق کرتے ہین چراغ
کی لو پر نشانہ لگاتے ہین) ٹھیک نشانہ
لگانا۔(ناسخ) گل کر دیا چراغ ہماری
حیات کا۔ بتی اڑائی تو نے تفنگ کی خد
سے۔

بتی اکسانا۔متعدی۔چراغ کی
روشنی بڑھانے کے لئے بتی کو آگے
بڑھانا (الحقوق والفرائض) زندگی
کی مثال ایک روشن چراغ کی سی
ہے کہ اگر پھونک مار کر بجھا نہ دیا جائے
تو جبتک تیل وفا کریگا جلتا رہیگا
ہان بیچ بیچ مین بتی اکسانے اور گل
کے کترنے کی بھی ضرورت واقع ہوتی
رہتی ہے۔

بتی بٹنا۔ا۔متعدی۔روئی یا
کاغذ یا کپڑے کا لپٹنا۔(مراۃ العروس)
محمودہ سے روئی منگا کر اصغری چراغ
کی بتیان بٹ دیا کرتی۔

بتی بنانا۔ا۔متعدی۔لپٹنا۔(آتش)
بتیان اسکی بنا کر مین کرون روشن
چراغ باد سے اڑ کر بجھا دے گر مراد اس
چراغ۔

بتی بنا کر رکھ چھوڑو۔ا۔ردی کاغذ
کی نسبت کہتے ہین کہ اسکی بتی بنا کر
رکھ چھوڑو۔ یعنی بیکار ہے۔

بتی جلانا۔ا۔متعدی۔چراغ یا
شمع کا روشن کرنا۔

بتی جلنا۔ا۔لازم۔

بتی چڑھانا۔ا۔متعدی ۱ دوا
کی بتی بنا کر زخم مین رکھنا۔روئی یا
کپڑے کی بتی بنا کر زخم مین رکھنا ۲
فانوس۔کنول۔ہانڈی۔جھاڑ مین
چربی کی بتی لگانا۔

بتی چڑھنا۔ا۔لازم۔

بتی دکھانا۔ا۔متعدی ۱ بتی لگانا
جلانا۔داغنا۔بندوق۔توپ۔گولہ
چھوڑنا ۲ روشنی دکھانا۔

بتی دینا۔ا۔متعدی۔آگ لگانا۔

داغنا ۔

بتی لگانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ بتی چڑھانا
آگ لگانا ۔

بتیا ۔ (ھ) مونث ۱ ہرا کچا پھل
عموماً ۔ خربزے کے کچے پھل کو کہتے
ہین ۲ ایک قسم کا لمبا بینگن ۔

بتیانا ۔ (ھ) ۔ لازم ۔ عم ۔ بات چیت
کرنا ۔

بتیت ۔ (ھ) صفت عم گزرا ہوا گزشتہ

بتیس ۔ (ھ یاے معروف) صفت
۳۲ ۔ ۲عہ

بتیسا ۔ (ھ) ۔ مذکر ۱ ایک قسم کا حلوا
جو بتیس دواؤن سے مرکب ہوتا ہے ۔
اور زچا کو بغرض قوت آنیکے کھلاتے ہین
۲ وہ بتیس مسالے جو گھوڑی کو بعد بچہ دینے
کے کھلاتے ہین ۳ ایک قسم کا پنجابی
حلوا ۔

بتیس ابرن ۔ (س ابھرن ۔
زیور) بتیس قسم کا زیور جسکی تفصیل یہ ہے
۱ سیس پھول ۲ کھور ماتھے کا زیور
۳ ٹیکا ۴ نتھ ۵ بالی ۶ پتا ۷ جھومر
۸ کرن پھول ۹ کنٹھ سیری ۔ گلے کا زیور
۱۰ جوہار ۱۱ جگنو ۱۲ پچلڑی ۱۳ چمپا کلی
۱۴ چندن ہار ۱۵ ملکٹ ہار ۱۶ پہنچی ۔
۱۷ پچھیلی چوڑیون کے پیچھے پہننے کا
زیور ۱۸ چھن منقش ۱۹ کنگن ۲۰ نونگے
۲۱ برے ۔ بازو کا زیور ۲۲ جوشن ۔
۲۳ بازوبند ۲۴ آرسی ۲۵ انگوٹھی
۲۶ چھلے ۲۷ کردھنی ۲۸ کڑے ۲۹ پازیب
۳۰ جھانجھ ۳۱ جھڑے ۳۲ بچھوے

بتیس دانت ۔ مجازاً ۔ سخت
قید کی جگہ (سحر) بتیس دانتون مین
ہے مقید ۳۲ اسی لئے آئے نہ جسمین میری
شکایت زبان پر ۔

بتیس دانت کی بھاکا یا بھکیا
خالی نہین جاتی ۔ ا ۔ مثل ۔ جاہلون
کا خیال ہے کہ جس شخص کے پوری
بتیس دانت ہوتے ہین جو کچھ وہ
منھ سے نکالے ضرور پورا ہو مطلب
یہ ہے کہ فال بد کا نتیجہ خراب ہوتا ہی
جسکو سب برا کہتے ہین اُسپر ضرور
آفت آتی ہے کوسنے کاٹنے کا برا
اثر ہوتا ہے ۔

بتیس دانتون مین زبان ۔ ا ۔
مثل ۔ ایک کمزور کو متعدد زبردست
دشمن گھیرے ہوے ہین ۔ بیحد پابندی
سخت قید کی نسبت کہتے ہین ۔
(قدر) گو کرے کوئی درشتی اسکو ہے
نرمی سے کام یون ہے سب مین
جسطرح بتیس دانتون مین زبان

بتیس دہار۔ مذکر۔ (ہندو عو) ماں کا دودھ جو روزمرہ پیا جاتا ہے

بتیس دھار ہو کر نکلے۔ ۱۔ بددعا عو تیرا بدن پھوٹ جائے تجھپر جبر پڑے تیرے آگے آئے پھوٹ پھوٹ کے نکلے۔

بتیسی۔ (ھ) مونث ۱۔ عوام کا خیال ہے کہ انسان کے منھ مین بتیس دانت ہوتے ہین۔ انسان کی دانتون کی دونون لڑیان۔ دانتونکا جوکا (محشر) تغافل کے شہیدون کو جلادے ہے تبسم سحر مگر صحیح قیامت ہے ترے دانتونکی بتیسی۔

بتیسی بجنا۔ لازم۔ سردی یا خوف کی شدت سے کاپینے مین دانتون کا آواز دینا۔

بتیسی بند ہونا۔ لازم۔ حالت غش مین دانتونکا جکڑ جانا یا بیٹھ جانا منھ بند ہوجانا۔ بول نہ سکنا۔

بتیسی دکھانا۔ ۱۔ متعدی۔ دانت دکھانا۔ بیہودہ طریقے سے ہنسنا منھ چڑانا۔

بتے۔ دیکھو۔ بتا۔

بٹ۔ (ھ۔ س۔ ایک درخت کا نام۔ بڑ۔ برگد۔ ایک کوڑی (مونث) ۲ وہ شکن جو موٹاپے کی وجہ سے پیٹ یا گردن مین پڑ جاتی ہے (جان صاحب) لہرین ہین بٹین ناف بھنور پیٹ ہے دریا ۳ وہ ورم جو چوٹ کے صدمے سے انسان کے جسم پر ہوتا ہے ۳ بل سلوٹ ۴ (دہلی) تولنے کا وزن۔ بانٹ ۶ مروڑ۔ پیچ ۵ اُجھڑی کا موٹا گوشت جسمین غار نشین ہوتے ہین ۷ راستہ پگڈنڈی ۸ کشمیری برہمن ۹ بانٹ (راہ) کا مخفف ۱۰ تقسیم۔ جیسے کھیت بٹ یعنی تقسیم کھیت دینے کا حساب سے۔

بٹ پار۔ (ھ) مذکر۔ رہزن۔

بٹ تڑا تی۔ ۱۔ مونث۔ بانٹ کی سالانہ جانچ جو منجانب حکام اس غرض سے ہوتی تھی کہ سنگ بیچنے والون کے بانٹ کم و بیش ہین۔

بٹ کھرا۔ (ھ) مذکر۔ بانٹ

بٹ مار (صفت۔ لٹیرا۔ ڈاکو

بٹ ماری۔ (مونث۔ رہزنی۔

بٹ موگرا۔ ایک قسم کا بڑا موگرا خوشبو دار پھول کا نام ہے۔

بٹا۔ (ھ) مذکر ۱ کمی۔ گھاٹا ۲ بٹ کی تصغیر چھوٹا بانٹ ۳ تولنے کا وزن ۴ وہ کمی جو نوٹ روپیہ پیسہ بھنانے مین پڑے ۵ دھبا۔ داغ

عیب۔ نقص۔ (داغ) وہ ساہوکار نہ تھا
جسکی ساکھ مین بٹا۔ اب اُسکے نام پہ لگتا
ہے لاکھ مین بٹا ۳ ہُنڈیاون ۴ منہائی
مجرائی۔ چھوٹ ۵ وہ پتھر یا لوہے کا ٹکڑا
جس سے سِل پر مسالا یا کوئی دوا پیستے ہین
۶ زیور رکھنے کا کاٹھ کا ڈبا ۹ چھوٹا گول آئینہ
۱۱ شعبدہ بازونکا گول ڈبا جسمین گولی
رکھکر غائب کرتے ہین ۱۲ گولا جسکو بازیگر
کمان کی ڈور پر چلاتے ہین ۱۳ لکڑی کا چھوٹا
سا گولا جو فصد کھولنے والون کے پاس
ہوتا ہے اور جسے اُس شخص کو ہاتھ مین
پھرانیکے لیے دیتے ہین جسکی فصد کھولتے
ہین تاکہ خون اچھی طرح نکلے ۱۴ ارباب
نشاط کا انعام ۱۵ گول ڈبا جسمین پان
رکھتے ہین ۱۶ وہ لکڑی جسے سوراخ کرکے
اور اسمین دوسری لکڑی لگاکر کنوین پر
رکھتے ہین تاکہ کنوین مین رسّی آسانی سے
جاسکے ۱۷ غیر معمولی رقم جو فوجی ملازمون
کو میدان جنگ مین رہنے کے زمانے مین
دیجاتی ہے۔

بٹا آنا۔ ا۔ لازم۔ بٹا لگنا۔

بٹا دینا۔ ا۔ متعدی۔ کمی پوری کرنا
نقصان اُٹھانا۔

بٹا دھار۔ بٹا ڈھال۔ ا۔ صفت
(دہلی) ۱ ہموار۔ مسطح ۲ مجازاً تباہ
برباد۔

بٹاسٹا۔ (ھ) مذکر ۱ ایک قسم کی
زرہ بکتر ۲ سازش۔ بندش۔ سازباز
اس معنی مین سٹا بٹا زبانون پر ہے

بٹا کاٹنا یا کاٹ لینا۔ ا۔ متعدی
گردہ کاٹنا۔ (قلق) گنتی کے بوسے
جو دیکر ہونٹ کا ٹا سمجھے ہم۔ وہ بھی بٹا
کاٹ لیتے ہین زر تنخواہ کا۔

بٹا لگانا۔ ا۔ متعدی۔ کمی پوری
کرنا۔ کھوٹی کا ٹنا ۲ عیب لگانا۔
(داغ) لگایا تم نے بٹا نقد دل کو۔
پرکھ سیکھی کھری کھوٹی کس قسم کی۔

بٹا لگنا۔ ا۔ لازم ۱ کمی پڑنا۔
نقصان پڑنا۔ نقصان آنا۔ عیب لگنا
حرف آنا (بحر) اب تمہاری حسن کی
دولت مین بٹا لگ گیا۔ خط سے سو
بال آگئے آئینۂ اقبال مین۔

بٹے باز۔ ا۔ صفت ۱ چالاک
دغاباز ۲ بھانمتی۔ بازیگر۔ شعبدہ باز

بٹے بازی۔ ا۔ مونث۔ چالاکی۔
شعبدہ گری۔ دغابازی۔

بٹے پر خریدنا۔ ا۔ متعدی۔ نفع
نقصان پر خریدنا۔

بٹے دار روپیہ۔ ا۔ مذکر۔ ناقص
روپیہ جس پر بٹا پڑے۔

سٹے کھاتے - ا - ناقابل وصول رقم وہ رقم جسکا وصول ہونا مشتبہ ہو -
سٹے کھاتے لکھنا - ا - متعدی کسی رقم کو ناقابل وصول قرار دینا -
سٹے کھاتے مین ڈالنا - ا - متعدی ناقابل وصول قرار دینا - (داغ) پُچکی تھی قیمت دل ایک بوسہ وہ نہ لی یہ مال ڈالدیا ہم نے سٹے کھاتے مین -
سٹے سے منھ توڑنا - ٹپے سے منھ کچل ڈالنا - ا - متعدی ۱ عورتین بچون کو یہ کہکر دھمکاتی اور سخت سزا دینا - (بہار عشق) کوئی ٹپون سے منھ بھی توڑیگا اپنی بانی مگر نہ چھوڑیگا -
بٹالین - (انگ) Battalion مونث - پلٹن - پیدل فوج کی ایک ہزار سپاہیون کی رجمنٹ -
بٹانا - (ھ) متعدی عم پھیلانا - بکھیرنا -
بٹانا - (ھ) متعدی - بانٹ لینا - تقسیم کرنا (سحر) اعضا بٹائین درد اگر میرے قلب کا - رگ رگ میں ...مین نبض کی صورت بیان ہے ۲ (خیال دھیان توجہ کے ساتھ) دوسری طرف متوجہ کرنا - ہٹانا - دور کرنا -
بٹاؤ - (ھ) عم مذکر ۱ مسافر ۲ راہبر
بٹاؤ - (ھ) عم تقسیم ہونیکی قابلیت

بٹائی - (ھ) - مونث ۱ تقسیم ۲ حصہ کسی جنس یا غلے کا حصہ ۳ کاشتکار وزمیندار مین غلے کی تقسیم ۴ حصہ داروں مین باہمی تقسیم ۵ پیداوار تقسیم ہونیکا موسم ۶ کھیت کی پیداوار بانٹنے کی اُجرت ۷ رسی بٹنے کی اجرت -
بٹائی پتر - (ھ) مذکر ہند تقسیم نامہ
بٹائی دار - وہ زمیندار جو فصل کا حصہ بانٹ لیتا ہے -
بٹ جانا - ا - لازم ۱ تقسیم ہو جانا (داغ) کچھ تو لی زلف نے کچھ شب نے سیاہی تیری - بٹ گئی بخت سیہ خوب تباہی تیری ۲ مڑ کھانا - (میرزا) پھندے کمند زلف کے سکو ہوئے نصیب چوٹی کی بیچ آج سر دست بٹ گئے ۳ علٰحدہ ہو جانا - سرک جانا - ادھر ادھر چلا جانا (میرحسن) خواصین جو تھین روبرو ہٹ گئین - بہانے سے ہر کام کے بٹ گئین -
بٹھرنا - (ھ) لازم عم ایک جگہ جمع ہو جانا ۲ تتر بتر ہو جانا -
بٹری - (ھ) مونث - چھوٹی ٹوپی -
بٹلوئی - بٹلوہی - (ھ) مونث - وہ پیتل کا ظرف جسمین اہل ہنود پانی رکھتے اور کھانا پکاتے ہین -

بٹن - (انگ Button
۱ بوتام ۲ چاندی سونے کے تار جو کارچوب مین کام آتے ہین -
بٹن - (ھ) بیٹی کی تصغیر - (فقرہ) ذرا ٹھہر مین بٹن کی ماں سے صلاح کرلون
بٹنا - (ھ) - مذکر - (دہلی) غازہ - اُبٹن ایک خوشبودار مسالا جسکے استعمال سے رنگ نکھرتا اور بدن مین خوشبو دیر تک رہتی ہے (داغ) دامن سے رشک گل کے اُڑی باغ مین جو خاک - بٹنا وہ نگہتی ہے عروس بہار کا -
بٹنا - (ھ) - لازم ۱ باہم تقسیم ہونا - حصے ہونا ۲ پریشان ہونا - ابتر ہونا - متفرق ہونا - جدا جدا ہونا - ایکطرف سے دوسری طرف ہٹنا ۳ متعدی - بل دینا - لپٹنا - مروڑنا ۴ (خیالی دھیان کے ساتھ) ایک طرف سے دوسری طرف ہو جانا - دور ہونا ۵ مذکر - وہ آلہ جس سے رسیان بٹی جاتی ہین -
بٹنیا - (ھ) مذکر - حصہ دار -
بٹنیا - (ھ) مونث پیار سے لڑکی کو کہتے ہین - بٹن کی تصغیر ہے -
بٹوا - (ھ) عم - مذکر ہٹیا -
بٹوا - (ھ) ۲ ضموم باشباع واو) مذکر خاص وضع کی گئی تہون کی دُہری چھوٹی تھیلی جسمین روپیہ پیسہ الائچی - ڈلی تمباکو اور محرم کا مسالا رکھتے ہین ۲ حمیدیکا چھوٹا بیگ ۳ ہندوؤن کا دال ترکاری پکانیکا برتن جسکی شکل لوٹے کی سی ہوتی ہے مگر ٹونٹی نہین ہوتی -
بٹوا سا - صفت - بٹوے کیطرح کا - (مجازاً) گول - چھوٹا -
بٹوارا - (ھ) - مذکر - شرکا کی علیحدگی زمین کی تقسیم - جائداد مشترکہ کی تقسیم - غلے کی تقسیم - تقسیم باہمی ہو خواہ بذریعہ عدالت -
بٹوارا خانگی - بیچ کی تقسیم - آپس کی تقسیم -
بٹوارا سرکاری - سرکاری طور پر یا عدالت مال سے جائداد غیر منقولہ کی تقسیم -
بٹوارہ غیر مکمل - مالگزاری ادا کرنیوالی جائداد کی تقسیم اسطرح کہ باوجود حصہ کشی کے کل جائداد ادائے مالگزاری کی ذمہ دار رہے یعنی جسمین ہر حصے کی مالگزاری رسدی نہ ہو جائے -
بٹوارا مکمل - کسی محال - موضع یا پٹی کی تقسیم اسطرح کہ ہر حصے کی مالگزاری علیحدہ علیحدہ ہو جائے -

بٹوانا۔ (ھ) متعدی ۱ تقسیم کرانا۔ ۲ بل ڈلوانا۔

بٹوائی۔ (ھ)۔ مونث۔ بٹنے کی اجرت

بٹورا۔ (بکسر اول و فتح ثانی و سکون ثالث) (ھ)۔ مذکر۔ خشک اُپلوں کا ڈھیر جس پر بھُس ملی ہوئی مٹی لیس دیتے ہین تاکہ پانی اثر نہ کرے۔

بٹورے جانا۔ لازم۔ عم۔ پاخانہ پھرنے جانا۔

بٹورین سے اُپلے ہی نکلینگے۔ ا۔ مثل بُرُدن سے بُرے ہی لچھن ظاہر ہونگے۔

بٹورنا (ھ) متعدی ۱ عم۔ جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا ۲ ٹھُرنا۔

بٹوری ھ۔ مونث گاؤن کے دکانداروں کا ٹکس۔

بٹولن۔ دیکھو بٹورن۔

بٹولنا۔ (ھ) متعدی۔ عم۔ بٹورنا۔

بٹونا (ھ) متعدی ۱ بکھیرنا۔ چھڑکنا۔ ۲ عم۔ مذکر۔ بیٹا۔ لڑکا۔ اس معنی مین بفتح دوم زبانون پر ہے۔

بٹھا دینا۔ ا۔ متعدی ۱ نشست پر مجبور کرنا ۲ کسی فعل سے دست بردار کرنا۔ ۳ تعلیم کے واسطے مکتب یا اسکول مین بھیج دینا ۳ بدحواس کردینا ۴ ہمت پست کردینا۔ مضمحل کرنا۔ (شاہ اختر)

ارمان دل مین رہگئے بوس و کنار کے
کیا چرخ نے بٹھا دیا مجھکو اُبھار کے

۵ پتلا کر دینا۔ ڈھیلا کر دینا۔ نرم کر دینا (فقرہ) برساتی سیل نے سارا گھر بٹھا دیا ۶ گلتھی کر دینا۔ (فقرہ) باورچی نے سب چاول بٹھا دئے ۷ ڈھا دینا۔ غارت کر دینا۔ گرانا۔ مسمار کرنا۔ (فقرہ) اس سال کی بارش نے بازار کے مکانات بٹھا دئے ۸ چکرا دینا۔ بیہوش کر دینا۔ (فقرہ) ایک لاٹھی مین بٹھا دیا ۹ یکسان کرنا۔ برابر کرنا۔ (فقرہ) ایک کیل اُبھری ہوئی تھی اسکو مستری نے بٹھا دیا ۱۰ ڈبو دینا۔ غرق کر دینا (فقرہ) طوفان نے کئی جہاز بٹھا دئے ۱۱ دھنسا دینا اندر کر دینا۔ (فقرہ) ایک ہی تپانچے نے آنکھ بٹھا دی ۱۲ ٹھوسنا۔ دبا دبا کر بھرنا۔ (فقرہ) اس دراز مین روئی بٹھا دو ۱۳ دیوالہ نکلوانا۔ (فقرہ) ستم جی کو مری کمپنی نے سال ہی بھر مین بٹھا دیا ۱۴ (حلوائی اور باورچیون کی اصطلاح) جذب کر دینا۔ کھپانا۔ (فقرہ) للّو حلوائی سیر بھر آٹے مین سیر بھر گھی بٹھا دیتا ہے ۱۵ اُکھڑا رہتے نہ دینا ؎

سودائے عشق ہو نہ تمھارے دماغ مین
آتش بٹھا ہی دیتی ہے انسان کو سر کی چوٹ

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۰۶ اے

۷۸۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست — غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیرِ دامِ دگر اند — بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اُردو

مرتبہ

خاکسار نورالحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۱۲ | یکم دسمبر ۱۹۲۱ء | جلد ۱

(۱) شکریہ
اڈیٹر ۱

(۲) ہمارا مذہب
جناب منشی عبدالرفیع صاحب ۳

(۳) لیلائے شب و رقص بسمل
جناب مہدی مچھلی شہری ۱۰

(۴) جوابات امور مشورہ طلب
جناب شاہ زمان مرزا صاحب ۱۴

(۵) حضرت محسنؔ کا والا نامہ
۱۵

(۶) امور مشورہ طلب
مولف نور اللغات ۱۶

(۷) انتخاب اودھ پنچ
ماخوذ ۱۷

(۸) روح سخن
حضرت ریاض۔ حضرت رضا وغیرہ

نور اللغات ۱۷۷/۱۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اردو

نمبر ۱۲ جلد ۱ ——— یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء

شکریہ

شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو   کے توانم شکر کردن در خور آلائے تو

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ ادیب اردو نے پہلے ہی سال مین کثرت سے ارباب علم کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ارباب علم کے طبقہ سے وقت معینہ کی اشاعت خوبی مضامین کی داد قبولیت عام کی تحسین و آفرین پائی۔ ہم خدا کا شکریہ ادا کرنیکے بعد اپنے فرض سے سبکدوش نہین ہوئے۔ اون ذیعلم حضرات کا شکریہ کرنا لازم ہے جنکے مضامین سے ادیب اردو کے صفحات نے رونق پائی لایشکر اللہ من لایشکر الناس ہم اس استدعا کے ساتھ اون کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتے ہین کہ وہ ادیب کو اردو زبان کا مستند رسالہ بنانے مین مزید کوشش فرمائین اور زبان کے متعلق جو نکات اور تحقیقات کے جواہر پارے سینون مین محفوظ ہین اونسے ادیب اردو کے صفحات کو منور فرمائین۔ ہم قدردانان وخریداران ادیب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین جنکی تعداد ماشاء اللہ یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے۔ یہی توجہ رہی تو یقین ہے یہ رسالہ چند روز مین اپنے رنگ مین فرد اور بے مثل ہوگا۔

بعض حضرات نے ہم سے خواہش کی تھی کہ اس رسالہ مین علمی مضامین، روح سخن اور نور اللغات کے علاوہ کوئی ناول یا ڈراما شایع ہو۔ اس امر کا لحاظ کرکے کہ نئے ناولوں اور ڈراموں کے مضامین اکثر مخرب اخلاق ہوتے ہین اور ان سے سوسائٹی کی اصلاح اٹھ ہوئی سی بات ہے ہم نے اپنے محترم بھائی منشی سجاد حسین مرحوم کی یادگار اور ادبی دنیا کے سرمایہ ناز و نازش پرچے یعنی اودھ پنچ کی جلدین جمع کین جلد اول یعنی سنہ ۱۸۷۷ء کی جلد سے وہ مضامین منتخب کئے جو اردو لٹریچر کا بہترین نمونہ ہین اور اگست سنہ ۱۹۲۱ء سے ہر نمبر مین شایع کرنا شروع کر دئے۔ ان مضامین مین سوسائٹی کی بد اخلاقیون کا خاکا اڑایا گیا ہے۔ انداز بیان ایسا دلکش و خوشگوار ہے کہ نصیحت سی تلخ بات شربت کی گھونٹ کیطرح حلق سے اُتارتے جائیے اور سیری نہو

سال آفتاب لب بام ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے ساتھ ساتھ رسالہ کی پیشگی قیمت ختم ہوتی ہے معزز خریداروں کی آسانی کیواسطے ادیب اردو کے ہر پرچے مین کارڈ رکھدئے ہین تاکہ جو حضرات یک سر ہزار سودا کا مصداق ہین دو لفظوں مین آیندہ کی خریداری کا عندیہ ظاہر فرما دین تاکہ مطبع اور دفتر کو جنوری سنہ ۱۹۲۲ء کی قیمت طلب پمفلٹ کی واپسی سے بیجا زیرباری اور ناگوار زحمت کا سامنا نہو۔ رجسٹری کے بیجا مصارف سے بچنے اور دفتر کا کام ہلکا کرنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ جملہ ارباب کرم سنہ ۱۹۲۲ء کی پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر مبلغ چار روپیہ روانہ فرمائین اس صورت مین دو آنہ کی کفایت ہوگی۔ اڈیٹر

ہمارا مذہب

گذشتہ سے پیوستہ

عقل مادہ کی ہمنشینی سے کثیف ہوجاتی ہی۔ قلب سلیم اور ذوق فطری مادیات کے کثافت سے سینہ مین محفوظ رہتا ہے جیسے گوہر پانی مین۔

نارسا عقل۔ حلقہ بگوشان عقل کو بیوقوف بناکر راہ سے بے راہ کر دیتی ہی اور پست ہمت کرکے بزدل بنا دیتی ہی۔

ہر شخص اپنی عقل کو زیادہ سمجھتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عنانیت اور خودی ہم مین عقل کی راہ سے آتی ہے پھر جہان خودی ہو وہان خدا کہان۔

میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست
تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

دنیا مین جس طرح مذہب کے کثرت ہے اوسی طرح افراد کی بھی کثرت ہے اور ہر فرد ایک جداگانہ اصول مذہب کی بابتہ رکھتا ہے اسی کے ساتھ خدا نے اوسکے دل کو آزاد مطلق پیدا کیا ہے۔

اگرچہ ایک انسان اکثر دوسرے انسان کے اعضا کو حرکات کو اور سکنات کو بے شک اور شبہ روک بھی سکتا ہے مگر وہ اوس کے دل کو نہین روک سکتا ہی اسی طرح اصولاً جب کوئی انسان اپنے مذہب کی پوری اور کامل تحقیقات کرکے اطمینان حاصل کرلیتا ہے تو اکثر ایسی تحقیق بجائے خود اوس مذہب کے صداقت کے لئے ایک طور پر دلیل بن جاتی ہے مجھے کبھی پہلے یہ خیال نہین آیا کہ مجھے بھی تحقیق مذہب کی ضرورت ہے لیکن یہ خیال ضرور آیا کہ مذہب ظاہرا دنیاوی رسم اور رواج کا نام نہین ہے بلکہ ایک ضروری جزو ہے۔ اور اسلئے اوسی وقت سے مجھے دنیا کے ہر چیز کو تعمق کی نگاہ اور غور کی نظر سے دیکھنا پڑا اور مینے اپنی سمجھ اور خیال سے بہت گہری نظر ڈالی مگر فوری غور سے فطرتاً پہلا خیال جو مجھے پیدا ہوا وہ صرف یہ تہا کہ یہ دنیا اور اوسکی ہر چیز آخر کیون کر بنی۔ خود بنی۔ یا کسی نے بنائی۔ بس یہ ہی میرا وہ پہلا-

تخیل ہے جو میرے دل مین پیدا ہوا اور اوسنے مجھے سمجھا دیا کہ تیرا یہ ہے وہ پہلا تخیل ہے جسنے مذہب کا ایک جزو یعنے بنیاد قایم کردی ہے اور جسپر آیندہ عمارت مذہب کی کھڑی ہوگی پھر خیال نے پلٹا کھایا کہ انسان نے جس چیز کا نام اختیار رکھ چھوڑا ہے حقیقت مین وہ بالکل بے اختیار رہی ہے اسلئے کہ انسان کے پیدایش طفلی شباب۔ پیری اور پھر موت ان مین کی کون ایسی چیز ہے جسپر اوسے اختیار ہو اور اسی نوع اور قسم کے اور بھی بڑے بڑے تغیرات دنیا مین ہمیشہ ہوتے ہی رہتے ہین پس ہر تغیر کے لئے کسی نہ کسی سبب کا ہونا تو لازمی ہے پس انسان خود نہ سبب ہے نہ سبب ہے اسلئے یقینی وہ بے اختیار ہے اور ظاہر دنیا کا کوئی تغیر بلا سبب کے نہین ہوتا ہے مگر انسان کی ناقص فہم اور ادراک یہ محسوس کرتی ہے کہ کچھ تو اربع عناصر اسکا سبب ہین اور کچھ اور تغیرات ہین مگر اربع عناصر کے تغیر کے لئے بھی تو کسی نسبت کی ضرورت ہے پس ان اسباب اور تغیرات کا بھی تو کوئی نہ کوئی موجد ضرور ہونا چاہئے اسلئے اوسکے دریافت کی تدبیر جو موجد ہے اور جس نے دنیا جہان کے کارخانہ کو پیدا کیا ہے ناخن عقل کی کوشش سے عقدہ کشائی کرنا۔ محال اور غیر ممکن ہے۔

گو انسان عقلمند کہلاتا ہے اور عقل بھی رکھتا ہے اور اوسی عقل کے تصدق مین اشرف المخلوقات بھی ہے مگر باوجود اسقدر اشرفیت اور افضلیت کے صدہا اور ہزارون ہی باتین اوسکی سمجھ سے نہین باہر ہین اور علوم ذہنی مین تو خدا نے بعض جانورون کو بھی آدمیون پر فضیلت دیدی ہے۔

بعض ایسے جانور ہین کہ آندھی آنے سے پہلے اونہین اطلاع ہو جاتی ہے بعض کو پانی کی بعض کو پانی کی کمی بیشی کی۔ بعض کو خرابی آب و ہوا کی یہانتک کہ اوس سے متاثر ہوکر وہ اپنے گھونسلے چھوڑ دیتے ہین مگر ایک انسان ہے جسکو اپنے روح تک کی اطلاع نہین ہے نہ وہ اوسکے حقیقی تعلق سے واقف ہے نہ اوسے آجتک زندگی کا عقدہ ہی کھلا۔ تو اب ہم نے خدا کو کیسے جانا کائنات عالم سے اور کائنات عالم کو اوسکی ہستی کے کرشمون سے جو فطرتاً اور عقلاً دنیا مین نظر آرہے ہین۔

(۱) ہر ملت اور ہر مذہب اور فرقہ کے انسان کو نیکی اور بدی کا احساس ہوتا ہے

اور جب اوس سے کوئی نیک کام ہو جاتا ہے تو وہ خوش اور بشاش ہو جاتا ہے اور جب اوس سے کوئی بُرائی ظہور مین آتی ہے تو وہ خود شرمندہ اور پشیمان ہو جاتا ہے
(۲) خلیق - نیک - ایماندار اور منکسر مزاج کی تعریف جاہل اور عالم دونون کرتے ہین - مگر دغا باز - ظالم بدکار کی بُرائی -
(۳) ایک ناسمجھ بچہ جو نیکی اور بدی کی کوئی تمیز نہین رکھتا ہے - اوسی انسان کیطرف مائل ہوتا ہے جو اوسے محبت سے بلاتا ہے -
(۴) جس انسان نے کبھی چوری نہین کی ہے اگر چوری کرنے کا وہ ارادہ کرتا ہے تو اوس کا دل اندر سے خوف کھاتا ہے لیکن خیرات - اور احسانات کے کرنے مین اوسکا دل خوف نہین کھاتا ہے - اسلئے کہ بدکرداریان اور بداعمالیان اور بے حیائیان حیا کو دل سے نکال لیتی ہین (۵) ہر مصیبت اور تکلیف کے وقت ہر انسان کے دل سے اللہ ضرور نکلتا ہے فرعون جسنے خدائی کا دعوی کیا تھا اوسکی زبان سے بھی آخر وقت یہ کلمہ نکل ہی گیا کہ (اے رب مین تجھ پر ایمان لایا) (۶) ہر صحیح الفطرت اور صاف دل انسان کا دل خدا کی جانب خود بخود جھکتا ہے - لیکن بدکرداریان اور بداعمالیان جب ترقی کر جاتی ہین اور قوت نفس کمزور پڑ جاتی ہے تو یہ چیزین اوسکے قلب کو دبا لیتی ہین -
(۷) شروع خلقت سے آجتک کوئی قوم ایسی نہین گذری جسنے کوئی نہ کوئی اپنا معبود قرار نہ دیا ہو - کسی نے خدا کو کسی نے چاند کو - کسی نے سورج کو کسی نے پہاڑ کو کسی نے دریا کو کسی نے درخت کو جس سے فطرتاً یہ پتا چلتا ہے کہ تلاش معبود سے کوئی قوم کبھی غافل نہین رہی -
(۸) دنیا کے کسی حصہ مین بغیر تخم کے درخت نہین پیدا ہوتا ہے پس ناممکن ہے کہ انسان کے دل مین عشق کا کوئی تخم نہو اگر ایسا کوئی خیال خلاف عقل و دانش ہے تو عابد اور زاہد آج ایسے ترقی کبھی نہ کرتے کہ وہ دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو جاتے
(۹) ہر حیوان کے لئے غذا کا انتظام عام اس سے کہ وہ خشکی مین ہو یا تری مین - ویرانہ مین یا جنگل مین - زمین پر یا ہوا پر موجود ہے پھر ان حیوانات مین غذا کے پہچاننے کا وہ ملکہ ہے کہ چراگاہون مین جہان ہر نوع اور قسم کے چرند اور پرند

چرتے اور چگتے ہین مگر کوئی حیوان کوئی زہریلی بوٹی نہین کہاتا ہے -
ظاہر ہے کہ ان حیوانات مین سے کسی نے بھی مدرسہ طبیہ مین تعلیم نہین پائی ہر
(۱۰) ہر پرند انڈے دینے سے پہلے گھوسلا بنا لیتا ہے - بچون کے حفاظت اور پرداخت کرتا ہے - جب تک قوت پرواز نہین پیدا نہین ہوجاتی ہے - جو ایک تعلیم یافتہ انسان سے کسی طرح کم نہین ہے -
وہ اپنے گھوسلے کی شناخت رکھتے ہین اور بعض تو اپنے خوبصورت گھوسلے کے بنانے مین اپنا نظیر نہین رکھتے ہین - جیسے بیا - ابابیل - شہد کی مکھی -
(۱۱) ہر موسم مین نئے غلہ کا ذخیرہ پیدا ہوجانا دن اور رات کا گھٹنا اور بڑھنا - آفتاب کا نکلنا اور غروب ہونا ستارون اور سیارون کے ٹھیک گردش کرہ ارض کا اپنے حال پر قایم رہنا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مخلوق گو ظاہرا علیحدہ ہین مگر حقیقت مین ایک دوسری کے خادم ہین -
(۱۲) ہر جانور کو اوسکے مناسب حال اعضا کا عطا ہونا اور ہر ایک مین ہوا اور پانی کی رعایت سے اعضا کا دینا -
(۱۳) دنیا مین جسقدر اشیا ہین وہ سب اپنے اپنے افعال اور خواص پر قایم ہین اور کسی مین ذرۂ بھر فرق نہین آتا مثلاً دودہ - سنکھیا - شکر - پھل گھاس وغیرہ اگر ایسا نہوتا تو نہ کوئی جانور گھاس کھاتا نہ پانی پیتا - نہ اپنے غذا مقرر کرسکتا تھا بلکہ غذا کے تردد سے یقیناً ہلاک ہوجاتا -
(۱۴) تقسیم غذا کا انتظام ہر جانور اور آدمی کے لئے ایسا کامل اور مکمل کہ جسکی کوئی انتہا اور حد نہین ہے انسان اگر غور کرے تو اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہر رگ اور ریشہ مین غذا کا پہونچنا ہر حصہ بدن مین کہائے ہوئی غذا سے مادہ مین اضافہ ہونا جنین خصوصیت کے ساتھ - اعضا - عضلات - جوارح اور شرائین - دل - جگر - پھیپھڑہ - گردہ ہین -
اور کسقدر باریک نکتہ ہے کہ ایک قسم کی غذا سے لاکھون قسم کے ایسے مادہ کب اور کس طرح بنتے ہین اور کن کن راستون اور نالیونسے ہر رگ و ریشہ مین پہونچتے ہین - اور کن کن راستون سے اونکی فضلات خارج ہوتے ہین -
(۱۵) فطرت انسانی مین یہ علم دولت سے عطا ہوا ہے کہ ہر شے اپنے خواص پر قائم ہے ایک

لایعقل بچہ نے اگر ایکبار انگور کو چکھ لیا ہے اور دوسری بار آگ کو چھو لیا ہے تو وہ ہمیشہ کے لئے آگ سے پرہیز۔ اور انگور کی خواہش کریگا۔

(۱۶) ایک باغ مین جا کر دیکھی تو ایک ہی پانی ایک ہی زمین ایک ہی ہوا۔ مگر ہزارون رنگ۔ بو۔ ذایقہ اور شکل کے پھل پیدا ہوتے ہین اور ہر ہر پھل کے خواص علٰحدہ علٰحدہ ہین جس تخم کو بوئی اوسی شئے کا درخت پیدا ہوتا ہے۔ کیا ممکن کہ۔ کیلہ سے کٹھل۔ انب سے بیر۔ سیب سے لیچی۔ امرود سے۔ کیتھا پیدا ہو جائے

(۱۷) ہر قوم اور ملک کے انسانون کی صورتون شکلون خط و خال مین صاف اور واضح اختلافات کا ہونا۔

اگر ایسا ہوتا تو قوت امتیازی دنیا مین بیکار تسلیم ہوتی غرضکہ یہ وہ دلائل ہستی ہین جس سے توحید کا پتہ چلتا ہے توحید کیا ہے۔

تخلیف دل کا نام (اور خدا کے صفات اوسکے عین ذات ہے) یعنی صفات خدا ذات خدا ہے۔

اور فقط ایک وحدانیت ہی، اوسکے صفات مین سے ایسی صفت ہے جو تمام صفات کے جامع ہے۔

اسلئے توحید۔ اور معرفت ابھی متحد المفہوم ہے معرفت نام ہے چار چیزونکے پہچاننے کا۔ (۱) نفس کا۔ (۲) خدا کا (۳) دنیا کا (۴) آخرت کا۔ پس کسی انسان کا خدا کو اوسکے صفات اور ذات کی حیثیت سے یگانہ سمجھنا۔ اور خدا کو خدا کہنا اپنے قلب اور دل مین تخم مذہب کا نصب کرنا ہے پھر انتظام دنیا پر وسیع اور غائر نظر کا پڑنا۔ خدا کی عظمت اور شان۔ اوسکے جاہ اور جلال جمال اور کمال کا صرف ذہن نشین ہونا۔ اوسی تخم مین پانی دینا ہے پھر ہر طرف سے خدا کی قدرت۔ اوسکی حکمت اوسکی شفقت۔ اوسکے مہر۔ اوسکی محبت اور اسکی عنایت کا نظر آنا۔

اور ہر ہر ذرہ مین ان تمام چیزون کا نہان ہونا اوسی تخم سے کے تھالہ مین کھاد دینا ہے۔

ایسی حالت مین انسان بے اختیار ہو کر اوسی خدا کے مدح اور ثنا مین گویا

ہوتا ہے اور یہ تقاضائے فطرت ادباً اور تعظیماً سر نیاز کو خود ہی جھکا دیتا ہے۔

ادہر تسلسل خیال مین کوئی فرق نہین آتا ہے اور ادج خیال برابر ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسے درمیان مین اب پھر اوسکے خیال نے اوسکے دل مین مضبوطی سے جگہ پکڑ لی کہ "

خدا کی ذات تو بہت بے نیاز ہے مین ایک ناچیز بندہ اور وہ پیدا کرنیوالا اسکے احسانات ہماری اوپر لاتعد ولاتحصے اسلئے ہمارا پہلا فرض ہے کہ ہم اوسکی مرضی معلوم کرین اور اوسپر کاربند ہون۔

پس اوسکی مرضی معلوم کرنے کا نام ایمان اور مرتبہ عالم بقا کو کہتے ہین اور اوسپر کاربند ہونے کا نام اسلام ہے اسلام ایک علمی اور عملی دین ہے اوسکے بعض جزئیات علمی ہین جنکا تعلق علم سے ہے صرف انکا جان لینا اور اوس جاننے کا یقین کر لینا اوسکے اصل حقیقت ہے۔ اور وہ پانچ چیزون کا مجموعہ ہے۔ تشہد۔ صوم۔ حج۔ زکوۃ۔ خدا کی وحدانیت اور خدا کے رسول کی رسالت اور جس طرح خدا کا پتہ اوسکی ہستی اور کائنات سے ملا۔ اسکی مرضی کا بھی پتہ چل گیا۔ یہ کس طرح مخلوق سے۔

یعنے جو مخلوق ہے اور جسپر نظر پڑتی ہے تو اسمین کچھ نہ کچھ عجیب غریب باتین ضرور ظاہر ہوتی ہین یا جو شے ہے نفیس سے نفیس بنی ہوئی ہے۔

(۲) ہر چیز کی نگہداشت کا کافی سامان قدرت نے خود ہی کر دیا ہے۔

(۳) ہر شی مین یعنے نباتات اور حیوانات مین ایسے قابلیت عطا کی ہے کہ وہ وہ اپنا جانشین ضرور پیدا کر دے

(۴) اونکے دلون مین رنج اور راحت کا بھی ایسا احساس رکھا ہے جس سی ہمدردی کے خلقی اور فطرتی صفت کا پتہ چلتا ہے اور یہ ہے وہ ضروری جزو ہے کہ جسپر تمدن کا تمام تر دارومدار موقوف اور منحصر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جب ہم نے خدا کو کائنات عالم کے ادنی ہستیون اور مخلوق سے جان لیا اور عالم کو موجود فی الخارج بھی دیکھ رہے ہین۔ تو ضرور ہے کہ خدا بھی پیشتر سے موجود فی الخارج ہو۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ دنیا عالم اسباب ہے اور جہان کا کوئی تغیر بلا سبب کے

کبھی نہین ہوتا اور ہمارے پاس ایسے علم کی حاصل کرنے کے ذرایعہ سوائے حواس خمسہ کے اور کوئی ہین بھی نہین جو حقیقتاً ہمارے عینک ہین ۔

مگر اس عینک کو حقیقتاً دھندلی کہنا چاہئے ہے اسوجہ سے کہ روزانہ ہماری نگاہ کے سامنے صبح سے شام تک آفتاب رہتا ہے اور پھر ڈوب جاتا ہے یعنے دھوپ نکلتی ہے اور غائب ہو جاتی ہے ۔

مگر دھوپ کی حقیقی جنبش کا حس ہمکو بالکل نہین ہوتا ہے اسی طرح اوس سے بڑھکر ایک خفیف سے چیز گھڑی ہے ۔

جسکی سوئیان بارہ گھنٹہ مین بارہ مرتبہ پوری گھڑی کا چکر لگا جاتے ہین مگر ہمین کسیطرح کا حس نہین ہوتا ہے بس ہمارا ایسا حس جو صرف قصور نظر سے تعلق رکھتا ہے جو آج نہ تو سایہ کے حس کو محسوس کر سکتا ہے نہ سوئیون کی رفتار کو نہ بجنسہ یہ ہے حال خدا کا بھی ہے کہ وہ احساس بشری کی گرفت مین آنے کی چیز نہین ہے اور جو انسان اس خیال مین ہے وہ دھوکہ مین ہے اکثر ناقص العقل انسان اونہین ناقص حواس اور دھندلی عینک سے اوسے معلوم کرنا چاہتے ہین ۔

حالانکہ دنیا کا عالم اسباب ہونا انسان کے ذریعہ عالم کا نقص ہے ۔
پھر بھی انسان بارہا دیکھ چکا ہے اور برابر دیکھتا ہے کہ ہر تغیر کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہے اور جسمین ظاہرہ کوئی اختلاف بھی نہین ہے (نہ یہ مسئلہ اختلافی ہے) اگر کچھ اختلاف بھی ہو سکتا ہے تو بعض سبب مین اسوجہ سے کہ ہر انسان فقط ادراک بشری تک تعین سبب کر سکتا ہے ۔

اور یہان انتظام عالم ایسا سبب چاہتا ہے کہ جسکے مثال جزئیات اور مشاہدات سے عالم مین موجود نہین ہے ۔ (لیس کمثلہ شئی) کوئی چیز اوس جیسے نہین ہے یعنے مثال کا موجود ہونا یکتائی اور یگانگی سے یعنی وحدانیت کے خلاف ہے اور یہ ہے یکتائی موجد عالم یعنی خدا ہونے کے لازمی صفت ہے

(عبد الرفیع)

"لیلائے شب و رقص بسمل"

سیاہ زلفوں والی لیلائے شب نے تمام کائنات پر اپنا تسلط جما رکھا تھا، اُسکے زلفِ عنبر فشان کے نکہت بیزیوں سے سارا عالم مہک اُٹھا تھا۔ ظلمتکدۂ دہر مین ہر چہار طرف خموشی چھا گئی تھی۔

سارا جہان سکوت مین تھا یا محو خواب تھا؛ ہمارے ہوش و حواس قائم تھے یا رخصت ہو چکے تھے، ہم مین احساس کی قوت اوتھی یا نہ تھی ہمارا جسم بے جان تھا یا بانداز ہم مین حس و حرکت تھی یا نہ تھی، ہماری آنکھون کی روشنی غائب ہو گئی تھی یا کوئی طلسمی پردہ بیچ مین حائل تھا جس کے وجہ سے ہماری نگاہ کام نہ کرتی تھی؛ ہمین کچھ خبر نہین! مگر یہ ضرور ہے کہ لیلائے شب کے کاکل مشکین کی ہلکی ہلکی خوشبو ہمارے دماغ کو بھلی معلوم ہوئی جس کے اثر سے ہماری دن بھر کی کلفتین اور خستگی زائل ہونے لگین یہان تک کہ ہم پر ایک بیخودی سی طاری ہو گئی جس کو ہم خود بیان نہین کر سکتے مگر لوگ اُسے خواب کے نام سے تعبیر کرتے ہین"۔

رات کے اس سناٹے مین تمام عالم محو خواب تھا اشہر خموشان کا سامان پیش نظر تھا۔ وجود مادی بستروں پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور ان کی روحین کسی اور عالم کی دافریبیون سے لطف اندوز ہو رہی تھین۔ غرضکہ تمام مخلوق خدا پر ایک غفلت طاری تھی! البتہ وہ ناکام اور نامراد عشاق جن کو شب ہجران کی مہیب شکل اپنی درازی سے ڈرا رہی تھی اور جن کا دل صدمہ ہائے فراق سے مجروح ہو رہا تھا کرب اور بے چینی کی حالت مین بستر غم پر تڑپ تڑپ کر کروٹین بدل رہے تھے اور کبھی کبھی سرد آہین جو بے ساختہ ان کے دلون سے نکلکر ہوا مین گونج اٹھتین تھین ان سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔

کبھی کبھی کسی زاہد خلوت نشین کے نالہائے نیم شب قریب کے خانقاہون مین سے سنائی دیجاتی تھی، یا کبھی کبھی مسجد دن کے حجرون مین سے کسی شیخ مناجاتی کی ہو حق کی صدائے دردناک سے دل لرز جایا کرتا تھا! ہان! میخانون مین البتہ شغل مے پرستی زورون کے ساتھ جاری تھا ساقی کے اردگرد رندان خرابات کا

ایک ہجوم تھا، ہر بیخود اپنا ایمان نذر پیمانہ اور صہبا کر رہا تھا، اور بادۂ پیمائی مین خم کے خم خالی کئے جا رہے تھے ان کی آپس کی چھیڑ چھاڑ اور مستی سے ایک ہنگامہ اور ایک شور برپا ہو رہا تھا مگر اس کا اثر آبادی کے دور دراز حصون پر نہ تھا شہر سے دور دریا مین موجون کے تلاطم اور جنگلون کے سائین سائین سے البتہ ایک وحشت سی برس رہی تھی۔ لیکن آبادی کے حصون مین بجز ان چند نفوس کے اور تمام مخلوق خدا نشۂ خواب سے سرشار ہو کر بستر استراحت پر خراٹے لے رہی تھی۔

مین بھی اپنے مکان کے کھلی ہوئی چھت پر جو آبادی کے مغربی جانب واقع تھا سو رہا تھا کہ دفعتًا میرے کانون مین ایک آواز غیب سی سنائی دی جس کے سمجھنے کی مین نے کوشش کی مگر نہ سمجھ سکا۔ مجھے کچھ خبر نہین کہ مین حالت خواب مین تھا یا بیداری مین، مگر کوئی شکل مجھکو نظر نہ آتی تھی ہان آواز مین ضرور بخوبی سن رہا تھا،

معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا بھی چاہتا ہے، مین نے چاہا بھی کہ مین اس کو اپنی آنکھون سے دیکھون لیکن نہ دیکھ سکا آخر کار مین ہمہ تن گوش ہو کر اس کی باتون کو بغور سننے لگا، اور وہ یہ کہتا تھا۔

"اے سرشار مے بیخودی ہوشیار ہو جا، تو زندہ ہے یا مردہ کیونکہ بظاہر تیرے جسم مین کوئی حس و حرکت نہین معلوم ہوتی، مین تجھے دیکھ رہا ہون لیکن تو اپنے وجود سے بالکل بیخبر ہے، تیری آنکھین بند ہین، تیرے حواس معطل ہو چکے ہین تیرا جسم مادی محض بیکار ہے جو بغیر تیری روح کے مدد کے اپنے فرائض کے انجام دینے سے قاصر و مجبور ہے، دیکھ میرے ہاتھ مین کیا ہے، اگر اسی شمشیر کا ایک وار کرون تو تو اس کو روک نہ سکے گا، تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دون تو تو مجھ سے انتقام نہ لے سکیگا، تیری طاقت سلب کر لی گئی ہی، اور تو اسوقت بیکار محض ہے، کیا اس حالت مین بھی تو اپنے آپ کو زندہ سمجھ رہا ہے، تیرا غرور تیری تمکنت اور تیرا دبدبہ قطعی لغو ہے کاش تو اپنی اس مجبوری کا اندازہ کر سکتا، اور حالت بیداری مین بھی اپنی بیکسی اور بیچارگی کا راز اچھی طرح سے جان لیتا۔

تو اسوقت مردہ سے بدتر ہے، تیری روح اس وقت تجھ سے جدا ہے اس لئے تیرے حواس قایم نہین تو محکوم ہے اور جو طاقت تجھ پر حکمرانی کرتی ہے وہ اپنے فرائض

کے انجام سے قاصر ہے، اس لئے مین تجھسے ہمدردی کرتا ہون، تجھ پر رحم کرکے اپنی نصیحتوں سے فائدہ پہونچانا چاہتا ہون جسم جو بظاہر بیکار محض ہے اس کے بناؤ سنگار مین اپنا وقت رائگان نہ کر۔ بلکہ روح کی آرائش مین ہمہ تن مصروف رہکر راز ہستی کے سمجھنے کی کوشش کر۔

مین تجھ سے رخصت ہوتا ہون مگر جانے سے پہلے مین تیری توجہ اس بربط کے نغمہ کی طرف جو سامنے کے پہاڑ کے کسی گوشہ مین سے آرہی ہے مبذول کرکے چلا جاتا ہون، تیرے روح کی یہی غذا ہے، وہی خضر طریقت بنکر تیری رہبری کریگی اٹھ، اور خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر"۔

مین اس آواز کے سنتے ہی چونک اٹھا، میری آنکھین کھل گئین، گھبراکر ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر کچھ نظر نہ آیا، بہت غور کیا تو ایک دلکش اور سریلی آواز میرے کانون مین خود بخود گونجنے لگی، دیر تک سوچتا رہا کہ یہ آواز کس کی ہے اور کہان سے آرہی ہے شوق دل مین چٹکیان لینے لگا اور بے اختیار جی چاہتا تھا کہ اس محفل رقص و سرود مین کسی طرح سے مین بھی پہنچ جاؤن، آخر کار فوراً مین اٹھکر اسی سمت کو جس طرف سے یہ آواز آرہی تھی، روانہ ہوگیا،

گو تاریکی تمام عالم پر محیط ہوگئی تھی اور بلا کا اندھیرا چھایا ہوا تھا لیکن سقف نیلگون پر تارون کی جھلملاہٹ سے خفیف سی روشنی نمودار ہورہی تھی جس کی مدد سے مین افتان وخیزان اسی گوشہ کوہ مین جہان یہ مجلس عیش ونشاط گرم تھی۔ پہنچگیا کس نے میری رہبری کی اور کون مجھکو یہان تک لایا اس کو مین خود بھی نہین جانتا یہان پہنچکر کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوشیزہ مغنیہ جسکی عمر تقریباً دس یا گیارہ سال کی ہوگی نہایت زرق برق لباس مین آراستہ ہوکر مشغول رقص وسرود ہے،

اس کے چہرہ سے دوشیزگی ٹپک رہی تھی اور معصومیت اور بھولاپن کچھ اس طرح سے برس رہا تھا کہ قلب خود بخود اس کی طرف کھنچا چلا جارہا تھا۔

اس کی آواز مین ایسی مقناطیسی کشش اور دل آویزی تھی کہ طبیعت بے ساختہ چاہتی تھی کہ اس پر سے اپنی جان تصدق کردون، مین گھنٹون مثل تصویر متحیر اور ساکت کھڑا رہا ٹکٹکی باندھے اس کی صورت کی طرف دیکھتا رہا اور اس کے بربط کے نغمون

سے لطف اٹھا تا رہا، اس کی آواز نے اس وقت میرے تمام جذبات اور ولولے برانگیختہ کر دیئے۔ وہ گا رہی تھی یا ہم کو تعلیم دے رہی تھی مگر اس کے الفاظ یہ تھے۔

"دل لبھانے والی فانی ہستیون سے دل نہ لگا، ان کے دام گیسو مین پھنسکر اپنی ہلاکت کا سبب خود ہی نہ بن جا، ایسا گانا نہ سن جس سے تیری خواہشات بھڑک اٹھین اور نفس کی سرکشی سے، تو اس کی دل فریبیون مین الجھکر اپنی قلب کی کیفیت اور روح کی تازگی کو کھو بیٹھے، جس سے زندگی تلخ اور بیکار ہو جا دے،

میرا بربط کا نغمہ میرا وجدان قلب ہے اسکو سن اور لطف اٹھا، میری نصیحتون پر عمل کر، مین نغمہ کی خود ہی ایک زندہ تصویر ہون، تو میرا اندازہ نہین کر سکتا، میری ظاہری صورت سے یہ نہ سمجھ کہ مین انسان ہون، اس کے سمجھنے سے تیری عقل قاصر اور مجبور ہے، تمام خواہشات سے مین بے لوث اور مبرا ہون، تیرا دست ہوس میرے پاک دامن کو آلودہ نہین کر سکتا، دسترس انسانی سے مین کہین بالاتر ہون، میرا کام صرف یہی ہے کہ اپنے گلے کی کھٹک اور سریلی آواز سے مختلف راگنیان گا گا کر سناؤن اور لوگون کو محویت بناؤن، تجکو وجد مین لاکر تیری روح کی پرواز بڑھاؤن تیرے دل کو متور اور روشن کردن جس کی مدد سے تیری دشوار گذار منزلین طے ہو جائین اور "مقام مقصود" تک تیری رسائی ہو جائے"۔

اس تمہید کے بعد پھر اس نے اپنے لحن پردرد سے مختلف چیزین گا گا کر سنائین تمام اہل محفل پر کچھ اس طرح کا سمان چھا گیا کہ ہر متنفس اسی رنگ مین رنگ اٹھا، تمام در و دیوار اس کی صدائے بازگشت بنکر گونج اٹھے، ہر شخص حالت وجد مین رقص کرنے لگا میرا دل بھی کیف رقت سے لبریز ہو گیا، مجھپر بھی ایک قسم کی محویت طاری ہو گئی اس کے بعد مجھے کچھ خبر نہین کہ وہان کیا ہو رہا تھا شاید مین بھی بیخود ہو کر گر پڑا اور جس طرح تمام اہل انجمن نیم بسمل فرش پر تڑپ رہے تھے، مین بھی تڑپتا تڑپتا بے حس ہو گیا

صبح کو جب میری آنکھ کھلی تو نہ وہ سمان تھا اور نہ وہ بزم طرب، خدا معلوم مجھکو وہان کون لیگیا تھا اور پھر مین مکان پر کس کے مدد سے لایا گیا، شاید میرا خیال تھا یا خواب، مگر مین یہ نہین کہ سکتا کہ یہ کیا ماجرا تھا، سچ ہے کہ دنیا ہی عالم خواب ہی۔

"نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم"

(مہدی مچھلی شہری)

جوابات امور مشورہ طلب

ادیب اردو بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۱ء

آبدست - شرفا اور شعرا کی زبان پر مونث ہے - مگر محلات معلی مذکر استعمال کرتی ہین اور بول چال مین لینا کے ساتھ مستعمل ہے - غالباً شعرا اور شرفا بھی لینے کے ساتھ بولتے ہونگے -

آنی بانی نہ چھوڑی - یہ محاورہ جاہل ادنی طبقے کی عورتین بجائے آن بان کے استعمال کرتی ہین جیسے تانگے کو دھاگا - ناپنے ما پینا اور خالص کو نخالص کہتی ہین

بلوانا اور بلانا - جب زید کا منشاء منا طلب سے یہ کہنا ہو کہ میرے حکم کی تعمیل تم خود کرو تو بلانا استعمال کرتے ہین - اور جب زید کا منشاء خالد کے بلانیکا عمرو سے یہ ہو کہ تم میرا حکم اصالتاً تعمیل نکرو بلکہ کسی دوسرے کے ذریعے سے خالد کو حکم پہونچاؤ تو وہانپر زید عمرو سے یہ حکم دیگا کہ خالد کو بلواؤ -

پے خانہ - اہل لکھنؤ پے خانہ بولتے ہین -

نچھوانا - فصحا نہین بولتے -

کھلوانا - بولتے ہین -

بھگت مان بھگتنا پڑتا ہے - یہان کے فصیح نہین بولتے

بھرنی بھرنا - بھی نہین بولتے -

محمد شاہ زمان مرزا

پہیلی (قلم)

جناب شیخ تھور علی صاحب سبز پوش رزاقی نے جس پہیلی کی نسبت یکم نومبر ۱۹۲۱ء کے ادیب اردو مین سوال کیا ہے اوسکے مصرعے حسب ذیل ہین -

سوار سہ اسپہ پیادہ دوان　　بمیدان کافور عنبر فشان +

تنش رومی و چہرہ چون زنگیان　　خود اینجا و حکمش بہ مازندران +

نظیر حسین
تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی

حضرت محسنؒ کا والانامہ جناب ثاقب کے نام

برخوردار سعادت آثار عرفان دستگاہ سلمہ اللہ

دعوات ترقی عمر و دولت و عزت و علم و عمل کے ساتھ واضح ہو کہ میری طبیعت بوجہ پیرانہ سالی زائد از ہفتاد و پنج و بیماری وجع مفاصل و ورم دست و پا کے ہر وقت مضمحل اور افسردہ رہتی ہے اور شاعری اور مشق سخن خواب فراموش ہین ایسی حالت مین قصیدہ خندان داشتن جو پہنچا تو گویا جان پڑ گئی بہت دنون کے بعد عرفی و خاقانی کے ہم مثل کا کلام دیکھکر جان آگئی۔ مجھکو حیرت ہوئی کہ یہ زبان تمنے کہان سے پائی اور دماغ عارفانہ کہان حاصل ہوا بار بار اسکے سننے سے میرے بدن مین جان تازہ آگئی اور ہر وقت اسکی قوت سے وجد کرنے کو جی چاہا۔ واللہ بہت ہی اچھا قصیدہ ہے اور نہایت عمدہ مضامین اور عبارت مسلسل ہے۔ ہر شعر پر صاد صلی علی لکھنا چاہئے۔ اور کوئی نقص کسی مصرعہ مین نہین معلوم ہوا جو مین درست تو کیا کرتا اگر لکھ بھیجتا اور خط کی عبارت زیادہ تر معجز ہے وہ قصیدہ مین نے رکھ لیا ہے کہ وقتاً فوقتاً اسکو سنکر مزہ اٹھاؤن اور نظم و نثر چھپے تو ضرور بھیجیے

دوسرے خط برخوردار نور الحسن مین تمنے سوانح عمری لکھنے کا ارادہ کیا ہے معاذ اللہ ایسا ہر گز قصد نکیجیو جو لکھوگے جھوٹ ہوگا وکالت جو پیشہ روپیہ حاصل کرنیکا بذریعہ قوانین انگریزی تقریر و تحریر فریب آمیز کی ہے کچھ شرف نہین ہے جو یادگار ہو اور علوم دینی اور تصوف سے بھلا مجھکو کیا واسطہ اور عاشقانہ شاعری بھلا مین کب کرتا تھا جسکو ترک کرکے نعت گوئی اختیار کی۔ اب میرا ہاتھ نہین چلسکتا جو لکھون آخر کو یہ نصیحت ہے کہ تم زیادہ تر شاعری عربی و فارسی مین مصروف نہ رہو اگر خاقانی اور سعدی ہوئے تو اس زمانہ مین قدردان کون ہے اور دنیا کا اطمینان جو تجارت یا نوکری سے یا زمینداری سے ہے اس سے کیا حاصل ہوگا۔ آپ ہی لکھو اور آپ ہی پڑھو۔ اور آپ ہی خوش ہو۔ ہان باطن کی طرف جو توجہ ہے وہ ٹھیک ہے مگر یہ لکھو کہ فکر معاش تمنے کیا کی ہے اور کیا نوکری ہے اور علاقہ کا کیا حال ہے بندوبست ہوا یا نہین عمرت دراز و بختت وساز۔

محمد محسن

۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۰ ہجری

امور مشورہ طلب

از مولف نور اللغات

الفاظ اور محاورات مندرجہ ذیل کی تشریح فرمائیے۔

۱- سرتا بھرتا۔ سٹی بھولنا۔ شہید مرد۔ سرا ندھا۔

۲- کنائی کاٹ جانا۔ گتیاں باندھنا۔ کٹے لگنا۔ کھندا نہ پڑنا۔

۳- کچا ڈگا۔ گاؤ کھپ۔ گپ چپ کے لڈو۔ گھر واہا۔

۴- شتم پشتم۔ لنڈ کری کھانا۔ لیا پونجیا۔ نکٹورے۔ ماما چتری کھانیوالی موچی کے موچی رہے۔ مال دھنی۔ مڑوڑیاں کھانا۔

۵- نیبولون چاٹ کے رہ جانا۔ ہت پلیتی۔ ہشت مشت۔ ہلاپتی۔ ہتے پرسے اوکھڑ جانا۔

۱۳/ مارچ سنہ ۱۸۸۰ عیسوی۔

ظرافت کی ظرافت ہے نصیحت کی نصیحت ہے

ہندوستان سے علم و ہنر جہاز پر لد کر سیدھا انگلستان چلا گیا۔ لورپول مین اُترا۔ لندن مین ہاتھون ہاتھ بکا۔ پرانے فشن کے بزرگوار۔ دقیانوس کے یار حضرت نوح کے ہمعصر۔ بابا آدم کی آنکھین دیکھے ہوے۔ حوّا کا دودھ پیئے۔ لوگ ہمارے کلام کی صداقت مین ضرور کلام کرین گے۔ مگر۔ ؎

کوچہ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے
خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

اے حضرت آج کل کلجگ ہے۔ تیرہ صدی کا حال ہم سے پوچھئے دور کیون جائین اپنی ہی بیتی کہہ سنائین۔

ایکدن ہم سوچے کہ لاؤ بیٹھے بیٹھے ایک لکچر لکھ ڈالین۔ معاً مضامین دلکش دست بستہ سامنے آ کھڑے ہوے پھر کیا پوچھنا تھا گلگون سبک عنان خامہ صفحہ قرطاس پر جولانی دکھانے لگا۔ آدھ گھنٹہ مین دو جز کا لکچر ختم ہو گیا۔ اب ہم نے سب ممبران جلسۂ تہذیب کے نام نوٹس بھیجدیا کہ خاکسار فلان تاریخ کو ۶ بجے وقت شب جلسۂ تہذیب مین لکچر دیگا۔ سب صاحب براہ عنایت تشریف لائین۔ عزت بخشین۔ رتبہ بڑھائین۔

۶ بجے شام کو گھر سے چلے۔ لکچر ہاتھ مین لیئے لیئے ڈگ بھرتے ہوئے

اُفتاں وخیزاں چلے جاتے ہین کہ عین کربال مین غلغلہ لگا۔ ایک کرمفرمائی ازارمین برآمدی سے آواز دیتی۔ اجی حضرت تسلیم۔ یا وحشت۔ ذرا ادھر تو تشریف لائیے غریب خانہ تک قدم رنجہ فرمائیے۔ ہمین جلسۂ تہذیب مین جانے کا شوق۔ ادھین گپ اُڑانے کا ذوق۔ مروّت کا گھر خراب۔ چار و ناچار اُنکے پاس گئے۔ تھہرو دیتس برجان درویش۔ برآمدہ مین جا کر بیٹھے۔ دیکھتے کیا ہین کہ لوگ جوق جوق چلے آتے ہین۔ اور یہی پوچھتے جاتے ہین کہ جلسہ کس مکان مین ہے۔ ہم غل مچا کر گلا پھاڑ پھاڑ کر۔ چلا چلا کر پکار رہے ہین کہ میر واجد علیصاحب کی کوٹھی مین۔ میر واجد علیصاحب کی کوٹھی مین۔ سامنے نیب کے پیڑ ہین۔ دہنے ہاتھ کو گلی گئی ہے۔ اک پچاس قدم کے فاصلے پر کوٹھی ہے۔ دروازہ پر طبل ہی وہ سب اسی بہتر پر جانے لگے۔ غٹ کے غٹ۔ دل۔ بادل۔ ایک پر ایک گرا پڑتا ہے۔ شانہ سے شانہ چھلتا ہے۔ یہ گرا وہ گرا۔ یہ کچلا وہ کچلا۔ ایک میلا سا جمع ہے۔ اب ہماری طبیعت بشاش ہے۔ چہرہ گلنار ہے۔ باچھین کھلی جاتی ہین کہ ہمارے لکچر کی بڑی دھوم ہی۔ سامعین کا اسقدر ہجوم ہے! کبھی طبیعت کی جولانی کا ناز۔ کبھی سحر بیانی کا گھمنڈ۔ کبھی فصاحت کا غرور۔ کبھی بلاغت کا فخر۔ غرضکہ اب ہم اکڑے بیٹھے ہین۔ مشکبو دھوا ندھار حقے اڑا رہے ہین۔ ایک کش چھوڑتے ہین اور سوچتے ہین کہ بھئی آج بے طور سامنا ہے۔ ہزارون آدمی لکچر سننے آئے ہین ایسا نہ ہو کہ اعتراضات کے پل باندھ دین۔ شیخی مین بٹہ لگے۔ کرکری ہو۔ واہ۔ واہ بالائے طاق۔ لاحول کی صدا فلک چارم تک پھونچے۔ مگر طبیعت کہتی ہے کہ تیری خوش بیانی مشہور ہے۔ سیف زبانی کا شہرہ دور دور ہے۔ گھڑی گھڑی گھڑی پر نظر ڈالتے ہین۔ ابھی سات مین ۲۵ منٹ باقی ہین۔ اب ۱۵ ہی رہے۔ اب دس منٹ سوا گیارہ سکنڈ ہین کہ ایک دفعہ وہان سے چل کھڑے ہوئے چھٹ پٹ۔ جھٹ پٹ ایسی ڈبل چال کہ راستہ چلنا وبال اب کوٹھی تھوڑی ہی دور ہے۔ مار لیا ہے۔ یہ آئی۔ وہ آئی۔
لو صاحب کوٹھی پر پھونچ گئے۔ اپنے نزدیک بڑی کڑی منزل طے کی کھٹ پٹ۔ کھٹ پٹ زینون پر چڑھکر کمرہ مین داخل ہوئے مگر دیکھتے جو ہین

تو نہ وہ غٹ نہ وہ بتر فقط ہین اور ہیر الیکٹرو دو چار لمپ جگنو کی طرح اُس عالیشان کوٹھی ہین ٹمٹما رہے ہین اور سات کرسیوں پر چھ بزرگوار تشریف رکھتے ہین۔ ایک پریسیڈنٹ صاحب۔ مولانا۔ پچاس برس کا سن۔ ریش مبارک یکمشت و دو انگشت عمامۂ فضیلت بر سر۔ شالی عجبی۔ وضع کی عبا دربر۔ بڑے غوض سے کچھ سن رہے ہین پھر بھی معلوم ہوتا ہے کہ بڑے عالم متبحر اور زاہد بے ریا ہین۔ دوسرے وایس پریسیڈنٹ۔ اہل خطہ۔ صاحب طبع سلیم۔ روم اور روس کا قضیہ چکا رہے ہین۔ گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ مورخ بے بدل دُنیا بھر کی تاریخین چاٹے بیٹھے ہین۔ تیسرے ممبر۔ ٹھاکر صاحب۔ خواہ مخواہ مرد آدمی۔ نیلگون کمفرٹر زیب گلو۔ سرمئی گرنٹ کی اچکن۔ مگر پتلون کا انگریزی فیشن۔ قطع کہتی ہے کہ حلیم الطبع سلیم المزاج ہین۔ چوتھے ممبر خانصاحب۔ بڑے طویل و عریض۔ روم کے نمک خواہ۔ عظمت اسلام کا حال بیان کر رہے ہین۔ پانچوین ممبر بھی ہین آدمی۔ قطعی گز بھر کا قد۔ آنکھین سو جھاتی ہین کہ بلا کی طبیعت پائی ہے چھٹے۔ سکریٹری۔ میر صاحب۔ دوہرا بدن۔ معلوم ہوتا ہے کسی زمانہ مین ورزش کا بہت شوق تھا۔ زندہ دلون کی جان و روح۔ معزز و ممدوح۔ وضع سے لکھنؤ اپن برستا ہے۔ وہی قبہ دار ٹوپی۔ وہی چست دگلا خوش قطع۔ وہی عقیق کا کنٹھا۔ وہی خوش بیانی۔ وہی زباندانی۔ سردیا کے چھنون پر آوازے کس رہے ہین۔

علیک سلیک کے بعد ہم بھی کرسی پر جا ڈٹے۔ وائس پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ آج ایک مقام پر جلسہ ہے۔ اس سبب سے کمیٹی ملتوی کی گئی۔ ہم لوگ تو موجود ہین مگر اور کوئی نہین آیا۔ تب تو ہمارا ماتھا ٹھنکا کہ وہ بھیڑ بھبڑ۔ وہ غل غپاڑا۔ وہ دھوم دھام۔ سب اُسی جلسہ کے لیے تھا۔ ع
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ وہان سے ہم پتہ پوچھتے ہوے چلے کہ آج جلسہ کہان ہے۔ معلوم ہوا کہ بارہ دری مین محفل رقص و سرود آراستہ ہے فرش مکلف سے محل پیراستہ ہے۔ ہم نے کہا بھئی چلو تو دیکھین۔ وہان کیا رنگ ڈھنگ ہے۔ پہونچے تو عجب سمان نظر آیا۔ چارون طرف لوگ ٹیڑی دل

جگہ روکے کھڑے ہین - وہ ریل پیل وہ دھکم دھکا کہ العظمتہ للہ - ہم بھی بھیڑ کاٹ کر دڑاتے ہوے دھنس ہی پڑے - دیکھا تو تل رکھنے کی جگہ نہین - ایک حبیب کے پاس بہزار خرابی بیٹھے - سبحان اللہ جلسہ کیا لندن کا عجائب خانہ ہر طرح طرح کے لوگ نظر آتے ہین - بگڑے دل - تماشبین رنگین - توڑی گنڈے - بانکے - ترچھے - تیکھے - ٹیڑھے - یہ تو سب کچھ ہے - سامنے یہ زنگاری پردہ کیسا تنا ہے - الٰہی یہ کیا اسرار ہے - ہم نے اپنے حبیب لبیب سے پوچھا کہ یار یہ پردہ کیسا ہے - فرمایا کہ حضرت آپ اتنا بھی نہین جانتے اے بندہ نواز ع کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین - آپ نرے بلا ہی رہے یہ کہتے ہی پردہ غائب - یا مظہر العجائب - بارہ تیرہ برس کی ایک نکیلی طرحدار گلعذار باغ بہار - رنڈی نظر آئی - اور عجب شان بڑی آن بان سے یہ غزل زبان پر لائی

محفل راجہ مین پکھراج پری آتی ہے
سارے معشوقونکی سرتاج پری آتی ہے

این آدمی زاد مین پری - اور یہ نازو انداز یہ عشوہ گری - یہ دلبری - یار لوگ کس تیکھی چتون سے گھور رہے ہین - یہ پردہ تنا نگاہ شوق پیاسی ہے کہ پردہ مین سوراخ کر دے - اب اوٹھا ہی چاہتا ہے - وہ اوٹھا - سبحان اللہ ایک معشوق زہرہ تمثال - مشتری خصال - دُنیا نرالی نظر پڑی چکاچوند کا عالم ہے - نگاہ نہین ٹھہرتی -

قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام
قیامت کرے جسکو جھک جھک سلام

جسے دیکھو صید جانانہ ہے - ہر فرد بشر اُسی کے ناوک جگردوز کا نشانہ ہے - غٹ کے غٹ کی نگاہ اوسیطرف - ارے میان یہ کونے مین کون بزرگوار بیٹھے ہین وہ کچھم رُخ جہان مشعلچی کھڑا ہے - اے حضرت یہ عارف باللہ ولی حق آگاہ میان حبیب اللہ شاہ درویش باکمال ہین - این نورا عقل کے ناخن لو - ایسے درویش کو اس جلسے سے کیا علاقہ - خدا خدا کر کے چار بجے اندر سبھا ختم ہوئی - تو چار پانچ پری پیکر رشک قمر ہاتھ مین ہاتھ دیکر باہم ملکر ناچنے کھڑی ہوئین اوُنمین ایک

آفت کا پرکالہ - بت طناز - سرمست خوبی - محو ناز - انا البرق کہتی ہوئی آگے بڑھی - اور یہ حقانی غزل اُڑانے لگی

غزل

قلق از سوزش پروانہ داری ‍ ‍ ز سوز عاشقان پروانہ داری
دلم قربان این مژگان و ابرو ‍ ‍ عجب تیر و کمان ترکانہ داری
ترا آب آوازۂ عشقت فزون باد ‍ ‍ کہ ہاے و ہوی خوش مستانہ داری

اول تو غزل حقانی دوسرے اُس پریزاد کی خوش الحانی تیسرے اُسکا حسن و جوانی پازیب کی جھنکار - طبلہ کی گمک اُس برق وش کی چمک جل جلالہ جل جلالہ تماشبینوں کا دل ہاتھ سے جاتا رہا - عقل ہنچل بھاڑ پر چرائی کو چلی گئی - شاہ صاحب نے ہو حق کی آواز بلند کی اور مرغ بسمل کیطرح تڑپنے لگے - کہ دفعتاً باہر سے گنواروں کا ریلا آیا ایک پر ایک گرنے لگا - جلسہ میں غدر چو طرفہ ہڑبڑی طبلچیوں نے بوریا بدھنا اوٹھایا - رنڈیوں نے ناز و ادا سے باہر قدم رکھا - تماشبین ہوا ہوگئے - شمع گل پروانہ غائب - ادہر مرغ اُدھر موذن نے بانگ دی شوالہ کا گھنٹہ ٹھناٹھن بجنے لگا - صبح کی توپ دغی - دھننننا - وہ دیکھ حبیب کا جیب ہی میں رہا - یہ اودھ پنچ میں چھپکر شایع بھی ہو گیا -

زٹل قافیے

۱۳ / ۱۰ - سنہ ۱۹۲۲ء

جناب اودھ پنچ صاحب - زوائد کو چھوڑ کر عرض کرتا ہوں - حضرت اسوقت چہ میگوئیوں سے فرصت نہیں - ورنہ آپکو تسلیم بجالاتا - معاف کیجئے گا - آپ نے فیض آباد کے میلے کی کچھ کیفیت سُنی - حضرت یہ سرجو کا نہان پچھتر برس کے بعد آیا تھا - آدمیوں کا ہجوم اتنا تھا کہ اللہ اکبر تل رکھنے بھر کو جگہ نہ ملتی تھی - اگر تھالی پھینکئے تو اس سرے سے اُس سرے تک سروں ہی پر جاتی - انتظام کی جو پوچھئے تو طوائف الملوکی تھی - کوئی کسی کا پرسان حال نہ تھا - چاہے مردہ دوزخ کو جائے یا بہشت کو - پولیس والوں کو حلوے کی چکھوتیوں سے کام تھا واللہ

اس بندوبست کے قربان جایئے - ایساتو ہجم غفیر اور پھر آمد و رفت کا راستہ ایک ہی آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُدھر سے لوگ نہاکے لوٹے اور ادھر سے اور لوگ غوطہ لگانے گئے - خوب آپسمیں ہونڈ بھیڑ ہوئی - پہلے تو دھکم دھکے شروع ہوے - پھر اچھا غت پٹے کا معاملہ وقوع میں آیا - ایک ایک پر ہزار ہزار ٹوٹ پڑے - کسی کا سر پاش پاش ہوگیا - کسی کے پاؤں کے پرخچے اُڑ گئے - کسی کا کلیجہ پھٹ گیا کسی کا دم گھٹ گیا - کوئی دب گیا - کوئی کچل گیا - خلاصہ یہ کہ سَو دو سَو آدمی کھڑے کھڑے سیدھے بیکنٹھ سدھارے - ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دخل در معقولات سمجھکر چپکے بنگلہ مین بیٹھے بیٹھے چاے پانی اُڑایا کیے - کئی مرتبہ صاحب بہادر نے انتظام کے واسطے نکلنا چاہا مگر کیا کرین مجبور تھے - استخارہ واجب نہ آیا اور کچھ یہ بھی سمجھے کہ ہندو ہی تو ہین - مر بھی جائین گے - تو کچھ ہرج نہ ہوگا - متبرک مقام مین مرنے سے تو بن داموں بہشت ملتی ہے - جب یہان آدمیونکا ستھراؤ ہوگیا تب حضور پر نور مقام واردات معائنہ کرنے ایک سیر کے طور پر تفریحاً تشریف لے گیے پہونچے بھی تو کس وقت بعد خرابی بصرہ خیر مقام شکر ہے کہ اسوقت انتظام ذرا اچھا ہوا آنے جانے کے دو راستہ کردیے گیے تو یہ ہڑبونگ موقوف ہوا - آپکا کارسپانڈنٹ بھی کچھ دوربین سے کم نہین - یہ سب ماجرا دریاے سرجو کے کنارے ہورہا تھا - اور یہ گلاب باڑی مین مقبرے کی چوٹی پر بیٹھے ہوے نشست لگا رہا تھا - جناب اخبار پایونیر کے آج ہم قائل ہوئے کہ اوس نے بھی اس واقعہ پر بڑے شد و مد سے لکھا ہے - اور منتظمان ضلع کو اچھا آڑے ہاتھون لیا - ہم کچھ اُن سے زیادہ تحریر کرتے مگر افسوس سفید رنگت نہ ہونے سے ہچکچا گئے - اب انشاءاللہ ارادہ ہے کہ دمڑی کی کھریا مٹی خاص انگلستان سے منگا کر تمام بدن کو کلی حکمت کرین گے - اسوقت البتہ ہمارے تیور ہی کچھ اور رہون گے - جتون مین بھی اگر خدا جھوٹ نہ بلائے تو کچھ اور ہی رنگ ڈھنگ پائے جائینگے -

لے اب پرتابگڈھ کا حال ملاحظہ کیجئے - ہولی تو ہولی وہ طوفان بے تمیزی بھی جاتا رہا - سرکار نے آبکاری کی بدولت خوب پوچھکے اُڑائے - بھئی واللہ ہولی کے دن یار لوگون کو دل کے غبار نکالنے کا اچھا موقع ہاتھ آتا ہے بڑون بڑون

کو بے نقط سُنانے سے نہیں چوکتے - اور پھر خاکساری بھی دکھلاتے ہین تو صد درجہ کی گلی کوچوں مین جدھر دیکھیے کوئی تو اوندھا منھ کے بل پڑا - کوئی انتا چت - ماشاءاللہ اچھی کسر نفسی اور خاکساری ہے - شراب مین چور بھنگ کے نشہ مین مخمور - عبیر گلال ہر - چہرہ لال ہے - کیچڑ مین کپڑے لتھ پتھ - فی الحقیقت تہذیب اسی کا نام ہے - بہت خاصی وضعداری ہے - لے حضت اب آئندہ سامعہ خراشی کیجائیگی - اسوقت لکھتے لکھتے اشہب قلم کی گاپھیان درد کرنے لگین -

گلخپ

۱۳ مارچ سنہ ۱۸۷۷ء

ایک پرانے فیشن کے مکان کے دیوانخانے مین آٹھ نو بجے شب کو دو چار صاحب زمانہ دیدہ - تجربہ کی گٹھریان ساتھ لیے ہوے بیٹھے ہین - حقے اڑ رہے ہین اور اگلے پچھلے زمانہ کے حالات پر رائین دے رہے ہین -

بڑے مرزا - کیون حضت اب تو گرمیان آہی گئین - اب باہر بیٹھا کیجیے - واللہ اسوقت مین جو مکان سے یہانتک آیا تو پسینا آگیا -

صاحب مکان - جی ہان گرمیان تو اچھی خاصی ہین - وہ تو کہیے اب کچھ فصلین کچھ کی کچھ ہوگئین نہین تو اب کی مدت کی آگئی ہوتین - ہمکو اچھی طرح یاد ہر کہ ہمارے زمانے مین کبھی کبھی ایسی گرمیان ہوئی ہین - کہ ان دنون چیل انڈا چھوڑتی تھی -

نادر مرزا - ارے صاحب وہ زمانے لدگئے - وہ آب ہوا ہی نہ رہی - ایک گرمی آپ لیے پھرتے ہین - فرمائیے تو اب کس بات کا ٹھیک ہر - نہ لگے سی جاڑے نہ گلی سی برسات نہ اگلی سی گرمیان - واللہ ہے جو بچپن مین کسی رات کو جاڑے دنین یونین اشتاں سے ٹھیکرے مین پانی بھر کرا با جان کے کمرے کی چھت پر رکھدیا ہر تو صبح کو جما ہوا پایا ہے - اور اب برفخانون ہی مین چھ چھ دن تک نہ پڑتی ہوگی - بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگلی سی کوئی برسات اس زمانہ مین ہوئی - بخدا ایسی لایزال پندرہ پندرہ بیس بیس دن مارے پانی کے وار نہ ملتا تھا - اور بھلا ہفتہ بھر کی

بڑی ہی تو اکثر رہتی تھی۔
تعلیم یافتہ (کمبختی کے مارے اتفاق سے وہان موجود تھے) جناب مرزا صاحب
اصل یہ ہے کہ موسم تو ویسے ہی ہین صرف اپنا اپنا خیال ہے۔
نادر مرزا۔ واہ واہ سبحان اللہ آپ نرے صاحبزادے ہی ہین آپنے ابھی
دیکھا کیا ہے آب و ہوا آپ لیے پھرتے ہین۔ اجی ملک ہی مرمٹا۔ جو پہلے
غلہ ہوتا تھا اب پیدا ہوتا ہی سنا شیخ صاحب آپنے (صاحب مکان کی طرف مخاطب
ہوکر) ابھی کل ارجن سنگھ زمیندار روشن دولہ کی کوٹھی سے آتا ہوا ملا تھا مین نے
پوچھا کیون ابکی ربیع کیسی ہے جناب اسکو راست تصور فرمائیگا کہ رونے لگا
کہتا تھا کہ ہم زمین پر محنت کرتے کرتے مرے جاتے ہین اور ٹکا نہین وصول
ہوتا جن جن کھیتو مین پہلے دو دو سو من غلہ ہوا ہی۔ اب مر کے بیس من
نکلتا ہے۔
بڑے مرزا۔ ہان یہ تو کھلی بات ہے سارا زمانہ کہتا ہے۔
صاحب مکان۔ اجی حضرت یہ سب نیت کی برکت ہی۔
نادر مرزا۔ اور پھر یہ مصیبت ہے کہ اس ریل کے مارے اور غلہ ٹھہرنے نہین پاتا
خدا جانے کس ولایت کو لدا چلا جاتا ہے نہین پہلے شاہی مین کیا مجال تھی
کہ ایک دانہ تو باہر جائے۔
تعلیم یافتہ۔ یہ تو بات ہی اور چھیڑ دی۔ ارے صاحب پہلے زمین اکثر سال دو سال بے انتظامی
کی وجہ سے پڑی رہتی تھی قوت زیادہ ہوتی تھی۔ غلہ بیشک کسیقدر زیادہ پیدا ہوتا تھا
اب برابر ہر سال کھیت بوئے جاتے ہین اسوجہ سے طاقت کم ہوگئی ہے اور غلہ کم
پیدا ہوتا ہے اور اب آبادی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے اوسکی کسر اوہر ہر سال
کھیتون کے بوئے جانے مین نکلجاتی ہے۔ اور باہر غلہ جانا تو تجارت کی روسے
اچھی بات ہی جب یہان کم پیدا ہوگا تو آپ سے یہان آویگا۔
نادر مرزا۔ اجی ہٹیے بھی آپ تو مجھے کچھ انگریز خوان معلوم ہوتے ہین۔ تجارت
کیا چیز ہے۔ ہمکو اس سے کیا سروکار۔ اجی ہم اپنے شہر کی بربادی کہتے ہین۔
بڑے مرزا۔ جی اور کیا۔ اونھون نے دُنیا ہی نہین دیکھی یہ کیا جانین۔

خوابِ خرگوش

۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

ہین جو بیہوش انھین کب یہ خبر ہوتی ہے
شام ہوتی ہے کدھر صبح کدھر ہوتی ہے

بہت جلد چونکے پے درپے توپون کی دھون دھان جو ہوئی۔ تو افیونیون کی آنکھ کھلی۔

دور اندیش خانصاحب۔ کیون شفقت من آج یہ دہنا دھن کیسی ہوئی۔

مرزا بیہوش خانصاحب۔ غرض کسے۔ مطلب کیا۔ اپنی ایسی تیسی ہین جائے، ہمین کچھ واسطہ۔

دور اندیش خان۔ چہ خوش واسطہ بے واسطہ کیا۔ کیا یہ دلّی کا دربار بیکار ہوا تھا۔ ہم نے ایک خانساماں سے تحقیق سُنا ہے کہ جاڑے بدروسیون کا ہندوستان کی ہوا کھانے کا ارادہ ہی بلکہ پیش خیمہ تو کابل قندھار تک آچکا ہے

میر صُلح کل صاحب۔ یہ خوب بات ہوئی ارے میان روسیون کے آنے کی کیا مناہی ہے۔ ہمین خوف کاہے کا۔ تم نے شاید نہین سُنا۔ ہمارے شہزادے سے وہان کی شاہزادی بیاہی گئی پھر کیا اشوق سے آئین وہ تو ہمارے سمدھی ہین خدانا کردہ ڈانڈا میڑی کاہے کی اور ہمین اندیشہ کیا۔ ہم جانتے ہین شاید سمدھی ملاوے کا قصد ہوگا۔

نواب ہشیار بخت صاحب۔ منھ سے حقہ ہٹا کے بندہ پرور۔ تو وہ خدا کرے آپ کے یہان آئین۔ ہمارے لکھنؤ مین تشریف نہ لائین۔ آپ سمدھیانے کے بھروسے بھولے ہین اور سمدھی دلمین چھریان بھرے بیٹھے۔ خدا نے اتنی قدرت ہی نہین دی شیطان کے کان بہرے۔ اگر موقع پائین تو کچا کھا لین انکو نسی بوٹیان چبا جائین۔ پھر ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ اللہ جانے۔ اخبار والے لکھتے ہین۔ کہ ردم والون سے اُن سے بھی لڑائی۔ بلکہ مسلمانون سے شکست کھائی ہے۔

خدا نہ کرے نوز نوز کرے۔ ابھی کچھ انڈی بنڈی آپڑے تو چوہیا کا بل ڈھونڈھتے پھرینے
پٹھان کے تڑے سے اسی طرح ہوا ہوتے ہین۔

شیخ معصوم صاحب۔ چلو چلو چلو چپ ہی رہو۔ اپنی طرف دیکھو۔ ہم اپنی
کیون نہ کہین۔ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے۔ خدا غارت کرے۔ جو
چانڈو خانہ سے قدم آگے بڑھائے۔ ہماری لڑائی اور سپہ اندازی یہی قوام کا
تار دیکھنا۔ ہم جیتے جی اسی مشکل کی سواری۔

مرزا بیہوش صاحب۔ ویسے تو ہم سوتے تھے ہان تین بجے بعد کی آواز
سنی تو ہمارے سر کی کلیجا ہلنے لگا۔ ہمان نکل گئی۔ سبب کیا۔ یہی جو لوگ ایسی
دیسی خبرین اڑاتے ہین۔ تو برے برے وسواس آتے ہین۔ خدا کرے بادہوائی
بات ہو جائے۔ اخبارون مین افیون کی سستی ہونیکی خبر آئے۔

منشی طلاقت حسین صاحب۔ آپ خاموش بھی رہیے گا (قاضی جی دبلے
کیون کہا شہر کے اندیشے سے) خالی بکواس ہین تمام نشہ مٹی کر دیا۔ بے ناحق کی
ٹھائین ٹھائین۔ صاحب یہ کیون ہوا۔ وہ کیون ہوا۔ آج کوئی چھینکا۔ کل کوئی کھانسا
اسی گل گل نے شہر کو تہس نہس کر دیا۔ اب ہم کہین (خدا دیکھا نہین عقل سے پہچانا)
آپ تین سال پیچھے بعد میگزین سیل جاتا ہے اس سے رہنے نہین پاتا۔ یا چاند
ماری ہوئی ہوگی اور کچھ بھی نہ تھا۔

میر انجھن صاحب۔ یہ پانچ تو پلٹنون کی چاند ماری ہمنے نہین سنی۔

منشی طلاقت حسین صاحب۔ اچھا کسی راجہ بابو کی سلامی۔ یا کسی برات
کے ساتھ آتشبازی کے گولے۔ یہ بھی نہ ہو گا تو کہین کوٹھا گرتا ہو گا آپ کان نہ لگئے۔

مرزا بیکار صاحب۔ بات ٹالنے کو جسمین لڑائی جھگڑا نہ ہوا ارے ... سنا ہے
آئی ہے کون حیدر یہی چوسنے والی۔

میر انجھن۔ جی ہان کہین آئی نہو۔ ابکی بیڈھب چھنسی۔ عظیم آباد ہی مین
کل کے پانس ہوئی۔

منشی طلاقت حسین۔ پھنسنا کیسا یہ کہئے کہ ایک بیٹھا پھانسا۔ یہان ن بی
بیچا کون پوچھتا۔ دونون مین سے پنج صورت شکل کا وہ نقشہ کٹر کٹر نور برستا ہے۔

رہ گیا تھوڑا بہت گانا اوسکا نرخ بھی لکھنؤ مین سستا ہی - یہان رات بھر گا ئین تو بارہ روپیہ خرچ کاٹ کے پا ئین - پٹنے کا کیا پوچھنا ایک راتمین بچاسا -

کن رس خان (بہت مُنھ بنا کے نہایت غصے مین آکے) ایسے ہی نا قدرونکی وجہ سے تو لاکے وہ چلی گئی - اوسے کون پوچھتا - بھلا چھوٹے مُنھ مین کیا؟ خدا نے اوسے وہ چاند گلا عنایت کیا ہی کہ ایک سے ایک اچھی صورت والے کی حقیقت کیا ہے - آپ ایسون کا ذکر نہین، اور سیکڑون جان دیا کیے - وہان سال بھر مین پونے تین مجرے ہوتے ہونگے - یہان ایک ایک دن مین ہزارون سمیٹ لیے - ذرا موٹی سی بات ہی - دس روپیہ کے مجرے نے تو ہاتھی بندھوا دیا - بچاس روپیہ روز مین تو ایک گدھا بھی نہ خرید ا گیا -

میر صلح کل - (ر وغ شر کو) قبلہ معاف کیجئے - غصہ تھوک ڈالئے - آپ سچے یہ جھوٹے - کہین جان تو چھوٹے -

نواب جھمن صاحب - نہین نہین - واللہ میرے نزدیک بہی نہین کی ٹھیک سے بندگی اعظیم آباد کی خوب کمائی ہے - ایسے بھاری مجرے کو سلام کہ امام حسین ؑ کے نام پر جو سال بھر بعد لگائی تھی وہ بھی نہین - ابکی سال اُسکا تعزیہ خانہ جو دیکھا تو حاجی شیتا کی کربلا معلوم ہوتا تھا خیر اسنے اپنے ہاتھ پاؤن کے صدقے مین (کھانا پکا کے) دو چار بیتیان جلا دین - اور نو بجے تک خانم صاحب گل کتری پھرین مجاوری کو ایک لڑکا نگہبانی کو سیدہ ہو ہانی - بڑی دلسوز میلان کلو کی زوجہ برائے نوحہ خوانی -

نواب سعادتمند خانصاحب - بڑی ٹن پھُن سے - لعنت بکار شیطان انھین باتون سے میرا دم گھبراتا ہے - یہان تو حول کی باتین سُن کے لہو پانی ایک ہوا جاتا ہے - انھون نے یہ کہانی شروع کی کہ فلانی آئین ڈھمکی تین - آئین چاہین نہ آئین جہنم مین جائین - روس کی آمد آمد تو تھی ہی اب سُنا ہے کابلی بیسے والے بھی بگڑ گئے - دیکھیے یہ اونٹ کس کل بیٹھے - اخبار والے دو غل دشور مچاتے ہین کہ آئے حواس جاتے ہین -

مرزا بے فکر - دیکھیے پھر وہی قصہ پھیلا - پیش زمرگ اودیا - (باقی آئندہ)

روحِ سخن

حضرت ریاض خیرآبادی

جسد سے حرام ہو گئی ہے — مے خلد مقام ہو گئی ہے
قابو میں ہے اونکے وصل کا دن — جب آئی ہیں شام ہو گئی ہے
اُفتادِ چمن یہ ہے کہ بلبل — اُڑ کر تہِ دام ہو گئی ہے
توبہ سے گھٹی یہ قدر و قیمت — مے دام کے دام ہو گئی ہے
آتے ہی قیامت اوس گلی میں — پامالِ خرام ہو گئی ہے
توبہ سے ہماری بوتل اچھی — جب ٹوٹی ہے جام ہو گئی ہے
لب تک جو کبھی نہ آئی وہ آہ — اونچی سرِ بام ہو گئی ہے
مینوش ضرور ہیں وہ نااہل — جن پر یہ حرام ہو گئی ہے
بجھ بجھ کے جلی تھی قبر پر شمع — جل جل کے تمام ہو گئی ہے
ہر بات میں ہونٹ پر ہے دشنام — اب حسنِ کلام ہو گئی ہے
سر خم ہے حرم میں سوئے طیبہ — کچھ خوئے سلام ہو گئی ہے
دولت دل کی بتو ہے محفوظ — اللہ کے نام ہو گئی ہے
پھر پھر کے نظر ہوئی ہے صد شے — جم کر خطِ جام ہو گئی ہے
ہے دور ابھی ریاض منزل — دن ختم ہے شام ہو گئی ہے

جناب رضا فرنگی محلی

جمع آ کر ہر طرف سے یاس و حرمان ہو گئے — قدرتی موجود لاش اٹھنے کے سامان ہو گئے
دوست سمجھے تھے جنھیں ہم دشمنِ جان ہو گئے — جو کبھی دامن تھے اپنے اب گریبان ہو گئے
جھک کے محرابِ ابرو سرپئے سجدہ جھکا — سامنے اک بت کی جا کر ہم مسلمان ہو گئے
اک قیامت ہو گئی دیکھو جو دل کر اُٹھے — سر سے لیکر پاؤں تک جلوے نمایان ہو گئے

آپ اُٹھ جائیگی قاتل میری مرجانے کے بعد
تیغ [illegible] ترچھی نگاہ کی باندکی ہاتھ سے شمشیر کی

زلف میں شانہ کیا اُسنے تو عقدہ کھل گیا
دست قدرت نے [illegible] کھل گئیں بند مری زنجیر کی

فاتحہ پڑھنے وہ آئے آج مہدی قبر پر
آبرو رکھلی خدا نے خاک دامنگیر کی

جناب بادی مچھلی شہری

کسی کی بیقراری کا اثر پیدا نہیں کرتی
ستم ہے شوخی تری اے [illegible] اچھا نہیں کرتی

چھپا لیتا ہوں میں پیکان حسرت دل کے پردے میں
مری ہمت جفای یار کو رسوا نہیں کرتی

محبت کو ستانے کیلئے ہزاروں ڈھنگ آتے ہیں
مگر صورت کوئی تسکین کی پیدا نہیں کرتی

ترا راز تم خاموشیوں سے چھپ نہیں سکتا
زبان بیزبانی میری کب شکوا نہیں کرتی

سمجھتی ہے مسیحائی تری میں خوگر غم ہوں
مجھے اچھا نہیں کرتی تو کیا اچھا نہیں کرتی

دل محروم راحت کو مرے صبر آگیا شاید
کہ اُسکی بیقراری اب جوش غم پیدا نہیں کرتی

دل خوں گشتہ کے ہمراہ خود بھی بہ گئی شاید
تمنا میری سینے میں خلش پیدا نہیں کرتی

تری تیغ جفا سے منہ نہ موڑیگی قیامت تک
وفاداری مری اے بیوفا دھوکا نہیں کرتی

مرا جینا ہو نہیں پہلے تمکو ندامت آتا تھا
مگر اب بے نیازی آپکی بھی پیدا نہیں کرتی

یہ مانا میں نے نا اہل تمنا ہوں مگر بادی
مری حسرت کسی کی شکل کیوں پیدا نہیں کرتی

جناب مضطر بدایونی

وہ خوگر ہیں اگر جور و جفا کے
تو بندے ہم بھی ہیں صبر و رضا کے

میں قربان آپکے ظلم و ستم پر
میں صدقے آپکی جور و جفا کے

پریشان چہرے پر کیوں گیسو ہیں
اُٹھا دیں [illegible] سب پردے حیا کے

نہیں بیباکیاں اچھی ستمگر
ابھی دن ہیں ترے شرم و حیا کے

پڑیگا صبر مضطر کا کسی دن
بہت پچھتاؤ گے اسکو ستا کے

جناب احمر لکھنوی

ہو لطف کی نظر تو ہیں کیا ای نگار داغ
مٹتے ہیں ایک نگاہ میں دل کے ہزار داغ

کرتا ہون اپنی عمر کی منزل اسی پہ طے
ہے میرے نام ابلق لیل و نہار داغ

ابرو و زلف و خال و خط اسپر ہین خوب نقش
کھائے ہین ایک چھوڑ مرے دل نے چار داغ

توڑا ہے پاس اشرفیون کا یہ دل نہین
کیا ہمکو عاشقی مین ہوئی سازوار داغ

ناصح کا منھ کھلا ہی نصیحت پہ بے طرح
اسکی زبان سوز جگر ایک بار داغ

قبرونپہ دل جلونکے یہ روشن نہین چراغ
اُبھرے ہین توڑ توڑ کے سقفِ مزار داغ

دل ہے جو بیقرار تو وہ ہین شرر فشان
فرقت کی شب مین چھوڑ رہے ہین انار داغ

ٹھنڈا کیا کبھی کبھی بھڑکا لیا آہ سے
سینے مین گاہ نور بنے گاہ نار داغ

اب بھی لٹائین اشرفیان گو نہین ہے کچھ
دلمین جو آؤ تم تو کرین ہم نثار داغ

تارے جو آسمان کے گن جائیگا سب
کر لیجیے گا پھر مرے دل کے شمار داغ

برسات کی ہو رات شب غم جو روؤن مین
دکھلائین جگنوؤنکی چمک کر بہار داغ

اے حمد پھونک پھونکے کرتے ہین خاک اسے
لکھتے ہین دل کے صفحہ پہ خط غبار داغ

جناب وصف لکھنوی

میرا وجود دہر مین شرح فنا ہوا
اک نقش پا بنا ہون سو وہ بھی مٹا ہوا

یہ بعد ذبح تیغ کے شعلہ کا تھا اثر
خون کے عوض گلو نمین دھوان تھا بھرا ہوا

امید آہ بھی نہ رہی ضعف قلب سے
ہاتونسے ضبط عشق کے خون وفا ہوا

وہ شمع ہون کہ پائی نہ اک رات کی بھی عمر
مین قبل صبح بزم جہا نمین فنا ہوا

پہلو مین داغ رہ گئے کچھ دلکی یادگار
تھا جن پہ حال سوز محبت لکھا ہوا

عبرت کی سیر کرتا ہون دُنیائے عشق مین
مین اک چراغ قبر ہون وہ بھی بجھا ہوا

اس انتظام عشق کا بھی کیا ہوا اعتبار
مارا ادای حسن نے نام قضا ہوا

سو ہان روح ہو گیا نظارۂ قفس
آنکھونکے سامنے تھا نشیمن جلا ہوا

تھا کوئی ولولہ ہی نہ عہد شباب مین
دُنیا کے حادثات سے تھا دل بجھا ہوا

روتی ہے مجھکو حسرت پرواز بعد مرگ
مجبوریونسے در تھا قفس کا کھلا ہوا

کی زندگی نے کچھ نہ وفا عہد عشق مین
کیا وصف دلمین سوچ رہے تھے ہم اور کیا ہوا

بکسر اول و سکون دوم اور آخر مین
کاف فارسی ہے) - مذکر - ایک زہریلے
درخت کی جڑ -
بچھوا - (ھ) مذکر ۱ عقرب - کثر دم
(کاٹنا کے ساتھ) (منیر) نیش زن
ہوتے ہین بنکر زرم ظاہر مین رقیب
کاٹتے ہین موم کے ایجان بچھوا نذون
۲ ایک پہاڑی پودا جسکے چھونے سے
سوزش پیدا ہو جاتی ہے ۳ صفت
چالاک - تیغنی -
بچھو کا کاٹا رووے - سانپ کا کاٹا
سووے - مقولہ - بچھو کے ڈنک مارنے
سے بہت ایذا ہوتی ہے اور سانپ
کے ڈسنے سے آدمی مرجاتا ہے -
بچھو کا منتر نہ جانے باںبی مین
ہاتھ ڈالے ۱ (مثل) اُس شخص کی
نسبت بولتے ہین جو معمولی کام کی
لیاقت نہ رکھتا ہو اور بڑے بڑے
کامون کا حوصلہ کرے -
بچھو کا منتر یاد نہین سانپ پکڑنے
کو دوڑے - مثل - چھوٹا کام آتا نہین
بڑے کام کا حوصلہ کرتا ہے -
بچھوا - (ھ) مذکر ۱ ایک قسم کی چھوٹی
چھری جسکا پھل ٹیڑھا ہوتا ہے ابھرا
پیٹ سے پاؤن نکالے ہین کچھ ابتو

تم نے - چھو لیا بن نے جو انوٹ کو تو
بچھوا کھینچا ۲ ایک قسم کا زیور جسے
ہندو ستورتین پاؤن کے انگوٹھے
مین پہنتی ہین (ناسخ) کرتے ہین) عام
کو جسکے پاؤن کے بچھوے، شہر -
اُس ستمگر کی بلا لیتی ہے ہنجر ہاتھ مین
۳ سن کی کھلی جس سے سن کا بیج لیا
جاتا ہے ۴ ایک قسم کا چٹ پٹا اچار
بچھوانا - (ھ) متعدی - فرش کرانا -
بچھوڑنا - (ھ) متعدی - اونٹنا روئی
کا بیج سے علیحدہ کرنا -
بچھونا - (ھ) مذکر ۱ بستر - تو شک
(سحر) یا منتی راتون کا سونا بھی تمھین
بھول گیا - وہ ڈوبلے کا بچھونا بھی
تمھین بھول گیا ۲ فرش - (قدر) مارے
بوجھا دون کے پھولو نکا بچھونا کردیا
۳ (اہل ہنود) چٹائی یا فرش جسپر
ہندو عورتین بیٹھکر ماتم کرتی ہین
اُس زمانے کو بھی کہتے ہین جسمین
ماتم کیا جاتا ہے -
بچھونا اٹھانا - ۱ - متعدی - بستر
اٹھانا - فرش کو تہ کرنا ۲ (مجازاً)
چلے جانیکی جگہ -
بچھونا اٹھنا - لازم - فرش کا تہ ہونا
۲ (ہنود) ماتم یا سوگ کا زمانہ ختم ہونا

بچھونا بچھانا - ا - متعدی - بستر بچھانا فرش بچھانا -

بچھونا بچھنا - لازم -

بچھونا کرنا - متعدی ۱ بستر بچھانا ۲ بہت کثرت سے کسی چیز کو ڈالنا - پھینکنا (قدر) ایسا سونا کیا جو ٹوٹے کان لے ابر بہار - مارے بوچھار دن کے پھولوں کا بچھونا کر دیا ۳ خوب مارنا

بچھوڑ ۔ بچھوڑا - (ھ) مذکر - عم - جدائی مفارقت - غیر (حاضری) -

بچھی - (ھ) مونث - گائے کا مادہ بچہ

بچھیا - (ھ - بچھی کی تصغیر) مونث ۱ گائے کا مادہ بچہ ۲ ہنود کی ایک رسم جو مُردے کی تیرہویں سترھویں کو ہوتی ہے -

بچھیا کا بادا - (ھ) (مجازاً) کم عقل - بیوقوف - احمق - گدہا - نادان

بچھیرا - بچھیڑا - (ھ) مذکر - گھوڑی کا نر بچہ -

بچھیرا پلٹن - مونث - نوعمر لڑکوں کی فوج -

بچھیری - بچھیڑی - (ھ) مونث گھوڑے کا مادہ بچہ گھوڑی -

بچی - (ھ) مونث ۱ چھوٹی کم عمر لڑکی ۲ بڑے بوڑھے پیار سے جوان عورتوں کو بھی کہتے ہیں ۳ وہ چند بال جو مردوں کے نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں نکلتے ہیں -

بچی - (ھ) صفت مونث - کان کٹی

بچے - بچہ کی جمع -

بچے بھرانا - دیکھو بچہ -

بچے کا ہاتھ سے نکل جانا - ا - لازم - عو - بچے کا مر جانا -

بچے کچے - مذکر - اولاد - چھوٹے بڑے بچے - لڑکے بالے - اس جگہ کچے بچے بھی بولتے ہیں -

بچے نکلوانا - ا - متعدی ۱ انڈے بٹھانا انڈے دینے والے جانوروں کو بچے لینا ۲ عم - اولاد جنوانا -

بچے والی ۱ اولاد والی - زچہ ۲ وہ مرغی جس کے ساتھ بچے ہوں -

بچے - بچنا سے صیغہ جمع ماضی -

بچے تو آپ سے اور نہ بچے تو سگے باپ سے - مقولہ - فاحشہ عورت کی نسبت کہتے ہیں -

بچے تو نو بارہ نہیں تو تین کانے تو ہیں - مثل - نفع ہوا تو ہوا ورنہ نقصان تو لازمی ہے -

بچیانا - ا - لازم - گھوڑے کا کان کھڑے کرنا - گھوڑا جب شوخی سے یا خوشی

مین اپنے کانون کو سر سے ملا دیتا ہے تو کہتے
ہین کان بُجھا لئے ۔
بحّاث (ع) صفت ۔ بہت بحث
کرنیوالا ۔
بحار ۔ (ع) مذکر ۔ بحر (دریا، سمندر)
کی جمع ۔
بحال ۔ (ف) قایم ۔ برقرار ۱ ۔
تابع فعل ۔ بدستور ۔ حالت اصلی پر
(کرنا ۔ ہونا ۔ رکھنا رہنا کے ساتھ) ۔
(داغ) جسکی موقوفی ہوئی ہو تا ہین
پھر وہ بحال ۲ صفت ۔ خوش چاق
اچھی حالت مین ۔ درست (داغ)
امید مین وصال کے اپنا وصال ہے
خوش حال ہین وہ انکی طبیعت بحال
ہے ۳ صفت مرض سے چھٹکارا
پانیوالا ۔ صحیح (سحر) وہ نام ہی کے
مسیحا ہین کیا جانینگے ۔ کوئی مریض
محبت بحال بھی نہوا ۔
بحالی ۔ ا ۔ مونث ۱ برطرفی کی ضد
(اسیر) فصل گل مین رنگ پھر آنے
لگا رُخ پر مرے ۔ نائل معزول مشتاق
بحالی ہوگیا ۲ افاقہ ۔ بیمار کی طبیعت
کی درستی ۔ خوشدلی ۔ فرحت تازگی
(رشک) تھی فوج یاس ورنج والم
روز ہجر تک ۔ غم برطرف ہے دل
کی بحالی کی رات ہے ۔ (نوٹ) ان
معنی مین بحالیون پر بھی کہا ہے ۔ (مصحفی)
تبا تو کیا کچھ خوشی ہوئی ہے ۔ بر
اندنون جو چہرہ ترا بحالیون پر ہے ۴ قبضہ
قبضے کا بدستور سابق ہو جانا ۔ قبضے کی
واپسی ۔
بحث ۔ (ع ۔ لفظی معنی کھودنا) ۔
مونث ۱ مباحثہ ۔ نزاع لفظی ۔ جھگڑا
سوال وجواب ۔ دلیل ۔ تحقیق [illegible]
(فسانہ عجائب) شہزادی کی چشم
پُر آب دیا دل کباب ۔ خبط مین
ٹھہرا تو ئے سے بحث رہی تھی ۲
باب فصل سے تعلق مطالب (فقرہ)
ہمکو اس سے کیا بحث تم جانو تمھارا
کام جانے ۳ (قانون) وہ گفتگو جو
وکلا حاکم کے روبرو کرتے ہین ۔
بحث آپڑنا ۔ ا ۔ لازم ۔ مقابلہ
ہو جانا ۔ تکرار ہو جانا ۔ (داغ) آپڑی
ہے بحث مرے قطرے ہائے اشک
سے ۔ آج بوندین گن رہا ہون ابر گوہر
بار کی ۔
بحثا بحثی ۔ ا ۔ مونث ۔ باہمی تکرار
حجت ۔ مناظرہ ۔ اختلاف ۔
بحث بڑھنا ۔ ا ۔ لازم ۔ گفتگو
مین طوالت ہونا ۔ (داغ) نوبت

جنگ پہنچی ناصح سے۔ بڑھ گئی بحث باتون باتون مین۔

بحث پڑنا۔ ا۔ لازم۔ مقابلہ ہونا حجّت ہونا۔ تکرار ہونا۔ (عاشق) مجھکو لیجا نہ باغ مین اے گل۔ بحث پڑ جائیگی عنادل سے۔

بحثِ تمادی۔ میعاد کی بحث۔

بحث چھڑنا۔ ا۔ لازم۔ تذکرہ ہونا۔ گفتگو ہونا۔ مناظرہ ہونا (فقرہ) معمولی تمہید کے بعد تعلیم پر بحث چھڑ گئی۔

بحث قانونی۔ وہ بحث جو کسی قانون کے رو سے ہو۔ بحث واقعاتی کے خلاف۔

بحث کرنا۔ ا۔ لازم۔ جھگڑنا۔ حجّت کرنا۔

بحثنا۔ (بحث سے بقاعدہ اردو مصدر بنایا ہے) ا۔ لازم۔ حجّت کرنا۔ ضد کرنا۔ تکرار کرنا (ناسخ) نطق ہوگا بند اور زاہد نہ میخوارون سے بحث بے صدا ہو جائیگا گنبد تری دستار کا (داغ) دیکھ ناصح تجھکو سمجھاتے ہین ہم۔ عاشقون سے بحثنا اچھا نہین

بحث نکال کھڑی کردینا۔ متعدی۔ جھگڑا پیش کردینا۔

بحث نہ ہونا۔ ا۔ لازم۔ تعلق نہ ہونا۔ مزاحمت نہ ہونا۔ حجّت نہ ہونا (داغ) حور سے بحث نہین ہان یہ بتا اے واعظ۔ لاکھ دو لاکھ مین ہو ایک وہ صورت کیسی۔

بحثِ واقعاتی۔ وہ بحث جو واقعات مقدمہ کے متعلق ہو۔

بحر۔ (ع)۔ مذکر۔ بڑا دریا۔ سمندر۔ بحار جمع (نوازش) دیکھ کر عشّاق کی چشمِ پُرآب۔ پانی پانی بحرِ اعظم ہو گیا۔

بحرِ ابیض۔ ایک سمندر کا نام جو روس کے شمال مین ہے۔

بحرِ احمر۔ اُس سمندر کا نام ہے جو افریقہ اور عرب کے درمیان واقع ہے۔

بحرِ اخضر۔ ۱۔ ایک سمندر کا نام جسکے مشرق مین چین واقع ہے۔ دریاے ہند ۲۔ (اصطلاح شعرا مین) آسمان۔

بحرِ اسود۔ (ف) ایک سیاہ رنگ کے سمندر کا نام جو قسطنطیہ کے جنوب و مغرب مین واقع ہے۔

بحرِ اعظم۔ بڑا سمندر۔

بحرِ الکاہل۔ سمندر کے ایک

وسیع حصے کا نام جو نئی دنیا کے مغرب کی طرف اور برّ اعظم ایشیا کے مشرق کیطرف واقع ہے۔

بحر اوقیانوس ۔ ایک بڑا حصہ سمندر کا جو امریکہ کے مشرق اور یورپ اور افریقہ کے مغرب کیطرف واقع ہے

بحرِ روان ۔ (مجازاً) کشتی ۔

بحرِ ظلمات ۔ بحر اوقیانوس

بحرِ عمان ۔ بحر اعظم ۔ دریاے محیط ۔

بحر و بر ۔ تری و خشکی ۔

بحرِ وسیع ۔ (ف) کنایتہً آسمان فلک ۔

بحری ۔ (ع) صفت ۔ دریائی بحر سے منسوب جیسے بحری فوج ۔

بحرین ۔ (ع ...) ... کی علامت ہے) مذکر ۔ دریاے روم اور دریاے فارس (رشک) ہو گیا بحرین میرے رونے سے مجھے بھون صاف عالم ہو گیا ۔ شیخ علی ۔ پنجابی کا

بحر ۔ (ع بحور ۔ جمع ۔ مونث ۔ (مجازاً) وزن شعر ۔ چند کلمات موزون کا نام جن پر اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین ۔ بحرین ارکان[1] سے مبنی ہین اور ارکان شعر کے آٹھ ہین ۔

بحر اصول ۔ (ف) نغمہ کا وزن تال ۔

بحر خفیف[2] (خفیف ۔ ہلکا ۔ چونکہ اس بحر کے سب ارکان ... ہین ... سبب خفیف[3] کے درمیان ایک ایک وتد[4] ... ہے اس وجہ سے یہ نام ہوا) یہ بحر مسدس ہی مستعمل ہے ۔ مسدس کے مصرع کی

---

[1] ارکان ۔ رُکن کی جمع ۔ بحر کے اجزا مین سے ایک جزو کا نام رکن ہے اور زیادہ کو ارکان ۔ افاعیل ۔ امثال ۔ بولتے ہین [2] ہم نے صرف وہ بحرین لکھی ہین جو اردو مین زیادہ رائج ہین [3] لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین ۔ جب دو حرفون مین اول متحرک دوسرا ساکن ہو تو سبب خفیف جیسے سَر اور جب دونون حرف متحرک ہون تو ... ثقیل ہے جیسے سرمن مین سر کا لفظ [4] سہ حرفی لفظ کو وتد کہتے ہین ۔ جب تینون حرفون مین سے اول کے دو حرف متحرک ہون تو وتد مجموع جیسے قلم اور جب تینون حرفون مین سے بیچ کا حرف ساکن اور بقیہ دونون حرف متحرک ہون تو وتد مفروق ہے جیسے مُشق جلی مین مشق کا لفظ ۔

اجزا فاعلن مستفعلن فاعلاتن ہین - ارکان سالم[1] پر شعر نہین پاے جاتے ہین - زحافات[2] سے اسمین خبن[3] قصر[4] اور حذف[5] آتے ہین خبن سے فاعلاتن کا فعلاتن اور مستفعلن کا مفاعلن ہوجاتا ہے اور قصر کیوجہ سے فاعلاتن سے فاعلات رہ جاتا ہے اور حذف کیوجہ سے فاعلاتن کا فاعلن ہو جاتا ہے - بحر خفیف مخبون مقصور وزن فاعلاتن مفاعلن فعلات جسمین صدر[6] وابتدا[7] سالم ہین اور حشو[8] مخبون اور عروض[9] و ضرب[10] مخبون مقصور (غالب) ہان مہ نو سنین ہم اسکا نام سنکے تو جھک کے

کو رہا ہے سلام اور اگر عروض و ضرب محذوف ہون تو فعلات کی جگہ فعلن ہوگا (رند) دیکھون طالع کی اب رسائی کو میری بگڑی کو کیا بناتا ہے -

بحر رجز ازاع رجز - اضطراب - شرعت اس بحر کے اشعار اکثر معرکہ جنگ مین پڑھے جاتے ہین وہ وقت اضطراب اور عجل کا ہوتا ہے لہذا یہ نام ہوا) - مستفعلن کے چار بار دہرانے سے ایک مصرع بنتا ہے - زحافات مین سے اس بحر مین اکثر اذالہ[11] اور طے[12] اور خبن واقع ہوتے ہین - اذالہ کے سبب سے

[1] سالم - وہ بحر یا رکن جس مین تغیر نہ ہوا ہو [2] زحاف - شعر کے ارکان مین اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہو جائے یا کچھ زائد ہو جائے تو اس تغیر کو زحاف کہتے ہین اور اس رکن کو جسمین تغیر واقع ہوا ہو مزاحف کہتے ہین [3] خبن بفتح خاء معجمہ و سکون با ہے موحدہ - جس رکن مین اول سبب خفیف ہو اسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونیکو خبن کہتے ہین جس رکن مین یہ عمل ہو اسکو مخبون کہتے ہین - مثلاً فاعلن سے الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا - یہ رکن مخبون ہو گا [4] قصر جس رکن کے آخر مین سبب خفیف ہو اور اس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اسکے ماقبل کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے نون گرا کر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلائیگا [5] حذف - آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنا جیسے فعولن سے لن گرا یا جاے تو فعو رہیگا - اسکی جگہ فعل مستعمل ہے اور رکن کا نام محذوف ہے [6] صدر مصرع اول کے رکن اول کا نام اور اسکے آخر رکن کو عروض کہتے ہین [7] ابتدا مصرع دوم کے رکن اول کا نام - اسکے آخر رکن کو ضرب کہتے ہین [8] حشو - وہ رکن جو صدر اور عروض یا ابتدا اور ضرب کے درمیان واقع ہو [9] عروض دیکھو صدر [10] ضرب دیکھو ابتدا [11] اذالہ بکسر اول و فتح سوم جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اسمین ماقبل

[12] آخر الف زیادہ کرتے ہین جیسے مستفعلن سے مستفعلان - ایسے جزو کو مذال کہتے ہین [12] طے بفتح اول و تشدید دوم - جس رکن مین دو سبب خفیف ہون اسمین سے چوتھا ساکن حرف دور ہو جاے - مثلاً مستفعلن سے ف دور ہو جاے تو مستعلن رہیگا - اسکی جگہ اسکا ہم وزن مفتعلن بولتے ہین اور رکن کو مطوی کہتے ہین - دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ نمبر ۵

عروض و ضرب مستفعلان ہوجاتے ہین۔ طی کے سبب سے ف گرجاتی ہے اور مستعلن رہ جاتا ہے اسکا ہموزن مفتعلن ہوتا ہے اور خبن کے سبب سے س دور ہوجاتا ہے تو متفعلن رہ جاتا ہے اسکی جگہ مفاعلن بولتے ہین مستفعلن کے چار بار دُہرانے سے ایک مصرع بنتا ہے [1] بحر رجز مثمن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن (ظفر) طرز آنکھ کی نرگس ہین ہے خم زلف کا سنبل ہین ہے نقشہ ہے قد کا سرو ہین پیچ کی شباہت گل ہین ہی [2] بحر رجز مثمن مذال۔ اس مین سب ارکان سالم ہین صرف عروض و ضرب مذال ہین مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان (ناسخ) جی سے ہوئی بیزار اندنون ہے ترک در کار اندنون [3] رجز مثمن مطوی مخبون مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن دو بار یعنی ایک رکن مطوی ہے اور دوسرا مخبون بہ ترتیب (حافظ شیراز) مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو۔ بادہ دلگشا بجو تازہ بتازہ نو بنو۔ مسدس اس بحر کا متروک ہے۔

بحر رَمَل۔ ر ع۔ رَمل بفتح اول و دوم کے لغوی معنی بوریا بنا۔ اس بحر مین اول و آخر مین دو سبب ہین اور بیچ مین ایک وتد ملا دیا ہی۔ فاعلاتن کو چار بار دُہرانے سے ایک مصرع بنتا ہے۔ ارکان سالم یہ بحر بہت کم پائے جاتے ہین۔ زحافات مین سے جو اس بحر مین اکثر آتے ہین تسبیغ [1] خبن [2] قصر [3] حذف [4] شکل [5] ہین۔ تسبیغ سے فاعلاتن کی جگہ فاعلیان اور خبن سے فعلاتن اور قصر سے فاعلات بسکون تا۔ اور حذف سے فاعلن اور شکل سے فعلات

---

[1] عروض و ضرب دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [1] تسبیغ جس رکن مین آخر کو جب خفیف ہو اسمین الف زیادہ کیا جائے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہو تو فاعلاتان ہوگا اسکی جگہ اسکا ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مسبغ ہے [2] خبن دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [3] قصر۔ دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [4] حذف۔ دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [5] شکل۔ اجتماع خبن اور کف کا ہے مثلاً فاعلاتن سے اگر دوسرا اور ساتوان حرف گرا دیا جائے تو فعلات بکسر عین و ضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلائیگا [6] [7] [8] عروض۔ ضرب۔ صدر۔ ابتدا حشو دیکھو فٹ نوٹ بحر خفیف

بضم تا ہو جاتا ہے۔

ا رمل مثمن مشبع۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان ۵ ہے بُرا تو ہی اگر نکتا ہے تو سبکی خطائین۔ تو ہی اچھا ہے تری نظرون مین گر سب خوب آئین ۲ رمل مثمن مقصور۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات (بحر) بھر گیا چھتا ہے دل تراغ دار۔ اُسکی آہن نیش ہین دلبر پہ پیر ۳ رمل مثمن محذوف۔ فاعلاتن فاعلاتن۔ فاعلاتن فاعلن (ذوق) سر پہ قسمت ہی اپنا اُسکے زیر پاے ہے۔ یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہے ۴ رمل مثمن مشکول جسمین ایک رکن مشکول اور ایک سالم ہو تب شب فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن۔ (غالب) ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا۔ کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا ۵ رمل مثمن مخبون محذوف فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ۵ اُسکے الطاف تو ہین عام شہیدی سب پر تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا ۶ رمل مثمن مخبون مقصور۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات ۵ اے ظفر یہ ترے اشعار ہین یا نالہ زار۔ کیا بنا ہین سب جو یون دل مین اثر کرتے ہین۔ اگر ارکان شعر کے چھ ہون تب بھی سالم پہ شعر نہین کہتے ہین ۷ رمل مسدس مقصور محذوف۔ اس مین عروض مقصور ہے اور ضرب محذوف اور باقی ارکان سالم ہین فاعلاتن فاعلاتن فاعلات (غالب) پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال۔ پھر مہ و خورشید کا دفتر کھلا ۸ رمل مسدس مخبون مقصور۔ اسمین صدر و ابتدا سالم ہین وحشو مخبون اور عروض و ضرب مخبون مقصور۔ فاعلاتن فعلاتن فعلات (غالب) تیری فرصت کے مقابل اے عمر۔ برق کو پا بہ حنا باندھتے ہین۔

بحر سریع (سریع بروزن کریم دوڑنے والا۔ جلدی کرنیوالا اسباب خفیفہ کے اوتاد پر مقدم آنیکی وجہ سے وزن اور ترنم مین سرعت آجاتی ہے۔ اسلئے اس بحر کا یہ نام رکھا)۔ یہ بحر مسدس ہی آتی ہے اور سالم متروک ہے۔ وزن اصلی اسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ۲

ا ۵ ۲ ۵ ۳ ۵ عروض ضرب صدر۔ ابتدا حشو دیکھو فٹ نوٹ بحر خفیف

زحافات ہین سے اس ہین خبن[1] اور
طے[2] اور وقف[3] اور کشف[4] واقع ہوتے
ہین خبن کیوجہ سے مستفعلن مفتعلن
ہوجاتا ہے اور مفعولات مین طے ہونے
سے واو دور ہوجاتا ہے اور وقف کی
جہت سے ت ساکن ہوجاتی ہے تو مفعلاً
ہوتا ہے اسکی جگہ فاعلات کہتے ہین اور
اگر کشف و طے واقع ہون تو فاعلن ہوتا
ہے ۱۔ بحر سریع مخبون مطوی موقوف
مفتعلن مفتعلن فاعلات۔ دوبار (سودا)
صدر کے بازار مین تھا اک دبنگ۔
عار طبیہ و طبابت کا تنگ۔ اس مین
صدر و ابتدا و حشو مخبون ہین اور
عروض و ضرب مطوی و موقوف
۲۔ بحر سریع مخبون مطوی مکشوف
مفتعلن مفتعلن فاعلن (مومن)
آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے
آنکھ کے لگ جانیکا چرچا کیا۔ اس
مین عروض و ضرب مطوی و مکشوف
ہین اور باقی اجزا مخبون۔

بحر طویل۔ یہ بحر فعولن مفاعیلن
دوبار دُہرانے سے پیدا ہوتی ہے۔
یہ خاص بحر عربی کی ہے جو شعرائے
عجم کے نزدیک متروک ہے۔ وہ اوزان
جو بحرون کو مضاعف کرکے بنا لیتے
ہین اور وزن بحر کامل کا عوام مین
بحر طویل کے نام سے مشہور ہے۔

بحر کامل (یہ بحر جیسی واضع نے
وضع کی تھی ویسی ہی مستعمل ہے ارکان
مین کچھ تغیر نہین ہوا۔ اسلئے کامل نام
ہے) یہ بحر عربی زبان کے لئے خاص
تھی اسکے ارکان سالم اور مذال پر
شعرائے عجم بھی شعر کہتے ہین اور مثمن
ہے مروج ہے۔ وزن اسکا متفاعلن
متفاعلن متفاعلن متفاعلن ہے دوبار
۱۔ بحر کامل مثمن سالم (جرات) جو
چمن مین گزرے تو اے صبا تو یہ کہیو
بلبل زار سے۔ کہ خزان کا دن بھی

---

[1] دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [2] دیکھو بحر رجز کا فٹ نوٹ [3] وقف
وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اسکے متحرک حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات
مین ت کو ساکن کرین تو مفعولات بسکون تا ہوجائیگا اور رکن کو موقوف کہین
گے [4] کشف بفتح کاف و سکون شین معجمہ۔ مفعولات کی ت دور کرنیکا نام ہے
مفعولا رہیگا اسکی جگہ مفعولن کہتے ہین اور رکن مکشوف بولا جائیگا۔

ہے سامنے نہ لگا نا دل کو بہار سے[۷]

بحر کامل مثمن مذال جسمین صرف عروض وضرب مذال ہیں) بروزن متفاعلان اور باقی ارکان سالم (آتش) عجب اسکا کیا نہ سمائے میں جو خیال ہے دو ست میں - وہ مقام ہون کہ گزر نہین وہ مکان ہون کہ پتا نہیں -

بحر متدارک (ع) مُتدارِک - ملنے والا - یہ بحر ہند مین ایجاد ہو کر پہلی بحرون مین ملائی گئی) وزن اصلی اسکا فاعلن ہے آٹھ بار - ارکان سالم پر شعر کم پائے جاتے ہین - زحافات - خبن قطع[۱] حذف[۲] کے ساتھ مستعمل ہے خبن کے سبب سے فاعلن کا فعِلن بکسر عین اور قطع کے سبب سے فعْلن بسکون عین اور حذف کی جہت سے فع رہ جاتا ہے [۱] بحر متدارک مقطوع - فعلن فعلن فعلن فعلن - سب ارکان مقطوع ہین ( ) تم نے بات نہ میری مانی - کس کام آئی یہ نادانی [۲] بحر متدارک مخبون فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن (ظفر) مرادشمن اگرچہ زمانہ رہا - ترا تو کبھی نہ دوست یگانہ رہا -

اردو والے - اکثر اس وزن کے ارکان کو مضاعف کر کے اشعار کہتے ہین یعنی ایک شعر مین بجائے آٹھ رکنون کے سولہ رکن لاتے ہین (شرر) گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادہر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے - نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے -

[۳] بحر متدارک مقطوع احذ - یہ وزن بھی مضاعف ہی مستعمل ہے اسمین سب ارکان مقطوع ہین اور عروض وضرب احذ - وزن یہ ہے فعلن سات بار اور آٹھوان فع (میر) اُلٹی ہو گئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا - آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

[۱] دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [۲] قَطْع جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اسکے آخر کا حرف گرا کر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے نون گرا کر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہو جائیگا اسکی جگہ فعْلن کہین گے اور رکن مقطوع کہلائیگا [۳] حذذ بفتح حائے حطی و ہر دو ذال معجمہ اس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گر جائے مثلاً فاعلن سے علن گر جائے تو اسکی جگہ فع کہین گے اور رکن کو احذ بولین گے

اس بحر مین عروض و ضرب وزن
فاع بھی آجاتے ہین (ظفر) میری طرف
سب تاک رہے ہین محفل مین ہین
جتنے حریف ۔ ساقی تجھسے ساغر مے
مین آنکھ بچا کر کیونکر لون ۔ اور کبھی حذف
حشو مین بھی واقع ہوتا ہے (تراب)
باد خزان کے قدمون سے باغ ہوا
تھا خارستان ۔ دم سے ترے اے
باد صبا آگ لگی گلشن مین ہے اسمین
تین رکنون کے بعد ایک رکن احذ
ہے اور باقی مقطوع ۔

بحر متقارب (اس بحر مین
وتد اور سبب قریب قریب ہین
اس کو تقارُب بھی کہتے ہین) یہ مثمن
ہی مُروّج ہے ۔ اردو والے وزنون
کو مضاعف کر کے شعر کہتے ہین ۔
وزن اصلی اسکا فعولن ہے آٹھ بار
زحافات مین سے اس مین تسبیغ[۱]
قصر ۔ حذف قبض[۲] اور ثلم[۳] واقع ہوتی
ہین ۔ تسبیغ سے عروض و ضرب مین
فعولان ہو جاتا ہے اور قصر کی جہت
سے فعول بسکون لام اور حذف
کی جہت سے فعو رہ جاتا ہے جسکی
عوض فعل مستعمل ہے اور قبض کی
وجہ سے فعول بضم لام ہو جاتا ہے اور
ثلم سے عولن رہتا ہے اسکی جگہ فعلن
لاتے ہین ۱ بحر متقارب مثمن سالم
فعولن فعولن فعولن فعولن ۔ دو بار
(رشک) لب و چشم کا جس کو بیمار
دیکھا ۔ کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا ۲
بحر متقارب مثمن مسبغ ۔ عروض و
ضرب مسبغ اور باقی ارکان سالم ۔
وزن فعولن فعولن فعولن فعولان ۔
(سودا) گدا دست اہل کرم دیکھتے
ہین ۔ ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہین
۳ بحر متقارب مثمن مقصور ۔ عروض

---

۱ تسبیغ ۔ قصر ۔ حذف ۔ دیکھو بحر خفیف اور بحر رمل کے فٹ نوٹ ۔ ۲ قبض جب
رکن مین پانچوان حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اسکے دور کر نیکو قبض
کہتے ہین اور ایسے رکن کو مقبوض ۔ جیسے فعولن مین سے نون گرا دین تو فعولُ
بضم لام رہے گا ۳ ثلم ۔ بفتح ثائے مثلثہ و سکون لام اس زحاف کا نام ہے کہ
وہ رکن فعولن سے ف کو ساقط کرین اس صورت مین عولن رہے گا اس کی جگہ
اسکا ہموزن فعلن مستعمل ہے ۔ اُس زحاف کے رکن کو اثلم کہتے ہین ۔

وضرب مقصور بروزن فعول اور باقی
ارکان سالم ہین ۔ وزن ۔ فعولن فعولن
فعولن فعول (سحر) زمرد کی بوتل ہو
ہیرے کا کاگ ۔ نظر آئے یاقوت احمر
شراب ۴ بحر متقارب مثمن محذوف
اس مین عروض وضرب محذوف ہین
باقی ارکان سالم وزن فعولن فعولن
فعولن فعل ۔ (سحر) ہمین کیا جو تربت یہ
میلے رہے ۔ یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے
رہے ۔

۵ بحر متقارب مقبوض اثلم
ایک رکن مقبوض دوسرا اثلم بترتیب
ہوتا ہے وزن فعول فعلن فعول
فعلن ؎ ملک محمد کہت کہانی کہان
کا راجا کہان کی رانی ۔ یہ وزن ہندی
مین بہت مستعمل ہے ۔ اردو والے
اکثر اسکو مضاعف کرکے شعر کہتے ہین
(سودا) نہین جنہین عقل وہ کرین
ہین طلب ہوس سے کیمیا کی ۔ جو
عقل ہووے تو یہ زر اکسیر ہے یہ مشت
غبار اپنا ۶ بحر متقارب مثمن مقبوض
اثلم مسبغ جسمین عروض و ضرب مسبغ
ہین بروزن فعلان اور باقی ارکان مثل
سابق ۔ وزن فعول فعلن فعول فعلن
فعول فعلن فعول فعلان دوبار ؎ نشہ
ہے کسکا شراب کسکی کسکیلیے مین انتظار مین یا
ہون ۔ مے محبت جو پی ہے مین نے اُسی کے
اتبک خمار مین ہون ۔

بحر مجتث[۱] (ع ۔ اجتثاث جڑ سے
اکھاڑنا ۔ یہ بحر بحر خفیف کو جڑ سے اکھاڑ
کر بنائی گئی ہے) یہ بحر سالم مرتج نہین
ہے اسکے مثمن کا وزن اصلی مستفعلن
فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے دوبار
زحافات مین سے اسمین خبن[۱] قصر حذف
آتے ہین جب اسکے سب ارکان مین
خبن ہوتا ہے تو اسکا وزن یہ ہوتا ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن ۔
اسپر بھی اشعار کم پائے جاتے ہین مگر
عروض و ضرب مقصور یا محذوف
بہت آتے ہین ۱ بحر مجتث مثمن مخبون
مقصور مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان
؎ فریب دانہ نہ کھاتا مین زینہار رلے
رند ۔ نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان
صیاد ۔ عروض و ضرب مقصور ہین اور
باقی ارکان مخبون ۲ بحر مجتث مخبون
محذوف ۔ عروض و ضرب محذوف ہین

---

۱ خبن ۔ قصر ۔ حذف دیکھو بحر خفیف کے فٹ نوٹ ۔

اور باقی ارکان مخبون ۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن (غالب) ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے تمہین بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے ۔

بحر مُضارع (ع ۔ مُضارِع بمعنی مشابہ) یہ بحر بحر ہزج سے مشابہ ہے اس بحر کا اصلی وزن مثمن مفاعیلن فاعلاتن ۔ مفاعیلن فاعلاتن ہے دوبار ۔ ارکان سالم پر شعر نہین کہتے ۔ زحافات وہی ہین جو بحر رمل اور بحر ہزج مین ہین ۔[1] بحر مضارع مثمن اخرب جس مین ایک جزو اخرب ہے یعنی مفعول اور دوسرا سالم بترتیب ۔ وزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن (سحر) ہم کو اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا ۔ ناحق بگاڑتا ہے نقشہ بنا بنایا ۔ ۲ بحر مضارع مثمن اخرب مُسبّغ جسمین عروض وضرب مُسبّغ ہون بروزن فاعلیان اور باقی ارکان مثل سابق مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان (اسیر) مرد جلیل ہون مین لیکن ہون دست زن مین تیغ اصیل ہون مین لیکن ہون دست زن مین ۔ ۳ بحر مضارع مُثمّن اخرب مکفوف مقصور ۔ وزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات (مومن) گلشن مین لا رہین ہون کہ ہے دل مین جا سے داغ اپنے تو دل نشین نہین کچھ بھی سواے داغ ۔ صدر و ابتدا اخرب ہین اور حشو مکفوف اور عروض وضرب مقصور ۔ ۴ بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف وزن ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن اس مین عروض وضرب محذوف ہین بر وزن فاعلن اور باقی ارکان مثل سابق (برق) کیا شوخیان ہین ابلق لیل و نہار کی ۔ جمتی نہین ہے ران کسی شہسوار کی ۔ اس بحر کا مسدس متروک ہے ۔

بحر مُنسَرِح (ع ۔ مُنسَرِح آسان اس بحر مین سبب مقدم ہے وتد پر اس وجہ سے بآسانی پڑھی جاتی ہے) اس بحر کا مُسدّس مروج نہین وزن اصلی مثمن سالم کا یہ ہے ۔ مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات ۔ ارکان سالم پر شعر نہین کہتے زحافات مین سے اس مین خبن ۔ طے ۔ وقف ۔ کشف مستعمل ہین ۔

۱ بحر منسرح مثمن مخبون مطوی

---

[1] دیکھو خفیف ۔ بحر رجز ۔ بحر سریع کے فٹ نوٹ ۔

موقوف - اسمین صدر ابتدا حشو کا رکن دوم مخبون اور حشو کا اول رکن مصرعۂ اولی مین مطوی اور دوسرے مین مطوی ومکشوف اور عروض وضرب مطوی وموقوف ہین (سودا) سننے سمجھ مفتعلن نے کو بات فاعلات حق نے دے مفتعلن گوش وہوش فاعلات حق بطرف مفتعلن جس کے ہو فاعلن آج نہ رہے مفتعلن یو خموش فاعلات اور کبھی دونون عو کا رکن اول حشو مطوی مکشوف ہوتا ہی وزن مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دو بارہ سیر نہین بیر تم کا ہلی اللہ رے

نام خدا ہو جوان کچھ کیا چاہئے -
بحر ہزج (ع ہزج - خوش آیند سُریلی آواز - عرب والے اسی وزن کے اشعار اکثر گاتے ہین) اس بحر کا وزن اصلی مفاعیلن ہے آٹھ بار۔
[1] بحر ہزج مثمن سالم -(ذوق) جہان مین عرصہ عشرت سے سوا دہ چند ہی غم کا - اگر ہی عید کا اک دن تو عشرہ ہی محرم کا - زحافات مین سے تسبیغ - قصر حذف - خرم[2] - کف[3] - شتر[4] - خرب[5] - جب[6] ہتم ہین - تسبیغ سے مفاعیلان عروض وضرب مین ہو جاتا ہے اور بعض کر

[1] تسبیغ قصر حذف - دیکھو بحر رمل بحر خفیف کے فٹ نوٹ [2] خرم بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونیکو کہتے ہین فاعیلن رہ جاتا ہے اس جگہ مفعولن اسکا ہموزن مستعمل ہے - رکن کا نام اخرم ہوتا ہے [3] کف بفتح کاف وفاے مشدد - حرف ہفتم ساکن کو گرا دینا جیسے مفاعیلن سے نون گرا دیا جائے تو مفاعیل بضم لام ہیگا اور رکن مکفوف کہلائیگا [4] شتر بفتح شین معجمہ وسکون تاے فوقانی اجتماع خرم وقبض کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے میم خرم کی جہت سے اور یی قبض کی وجہ سے دور ہو جاے تو فاعلن رہیگا اور رکن کو اشتر کہین گے [5] خرب بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف کا نام ہے مثلاً خرم کی وجہ سے میم اور کف کی وجہ سے نون گرا یا جائے تو فاعیل بضم لام رہتا ہی اسکی جگہ مفعول بولتے ہین اور رکن کو خرب کہتے ہین [6] جب بفتح جیم وتشدید باے موحدہ وہ زحاف ہی کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گر جائین صرف مفا رہ جاے اسکی جگہ فعل بولتے ہین اور اس رکن کو مجبوب کہتے ہین [7] ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہی مثلاً مفاعیلن سے اول حذف سے لن دور ہو پھر مفاعی سے بوجہ قصر کے ی دور ہو کر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اسکی جگہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے

مفاعلن۔ قصر سے مفاعیل بسکون لام۔ حذف سے مفاعی یعنی فعولن خرم سے فاعیلن یعنی مفعولن۔ کف سے مفاعیل بضم لام۔ شتر یعنی اجتماع خرم وقبض سے فاعلن اور خرب یعنی اجتماع خرم اور کف سے فاعیل یعنی مفعول اور جب سے مفاعی یعنی فعل اور ہتم سے مفاع یعنی فعول بسکون لام ہوتا ہے۔

۲ بحر ہزج مثمن مسبغ۔ سب ارکان سالم ہین۔ عروض وضرب مسبغ ہین وزن۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان (آتش) یہ کیفیت اسی ملتی ہی ہو جسکے مقدر مین۔ مئے الفت نہ خم مین ہے نہ شیشے مین نہ ساغر مین۔

۳ بحر ہزج مثمن اخرب جسمین ایک جزاخرب اور ایک سالم ہے بترتیب وزن مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن دوبار ہ دل معنی رنگین سے لبریز ہے سودا کا۔ اس غنچے مین پھولا ہے گلزار بہت تحفہ۔

۴ بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور۔ صدر وابتدا اخرب ہین۔ حشو مکفوف۔ عروض وضرب مقصور وزن مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل دوبار ہ رونیکو مرے دیکھ گھٹا چرخ پہ گھٹ جائے۔ فریاد کرون مین تو جگر رعد کا پھٹ جائے۔ اگر عروض وضرب محذوف ہوتے ہین تو وزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن دوبار ہوتا ہے ہ مومن بخدا سحر بیانی کا جبھی تک۔ ہر ایک کو دعویٰ ہے کہ مین کچھ نہین کہتا۔

۵ بحر ہزج مسدس مقصور جسمین عروض وضرب مقصور ہین اور باقی ارکان سالم۔ وزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (سودا) کیا غارت انھین ایسا ہی یکبار۔ نہ چھوڑا ایک کی تسبیح مین تار۔

۶ اگر عروض وضرب محذوف ہون تو ہزج مسدس محذوف ہوگی (سودا) یہ دعوے گو کوئی شاعر نہ مانے ولیکن جو سخندان ہو وہ جانے۔ اسکی ترتیب وتقطیع مین نمبر ۵ سے یہ فرق ہے کہ اسکے عروض وضرب محذوف بروزن فعولن ہین اور اُسکے بروزن مفاعیل۔

۷ بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور یا محذوف۔ اول مصرع کا

وزن مفعول مفاعلن مفاعیل اور دوسرے کا مفعول مفاعلن فعولن ابتدا اخرب حشو مقبوض اور عروض مقصور ہے اور ضرب محذوف کہ مومن ہے زبان عرض احوال میں نے بھی بخیر و جتایا۔

۸۔ بحر ہزج مسدس اخرم اہتم اس میں صدر و ابتدا و حشو اخرم ہیں اور عروض و ضرب اخرب اہتم۔ وزن مفعولن مفعولن فاع دو بار (میر) ضبط کرون مین کہتک آہ چل ای خامی بسم اللہ یہ بحر بہت مشہور و مروج ہی سکی ارکان سالم ہوں یا مزاحف سب پر شعار پائی جاتی ہیں رباعی کا وزن بھی اسی بحر میں ہوتا ہی رباعی کے وزن کی دو صورتیں ہیں الف مفعول مفاعیلن مفاعیلن فع زحافات کیوجہ ی بارہ وزن ہوتی ہیں

(۱) مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	(۲) مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
(۳) مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	(۴) مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
(۵) مفعولن مفاعلن مفعولن فع	(۶) مفعول مفاعیلن مفعول فاع
(۷) مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	(۸) مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
(۹) مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	(۱۰) مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
(۱۱) مفعول مفاعیلن مفعول فعل	(۱۲) مفعول مفاعیلن مفعول فعول

(ب) مفعولن مفعولن مفعولن فع۔ زحافات کیوجہ سے اسکے بھی بارہ وزن ہیں

(۱) مفعولن مفعولن مفعولن فع	(۲) مفعولن مفعولن مفعولن فاع
(۳) مفعولن فاعلن مفاعیل فعل	(۴) مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
(۵) مفعولن مفعولن مفاعیلن فع	(۶) مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
(۷) مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع	(۸) مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
(۹) مفعول مفعول مفعول فعل	(۱۰) مفعولن مفعولن مفعول فعول
(۱۱) مفعول مفعول مفاعیل فعل	(۱۲) مفعولن مفعول مفاعیل فعول

مستزاد۔ شعرائے متاخرین نے ایک نیا وزن ایجاد کیا ہی اسکو مستزاد یعنی زیادہ کیا ہوا کہتے ہیں۔ یعنی بحر کے ارکان اصلی پر ایک رکن خواہ دو رکن زیادہ کر دیتے ہیں اسکے دو طریقے ہیں ۱ کہ رکن مستزاد جدا نہ کیا جائے بلکہ داخل وزن اصلی کر دیا جائے (ظفر) ہو کے خاک اپنا مٹا دنیا جسے منظور ہو